NOMANI KUTAB KHANA

علم و عمل

مؤلفہ

حضرت مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی

نعمانی کتب خانہ حسن پلازہ اردو بازار لاہور

EmaanLibrary.com

(بغیر اجازت مصنف کوئی صاحب قصد طبع نہ کریں)

إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا (پ ۲۴ ع ۱۱)

قیامت یقیناً آنے والی ہے۔ اس میں کسی طرح کا شک نہیں!

کھو نہ جا اس سحر و شام میں اے صاحبِ ہوش
اِک جہاں اور بھی ہے جس میں نہ فردا ہے نہ دوش
(اقبالؒ)

عالمِ عُقبیٰ

(۳۱) کتاب میں برزخ، بعث، حشر، نشر، قیامت، میزان، صراط، احوالِ محشر، مسئلہ شفاعت، زندگی کا حساب، جنت اور دوزخ کے حالات، اور معاد کے صدہا مسائل کتاب و سنت کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں، جن پر یقین و اعتقاد رکھنا ہر مسلمان کے ایمان کی جان ہے۔

تالیف

حضرت مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی مدظلہ

مصنف کتب کثیرہ

ناشر: نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

EmaanLibrary.com

تو اَے اسیرِ مکاں، لامکاں سے دُور نہیں
وہ جلوہ گاہ ترے خاکداں سے دُور نہیں

(اقبالؒ)

EmaanLibrary.com

ریاضِ عالمِ ہستی پہ اعتبار نہ کر

کہ مستعار ہے یہ دَورِ گُل رہے نہ رہے

EmaanLibrary.com

فہرست

مضمون	صفحہ
خطبہ رحمت للعالمین	۱۳
آغاز سخن	۱۵
دنیا کی حقیقت	۲۷
زندگی میں دو نعمتوں کی قدر کرو	۲۸
قیامت کے روز پانچ سوال	۳۱
دنیا مچھر کے پر سے بھی حقیر ہے	۳۶
رحمتِ عالمؐ بوریئے پر سوئے	۳۸
خدا کے نافرمانوں کو مال و دولت ملنا کیسا ہے	۳۹
رسول اللہ نے ایک ایک کھجور دی	۴۲
رحمتؐ عالم کے پیٹ پر دو پتھر تھے	۴۳
دنیا کی زندگی میں آخرت کا ذخیرہ جمع کر لو	۴۵
امرِ دین کی حالتیں	۴۷
تمہارا مرنا جینے سے بہتر ہے	۵۰
انگارا ہاتھ میں لینا	۵۳
کھانے کی گاڑیوں میں	۶۰
طعاموں کی فہرست	۶۰
روؤ بہت اور ہنسو تھوڑا	۶۴
کیا کیا جائے گا ساتھ میرے	۶۵
آسمان نالا کرتا ہے	۶۷
مشرکوں کے ہتھیار	۷۱
لٹکانے کا درخت	
رسمِ قُل	۷۳
رحمتؐ عالم کا ایک اور ارشاد تاباں	۷۵
مسیخ صُور کی تخویف	۷۷
نیک بخت لوگ فتنوں سے بچیں گے	۷۷
فتنوں کی شبِ یلدا	۸۰
صبح و شام فتنۂ کفر کا خوف	۸۱
دورِ حاضر میں فتنوں کا آغاز	۸۱
عنقریب فتنے پیدا ہوں گے	۸۴
طغیان و عصیان کی آندھی	۸۶
شب دیجور سے بڑھ کر	۸۷

EmaanLibrary.com

مضمون	صفحہ
پہاڑ کی چوٹی پر	۸۸
سلمہ بن اکوع فتنوں کے ڈر سے جنگل میں چلے گئے	۸۹
بدعات بھی دین میں فتنہ ہے	۹۰
کثرتِ قتل علاماتِ قیامت سے ہے۔	۹۱
دو مسلمانوں کا تلواریں لیکر نکلنا	۹۳
کاش میں اس قبر میں ہوتا	۹۴
فتنوں کے زمانہ میں درِ توبہ وا ہے۔	۹۴
گمراہ کرنے والے ائمہ کا فتنہ	۹۵
حساب کا دن سر پر ہے	۹۸
آخرت یقیناً سچا وعدہ ہے	۹۹
کیا پیچھے چھوڑا	۱۰۱
مال حلال کمانا	۱۰۲
آخرت میں کام آنے والا دل	۱۰۲
دنیا دمبدم جا رہی ہے	۱۰۴
دو خوفناک چیزیں	۱۰۵
دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے	۱۱۱
شراب خانہ خراب	۱۱۱
شیطان کے جال کی تشریح	۱۱۲
عورت کس طرح شیطان کا جال ہے	۱۱۴
حضرت یوسف علیہ السلام کو شیطان کے جال سے اللہ نے بچایا	۱۱۵
اتمام حسن کا مظہر اتم	۱۱۷
حسن کا حملہ اوسان گنوا دیتا ہے	۱۱۹
برق کلیسا یا شیطان کا جال	۱۲۰
ایک غارت گرِ ایمان	۱۲۴
شیطان کے جال کا تانا بانا	۱۲۵
دامِ عزازیل کا ایک صید زبوں	۱۲۶
مردوں کیلئے مضر ترین فتنہ	۱۲۸
دنیا شیریں سبز ہے	۱۲۹
دنیا میں آنے کا مقصد	۱۳۰
فرعون سے حکومت چھین لی گئی	۱۳۱
فرعون کے جانشین	۱۳۲
بنی اسرائیل کی ناشکری	۱۳۲
قومِ موسیٰ نے بچھڑا پوجا	۱۳۳
پاکستانیوں کو انگریز کی جانشینی ملی	۱۳۴
اقتدار لینے کے بعد مسلمانوں کی حالتِ زار	۱۳۵

EmaanLibrary.com

مضمون	صفحہ
قرآن نے ایک ہی در بتایا ہے	۱۳۵
مسلمانوں کے اعمال	۱۳۷
بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ	۱۳۸
علم اٹھ جائے گا اور جہل زیادہ ہوگا	۱۴۳
ارشاد پاک کی صداقت	۱۴۳
علوم عصریہ ناجائز نہیں	۱۴۴
دین کا علم برائے نام ہے	۱۴۵
جہل بہت ہوگا	۱۴۵
عزت ذلت اللہ کی طرف سے ہے	۱۴۶
زنا کی کثرت ہوگی	۱۴۸
شراب نوشی کی کثرت	۱۴۸
کذابوں کا ظہور	۱۵۰
بدعتیوں کا پیدا ہونا	۱۵۱
جھوٹے قصے کہانیاں سنانے والے	۱۵۲
جب امانتیں ضائع کی جائینگی اور نا اہلوں کو کام سونپے جائینگے	۱۵۴
امانت کی تشریح	۱۵۴
فرائض خداوندی کی ذمہ داری	۱۵۶
امور سلطنت نا اہلوں کو سونپنا	۱۵۸
زمین عرب میں قیامت کے آثار	۱۵۹
نہر کوفہ سے سونے کا خزانہ نکلے گا	۱۶۳
زمین اپنے جگر کے ٹکڑے باہر نکال دے گی	۱۶۵
قرب قیامت میں زمانہ جلدی گزرے گا	۱۶۷
جوانی پیری کی آغوش میں	۱۷۱
آثار قیامت کے عبرو نصائح	۱۷۲
خود سر آزاد بیبیاں	۱۷۶
بی بی پر مائل اور ماں سے متنفر	۱۷۷
بیوی کا مقام اور اس کے حقوق کی نگہداشت	۱۷۷
دور جاہلیت میں عورت کی حالت زار	۱۷۸
اسلام نے عورت کو عزت بخشی	۱۷۸
عورت سے نرمی برتنی چاہیئے	۱۸۰
عورت لونڈی نہیں	۱۸۱
عورت خاوند کا مقام نگاہ رکھے	۱۸۱

EmaanLibrary.com

مضمون	صفحہ
لاعنۃ ملعونہ جماعت	۱۸۶
حضرت امام محمد مہدی علیہ السّلام کا ظہور	۱۹۰
حضرت امام مہدی کے دیگر اوصاف	۱۹۲
حضرت امام مہدی کشادہ پیشانی ہوں گے	۱۹۲
حضرت امام مہدی سے مسجد الحرام میں لوگ بیعت کریں گے	۱۹۳
حضرت عمر رض فتنوں کی روک کا دروازہ تھے	۱۹۷
قیامت سے قبل کی دس بڑی نشانیاں	۱۹۸
دجّال کا حال	۲۰۱
دجال کانا ہوگا	۲۰۱
دجال کے ساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی	۲۰۱
دجال کے ساتھ دو نہریں ہونگی	۲۰۲
دجال کا زمانہ خروج اور دیگر حالات	۲۰۴
دجال کے استدراج سے دھوکا نہ کھائیں	۲۰۹
خرق عادت وہی درست ہے	۲۱۱
دجال دوبارہ قتل کرنے پر قادر نہ ہو سکے گا	۲۱۲
اولاد آدم سے نو سو ننانوے فی ہزار دوزخ میں جائیں گے	۲۱۲
حشر کا خوفناک دن	۲۱۳
مکہ اور مدینہ میں دجال نہ جائیگا	۲۱۵
قیامت شرار الناس پر قائم ہوگی	۲۱۵
فساد کے وقت عبادت کرنے کا ثواب	۲۱۵
دَابّۃُ الارض	۲۱۶
قیامت صغریٰ تیرے سر پر ہے	۲۱۷
یاجوج ماجوج	۲۱۹
سورج کا مغرب سے طلوع ہونا	۲۲۱
تمام اہل ایمان کا مرجانا اور کعبۃ اللہ کا گرایا جانا	۲۲۳
کعبہ کو ایک حبشی گرائے گا	۲۲۴
نزولِ عیسٰے علیہ السّلام	۲۲۴
جس وقت اتریں گے	
عیسٰے بن مریم	۲۲۸

EmaanLibrary.com

مضمون	صفحہ
ایک جماعت قیامت تک حق پر رہے گی	۲۳۰
امامت حضرت مہدی علیہ السلام ہی کرائیں گے	۲۳۱
نفخہ صور بار اول	۲۳۲
نفخہ صور کے دوران گھبراہٹ کا عالم	۲۳۴
پنجے میں لے گا اللہ زمین کو اور لپیٹے گا آسمان کو	۲۳۵
کیونکر چین سے بیٹھوں میں آسمان کا انفطار اور کواکب کا انتشار	۲۳۶
رب کریم کے تخلیقی انعامات	۲۴۵
کراماً کاتبین کا اکرام کرو	۲۴۸
فرشتے قطار اندر قطار حاضر ہونگے	۲۴۹
سب بلندیاں ہموار ہو جائینگی	۲۴۹
آٹھ فرشتے عرش کو اٹھائینگے	۲۵۰
میدان محشر میں اللہ تعالےٰ کا آنا	۲۵۱
جہنم لائی جائے گی	۲۵۱
حشر میں آدمی پچھتائے گا	۲۵۲
اللہ کا عذاب اور اسکی گرفت	۲۵۳

مضمون	صفحہ
عظمت اور جلال والی ذات	۲۵۵
میدانِ محشر کا نقشہ	۲۵۹
خلقت کا میدان محشر میں جمع ہونا	۲۶۰
حشر میں سورج قریب آجائے گا	۲۶۱
حشر میں ہر کوئی پسینہ میں ڈوبا ہوگا	۲۶۲
حشر میں خلقت ننگے بدن ننگے پاؤں ہوگی	۲۶۲
بڑا دہشت ناک وقت ہوگا	۲۶۳
محشر کے روز حضرت ابراہیمؑ کے باپ کا حال	۲۶۵
اللہ کے قانون اور اسکی مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا	۲۶۶
کافر اور مشرک کی شفاعت نہ ہوگی	۲۶۷
اہل بدعت کا برا حال ہوگا	۲۶۸
اہل بدعت آبِ کوثر سے محروم رہیں گے	۲۶۸
مال وجاہ اور فربہی قیامت کو بیکار ہے	۲۶۹
اللہ تعالےٰ کو نہ بھولو	۲۷۰
جن لوگوں کے اعمال کا کچھ وزن نہ ہوگا	۲۷۱

EmaanLibrary.com

مضمون	صفحہ
مشرکوں کا اللہ پر ایمان	۲۷۲
مشرکوں کا اللہ سے دعا مانگنا	۲۷۴
مشرکوں کے اعمال راکھ کا ڈھیر ہیں	۲۷۴
مسلمان بھائیوں کیلئے لمحہ فکریہ	۲۷۶
قیامت کے دن زمین خبریں بیان کرے گی	۲۷۸
ہوش میں آؤ اٹھو ساعت غفلت نہ رہی	۲۷۹
گناہوں کی بخشش کی بشارت	۲۸۰
جسکے گناہ دنیا میں ڈھانکے گئے	۲۸۱
اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرے گا	۲۸۲
تنگدست پر آسانی کرنا	۲۸۳
قیامت کے دن خلقت کے تین گروہ ہوں گے	۲۸۳
توحید پر ثابت قدم رہنے والوں کا حال	۲۸۴
یتیموں کا مال کھانے والوں کا حال	۲۸۵
سود خوار حشر کے میدان میں	۲۸۶
دو بیویوں میں انصاف نہ کرنے والا	۲۸۶
آگ کی دو زبانیں	۲۸۶
حق مسئلہ چھپانے والا	۲۸۶
زکوٰۃ نہ دینے والے حشر کے میدان میں	۲۸۸
قیامت کے دن گمراہ لوگ اپنے سرداروں پر لعنت بھیجیں گے	۲۸۹
اعمالنامہ حشر کے میدان میں	۲۹۰
اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف	۲۹۲
اعضاء گواہی دیں گے	۲۹۳
امت خیر الوریٰ کی شہادت	۲۹۴
غفلت کا پردہ حشر میں دور ہو جائے گا	۲۹۵
بعض لوگوں کے اعمال غبار اور دھول بنا دیئے جائیں گے	۲۹۷
ننانوے طوماروں پر غالب آنے والا کاغذ کا پرزہ	۳۰۰
کلمہ پڑھنا عقیدہ توحید کے ساتھ کام دے گا	۳۰۱
بطاقہ کے بھاری ہونے کی وجہ	۳۰۳

EmaanLibrary.com

مضمون	صفحہ
آسان حساب کیا ہوگا	۳۰۳
جس دن کھڑے ہونگے لوگ	
رب العالمین کے سامنے	۳۰۴
کہاں ہیں تہجد پڑھنے والے	۳۰۶
رحمت للعالمین کا حوض کوثر	۳۰۶
جنت کی نہر کوثر	۳۰۷
مقام قرب و رحمت سے دور ہو جاؤ	۳۰۸
حضرت عائشہ رضہ دوزخ کے	
خوف سے روئیں	۳۰۸
تین جگہ کوئی کسی کو یاد نہ کریگا	۳۰۹
بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ	
ملنے والے کا حال	۳۱۱
موت ذبح کردی جائے گی	۳۱۳
موت مینڈھے کی شکل میں ہوگی	۳۱۳
موت مرجائے گی	۳۱۴
عرصہ محشر میں شفاعت کبریٰ کا منظر	۳۱۵
محشر میں کوئی شخص کلام نہ کرسکے گا	۳۱۶
کوئی شفیع تلاش کرو	۳۱۷
رحمت عالم ص شفاعت	
کریں گے	۳۱۸

مضمون	صفحہ
رحمت عالم ص کی مقام محمود سے	
زمین پر واپسی	۳۲۱
رب العزت کا حشر میں تجلی فرمانا	۳۲۱
محشر میں عدالت خداوندی	۳۲۱
عرش کے سایہ میں جگہ پانے والے	۳۲۲
آپس میں دوستی رکھنے والے	۳۲۳
حشر میں نورانی چہرے	۳۲۴
تنگدست کو مہلت دینا	۳۲۴
محشر میں امت خیر الوریٰ کی پہچان	۳۲۴
میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا	۳۲۵
رحمت عالم ص بہشت کا دروازہ	
کھلوائیں گے	۳۲۶
حمد کا جھنڈا حضور کے ہاتھ میں	۳۲۷
فقیر مسلمان حضور کے ساتھ ہونگے	۳۲۷
قیامت کو یہ لوگ عزت کے	
باغوں میں ہوں گے	۳۲۹
امت خیر الوریٰ کیلئے خوشخبری	۳۳۰
بغیر حساب و عذاب کے	
جنت میں جانے والے	۳۳۲
شہید عالم، اور سخی دوزخ میں	۳۳۴

EmaanLibrary.com

مضمون	صفحہ
دفتر تین قسم کے ہیں	۳۳۵
اللہ کی درگاہ میں ناامیدی نہیں	۳۳۶
زمین بھر گناہوں کی بخشش	۳۳۷
محشر میں پرسش کے خوف سے	
سارے غلام آزاد کر دیئے	۳۳۸
غیر اللہ کو پکارنے والے	۳۴۰
تمام اولیاء اللہ مشرکوں سے	
بے زار ہو جائیں گے	۳۴۱
شرک ہر زمانے میں شرک ہے	۳۴۲
جن کو پکارتے ہو وہ بندے	
ہیں مانند تمہاری	۳۴۳
دوزخ کی چنگاڑیاں	۳۴۴
ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوگی	۳۴۴
عرصہ محشر میں مفلس ہو جائے گا	۳۴۵
رحمت للعالمینؐ کی شفاعتِ عامہ	۳۴۶
مشرک اور بدعتی کی شفاعت نہ ہوگی	۳۴۷
انبیاء۔ علماء اور شہداء بھی	
شفاعت کریں گے	۳۵۰
حافظ باعمل ۱۰۔ آدمیوں کی	۳۵۲
شفاعت کرے گا۔	

مضمون	صفحہ
دوزخ سے نکلے ہوئے مومن	۳۵۳
دانہ رائی کے برابر ایمان والے بھی	
دوزخ سے نکال لئے جائیں گے	۳۵۴
ہر ایک کو پل صراط سے گزرنا ہوگا	۳۵۵
ہر ایک جہنم پر سے گزرے گا	۳۵۶
صعود پہاڑ کی چڑھائی	۳۵۸
نالہ ہبہب	۳۵۹
سبک تریں عذاب میں	۳۵۹
دوزخیوں کا طعام	۳۶۰
دوزخ کے سانپ اور بچھو	۳۶۰
جنت میں داخل ہونے والی	
پہلی جماعت	۳۶۰
جنت کی عورتیں	۳۶۰
جنت میں اللہ لامثال	
نعمتیں دے گا	۳۶۱
بہشتیوں کے جسم کا حال	۳۶۱
دیدار رب العالمین	۳۶۳
اللہ تعالیٰ کبھی ناراض نہ ہوگا	۳۶۴
سلام قولا من رب رحیم	۳۶۴
اہل بہشت پر عطر کی بارش ہوگی	۳۶۷

EmaanLibrary.com

خطبۂ رحمت للعالمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَ خَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ ط[1]

(ترجمہ) سب تعریفیں اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہیں (اس لئے) ہم اس کی تعریفیں کرتے ہیں۔ اور اپنے ہر کام میں اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم اس ربّ العالمین سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور

---

[1] نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ وہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جو حضورؐ اپنے ہر وعظ اور تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے اور یہ خطبہ بالفاظ مختلف مسلم، ابوداؤد، ترمذی میں موجود ہے۔

Emaan Library.com

اسی (پاک ذات) پر ہمارا بھروسہ ہے۔ ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ اور اپنے اعمال کی برائیوں سے (بھی) اس کی پناہ میں آتے ہیں۔ (یقین مانو) کہ جسے اللہ راہ دکھائے۔ اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور جسے وہ (خود ہی) اپنے در سے دھتکار دے۔ اس کے لئے کوئی راہبر نہیں ہو سکتا۔ اور ہم (تہ دل سے) گواہی دیتے ہیں۔ کہ معبود برحق (صرف) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور (اسی طرح تہ دل سے) ہم اس بات کی بھی گواہی دیتے ہیں۔ کہ مُحمّدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) اسکے خاص بندے اور (آخری) رسول ہیں۔

حمدؐ و صلوٰۃ کے بعد (یقیناً) تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے اور تمام راستوں سے بہتر راستہ مُحمّدؐ مُصطفیٰؐ صلے اللہ علیہ و سلم کا ہے۔ اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں۔ جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں ـــــ (یاد رکھو) دین میں جو کام نیا نکالا جائے۔ وہ بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لیجانے والی ہے۔"

Emaan-ibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

آغازِ سخن

آرزو کے خون سے رنگین دل کی داستاں

نغمۂ انسانیت کامل نہیں غیر از فغاں

یاد رکھیں۔ کہ اس عالمِ فانی کی چند روزہ زندگی محض افسانہ و فسوں ہے۔ آج یا کل اس دارِ مکافات سے ہر کہہ و مہ نے بالضرور کوچ کرنا ہے۔ موت سے کسی کو مفر نہیں۔ پھر غور کرنا چاہیئے۔ کہ موت کے بعد کیا ہوگا؟ کہاں جائیں گے؟ کیا پیش آئے گا؟ — پرسش ہوگی؟ کہاں رہیں گے؟ امن و چین ملے گا یا درد و عذاب سے دو چار ہوں گے — کن احوال و ظروف کا سامنا ہوگا؟ جو شخص موت کے بعد کے احوال و کوائف، اور حالات و واقعات پر نظر نہیں رکھتا۔ وہ بڑا غافل اور ناعاقبت اندیش انسان ہے۔

اپنے ماضی، حال، اور مستقبل پر سوچ بچار کریں۔ تو پتہ چلے گا۔ کہ ہم اپنے باپ آدم علیہ السّلام کی پشت میں جنت میں تھے۔ آدم اور حوّا علیہما السّلام ذَاقَا الشَّجَرَةَ

کی بھول میں پکڑے گئے۔ اور جنت سے نکال دیئے گئے۔ گویا ہبوطِ آدم سجدہ سہو نکالنے کے لئے ظہور میں آیا۔ جب دونوں نے اللہ کے حکم کے مطابق بھول کا سجدہ ادا کر دیا۔ تو اُن کو پھر ان کی جاگیر واپس مل گئی۔ اور وہ جنت میں چلے گئے۔ پھر ان کی اولاد کو حکم ہوا :-

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (پ۱ ع ۴)

"پھر جو ہماری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے گی۔ اس کی جو پیروی کریں گے۔ ان پر (آخرت میں) نہ تو (کسی طرح کا) ڈر ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

تو اولادِ آدم کو بھی دنیا کے اندر اپنے باپ آدم علیہ السّلام کی طرح توبہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ ان کا سجدہ سہو بھی قبول ہو جائے۔ اور بعد الموت اولاد بھی اپنے باپ کی وراثت (جنت) کی حقدار ہو کر ورثہ پائے۔

وراثت کی یاد دہانی کے لئے اللہ تعالےٰ نے انسانوں میں سے ہی نبیوں، اور رسولوں کو بھیجنا شروع کر دیا۔ ان رسولوں نے اللہ کی وحی کے مطابق بندگانِ خدا کو آخرت یاد دلائی۔ اور آخرت میں نجات و فلاح پاکر باپ کی وراثت پا لینے کے طریقے بتائے۔ جن لوگوں نے اپنے وقت کے نبیوں کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق عمل کئے۔ وہ پسِ مُردن آخرت کی ابدی نعمتوں سے ہمکنار ہو گئے اور جن لوگوں نے نبیوں کی روش سے کنارہ کر کے —

EmaanLibrary.com

من مانیاں کیں۔ وہ وراثت سے محروم ہوکر دوزخ کا ایندھن بن گئے۔

انبیاء کے سلسلہ کی آخری کڑی جناب خاتم النبین، رحمت للعالمین، اکرم الاولین، اکرم الآخرین۔ سیدالکونین، سیدالثقلین، سید ولد آدم، راہ نوردِ جادۂ اسریٰ۔ شمس الضحیٰ۔ بدر الدجیٰ۔ حبیبِ خدا۔ اشرفِ انبیاء۔ شافعِ روزِ جزا۔ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے لئے تشریف لائے۔ پیغمبرِ بحر و بر۔ رسولِ انس و جنّ ہوکر نور بار ہوئے۔ اپنی سیرت۔ اخلاق۔ اور اقوال و افعال کی شمعیں تا نور نیرّین فروزاں کر گئے۔ اور بنی نوع انسان کو اپنے مرور حیات کی شاہراہ پر چلا گئے۔ جنت کا راستہ دکھا گئے۔ اب مسلمانوں کے لئے نجاتِ آخرت کا راستہ صرف قرآن مجید اور اس پر نبیِ رحمتؐ کا عمل ہی ہے۔ کتاب و سنت کے نور میں ہی مسلمان گامزن ہوکر جنت میں جا سکتے ہیں۔

افسوس اس مادی دور میں مسلمان آخرت بھلا چکے ہیں۔ دنیا کی زیب و زینت، اور آرائش اس کی حلاوت و طراوت، تازگی و خنکی۔ عیش و شادمانی، خوشی و خرّمی، نقش و نگار، حسن و جمال، دل فریبی، اور دل ربائی کے نشے میں ایسے چور ہیں۔ کہ اس مدہوشی اور بیخودی میں آخرت کے بارے میں ضعیف الاعتقاد ہو گئے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید نے توحید کے بعد آخرت، قیامت اور معاد کے منوانے پر بڑا زور دیا ہے۔ اور قیامت اور آخرت کے منکر کو کافر قرار دیا ہے۔

پھر سب موت کی یورش و یلغار بھی دیکھتے ہیں۔ فنا کے

EmaanLibrary.com

مناظر بھی ان کے سامنے آتے ہیں۔ جگر خراش حادثات بھی خون کے آنسو رُلاتے ہیں۔ قبرستانوں کے ویرانے بھی بربادی کی منادی کرتے ہیں۔ خود اپنے ہاتھوں خورشید خدوں اور گل عذاروں کو خاک میں دباتے ہیں۔ روز اربوں پتی دم توڑتے، اور شاہانِ زمن موت کی آغوش میں جاتے ہیں۔ با ایں ہمہ پھر ہمیں فکرِ فردا نہیں ہے۔ ؎

سفر در پیش ہے غافل تجھے اس دارِ فانی سے
لگا دل کو نہ دنیا سے نہ عیش و کامرانی سے
چلے گا کام کب تک زور سے زر سے جوانی سے
کنارہ ایک دن کرنا پڑے گا زندگانی سے

سرائے دہر میں مہماں فقط تو رات بھر کا ہے
کمر باندھے ہوئے تیار رہ عالم سفر کا ہے
یہ مانا ہم نے تجھ کو عیش دنیا کا میسّر ہے
فراغِ دل، ترقی سامنے ہے، بخت یاور ہے
شرابِ بیخودی کا شوق ہے، لبریز ساغر ہے
نہ شرم آنکھوں میں دنیا کی نہ دل میں خوفِ محشر ہے

مگر واضح رہے تیری یہ بربادی کے ساماں ہیں
نظر آتے ہیں جو جلوے تجھے خوابِ پریشاں ہیں

چلے گا بزم میں جامِ شرابِ مشکبو کب تک
رہیں گے زینتِ محفل بتانِ شعلہ رو کب تک
بڑھے گی دولتِ دنیائے دوں کی آرزو کب تک
یہ تیری کرّ و فر کب تک رہے گی اور تو کب تک

EmaanLibrary.com

کفن بردوش صیّادِ اجل پھرتا ہے گلشن میں! !
نہ شاخِ گل پہ چُوکے گا نہ چھوڑے گا نشیمن میں !

کہاں ہیں وہ کہ جن کی ربع مسکوں پر حکومت تھی
کہاں ہیں وہ خدائی کا جنہیں دعویٰ تھا نخوت تھی
کہاں ہیں وہ کہ جن کے پاس لا تعداد دولت تھی
کہاں ہیں وہ زیادہ اہرمن سی جن میں طاقت تھی

کہاں نمرود ہے، شداد ہے، فرعون خودسر ہے
کہاں سہراب ہے۔ رستم ہے، دارا سکندر ہے

حقیقت میں جگہ دنیا نہیں ہے دل لگانے کی
وفا کرتی نہیں یہ بے وفا سارے زمانے کی
نہیں ٹلتی مقرر ہے جو ساعت موت آنے کی
جگہ اس میں نہیں دم مارنے کی لب ہلانے کی

نہیں خوفِ خزاں کب تک بہارِ زندگانی میں
کہاں تک شمع ہستی کی جلے گی بزمِ فانی میں

یہ تو آپ کو یقین ہے۔ کہ روح نے جسم کا ساتھ نہیں دینا۔ انفکاک کی گھڑی سر پر کھڑی ہے۔ آنکھیں مندنے والی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ضرور یقین کریں۔ کہ جہانِ فردا بھی ضرور ہے۔ آخرت یقینی ہے۔ اعمال کی جزا ہے۔ ؎

گندم از گندم بروید جَو ز جَو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

قیامت پر یقین رکھیں۔ کہ ارشادِ خداوندی ہے:-

EmaanLibrary.com

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ۝

"قیامت (ضرور) آنے والی ہے۔ ہم اس کو (لوگوں سے) پوشیدہ رکھنے کو ہیں۔ تاکہ ہر شخص اپنی کوشش (عملوں) کا بدلہ پائے۔" (پ۱۶ ع۱۰)

یعنی قیامت کے روز ہر شخص کو اس کے اعمال کی جزا ملے گی۔

وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّ هُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (پ۱۶ ع۵)

"اور (اے پیغمبرؐ!) ان لوگوں کو افسوس کے دن (یعنی قیامت) سے ڈرا۔ جب کہ (ان کے عملوں کا) فیصلہ کردیا جائے گا۔ اور (اس وقت دنیا میں) یہ لوگ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔"

معلوم ہوا۔ پرسش کا ایک دن ضرور ضرور آنے والا ہے دنیا کی آرائش کے متوالے غفلت میں ہیں۔ اور بعض مذبذب ہیں اور بعضوں کے افکار کے ڈانڈے انکار کی سرحدوں سے ملے ہوئے ہیں۔ پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرتا۔ قرآن کو منزّل من اللہ مانتا، اور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے قیامت اور یوم الحساب پر پورا پورا یقین رکھنا چاہیئے۔ ورنہ اس کا ایمان لاشے ہے۔

قیامت کے روز ہر شخص کو اللہ دوبارہ زندہ کرے گا۔ اور اس سے زندگی کا حساب لے گا۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ

جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝ (پ ۱۶ ع ۸)

"(اے پیغمبرؐ)، ہم کو قسم ہے تمہارے پروردگار کی (یعنی ہم کو اپنی ذات کی قسم)، کہ ہم (تمام) آدمیوں کو اور (ان کے ساتھ) شیطانوں کو (بھی) (اپنے حضور) اکٹھا کریں گے پھر ان کو جہنم کے گرد لا حاضر کریں گے زانو پر گرے ہوئے، پھر ہر گروہ میں سے ہم ان لوگوں کو (الگ) کھینچ لینگے، جو (دنیا میں خدائے) رحمٰن سے سخت سرکشی کرتے تھے"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھا کر کہا ہے۔ کہ تمام جنوں اور انسانوں کو ہم ضرور اپنے حضور لا کھڑا کرینگے، اور ان سے باز پرس ہوگی۔ اور باغیوں، اور سرکشوں کو الگ کر کے کیفر کردار کو پہنچائیں گے۔

"آخرت کی خبر خدا جانے" کے منجدھار میں غوطے کھانے والے غور سے پڑھیں۔ کہ ان کے خالق برتر نے فرمایا ہے:۔

وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ (پ ۱۷ ع ۸)

"اور (یاد رکھو) قیامت ضرور آنے والی ہے، اس میں (قطعاً) شک نہیں۔ اور (یہ بھی یاد رکھو) کہ جو لوگ قبروں میں ہیں (قیامت میں) اللہ ان کو (پھر جلا) اٹھائے گا"

مرنے والو! پھر زندہ ہونے پر ایمان لاؤ۔ غور کرو۔ کہ ایک پانی کی بوند (مردہ) سے جس ذات برحق نے آپ کو زندہ کیا۔

EmaanLibrary.com

انسان بنا دیا۔ کیا وہ پس مردن پھر زندہ نہیں کر سکتا؟ کیوں نہیں، ضرور کر سکتا ہے۔ اور کرے گا۔

سورۃ قیامت میں کس خوبصورتی اور دلیل محکم سے اللہ نے آخرت کی زندگی بیان کی ہے۔ پڑھئے اور سر دُھنیئے :-

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی ہ اَلَمْ یَکُ نُطْفَۃً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ہ ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً فَخَلَقَ فَسَوّٰی ہ فَجَعَلَ مِنْہُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَ الْاُنْثٰی ہ اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی ہ (پ ۲۹ ع ۱۸)

"کیا انسان (ایسا) خیال کرتا ہے۔ کہ اس کو (بغیر باز پرس کے) یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا؟ (اسے غور کرنا چاہیئے کہ) کیا وہ (شروع میں) منی کا ایک قطرہ نہیں رہا۔ جو (عورت کے رحم میں) ٹپکائی گئی تھی۔ پھر وہ لوتھڑا ہوا۔ پھر (خدا نے خوب صورت) بنایا۔ پھر اس کے جوڑ بند درست کئے پھر اس میں سے دو جوڑے کر دیئے۔ نر اور مادہ۔ کیا یہ ذات اس بات پر قادر نہیں ہے۔ کہ مردے کو زندہ کر دے؟"

شکمِ مادر میں مردے کو زندہ کرنے کا حال ذرا اور وضاحت سے بیان ہوا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے :-

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ ہ ثُمَّ جَعَلْنٰہُ نُطْفَۃً فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ہ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَۃَ عَلَقَۃً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَۃَ مُضْغَۃً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَۃَ عِظٰمًا

EmaanLibrary.com

فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ط فَتَبٰرَكَ
اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ (پ ۱۸ ع ۱)

"اور بے شک پیدا کیا ہم نے آدمی کو مٹی کے ست سے، پھر ہم نے اس کو حفاظت کی جگہ (یعنی عورت کے رحم میں) منی کا قطرہ بنا کر رکھا۔ پھر بنایا ہم نے منی کو لوتھڑا۔ (یعنی لہو جما ہوا) پھر بنایا ہم نے لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی۔ پھر بنایا ہم نے بوٹی کو ہڈیاں۔ پھر پہنایا ہم نے ہڈیوں کو گوشت۔ پھر (آخر کار) ہم نے اس کو ایک اور پیدائش (چاند سا بچہ۔ انسان) بنا ڈالا۔ (سبحان اللہ! دیکھو تو) اللہ بڑا با برکت سب بنانے والوں سے بہتر بنانے والا ہے۔ (بھولو نہیں) پھر اس کے بعد تم سب کو مرنا ہے۔ پھر (قیامت کے دن) بالضرور تم اٹھائے جاؤ گے۔"

یہ وہ منازل ہیں۔ جن سے ہم سب گزر کر آئے ہیں۔ اور روز مرہ بچوں کی پیدائش متذکرۃ الصدر ارشادات پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ ایک ایک لفظ کی صداقت اور حقیقت پر گواہی دیتی ہے۔ اب بتایئے کیا اللہ تعالیٰ ماؤں کے رحموں میں مردے زندہ نہیں کر رہا ہے؟ ضرور!! — پھر جو قبرِ بطن سے مردہ زندہ کرتا ہے۔ وہ زمین کی قبر سے قیامت کو مردہ زندہ نہیں کر سکتا؟ بَلٰی۔ ہاں! ؎

EmaanLibrary.com

خواب گاہِ شبنم و گُل ہو کہ راہ کہکشاں
کون سی منزل پہ تیرا نقشِ پا ملتا نہیں

ایک کافر منکرِ قیامت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور ہاتھ میں ایک بہت بوسیدہ ہڈی لے آیا۔ کہنے لگا۔ اس گلی ہوئی ہڈی کو کون زندہ کرے گا؟ یعنی کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان پھر زندہ کیا جائے گا۔ اور اس سے حساب لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۔ (پ۲۳ ع۴)

"اور بیان کی ہمارے لئے مثال (ہڈی بوسیدہ کی)۔ اور بھول گیا اپنی پیدائش کو۔ کہتا ہے۔ کون زندہ کرے گا۔ ہڈیوں کو، جب کہ وہ گل سڑ گئی ہوں گی"

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ۝ (پ۲۳ ع۴)

"(اے پیغمبرؐ! اس گستاخ کو) کہو۔ کہ جس نے پہلی بار ہڈیوں کو پیدا کیا تھا۔ وہی ان کو (دوبارہ بھی) زندہ کرے گا۔ اور وہ سب (طرح کا) پیدا کرنا جانتا ہے"

اللہ نے کیسی اچھی طرح سمجھایا ہے۔ کہ جس نے ماں کے پیٹ میں تیری ہڈیوں کو زندگی بخشی تھی۔ وہ اس گلی سڑی بوسیدہ ہڈی کو پھر زندہ کرے گا۔ اور وہ زندہ کرنا خوب جانتا ہے۔ انسانو! یاد رکھو۔ تم سب زندہ کئے جاؤ گے۔ اور میرے سامنے آؤ گے۔

EmaanLibrary.com

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (پ۲۳ ع ۴)

"پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا پورا، اختیار ہے۔ اور (پس مُردن) تم (سب) اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"

الحاصل قیامت، حشر، نشر، یوم الحساب، مرکر جینا، اور اللہ کے حضور پوچھ گچھ کے لئے پیش ہونا برحق ہے۔ ہر مسلمان کو اس دن کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ ج (پ۲۸ ع ۶)

"اے ایمان والو! اللہ (کے غضب) سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ (اس بات پر) نظر رکھے۔ کہ کل (قیامت کے دن) کے لئے اس نے کیا (زادِ آخرت) آگے بھیجا ہے۔"

پھر آخرت کے لئے زاد راہ تیار کرنا چاہیئے۔ آج کی غفلت کل خون کے آنسو رلائے گی۔ ؎

دنیا سرا ایسی نہیں آکر جہاں رہ جائے!!
بس شب کی شب آئے رہے اور پھر گجر دم چل بسے
پھر اے رات بھر کے مہمان

EmaanLibrary.com

گراں بہا ہے ترا نغمۂ سحر گاہی
اسی سے ہے ترے نخلِ کہن کی شادابی

پس "عَالَمِ عُقبیٰ" میں ہم آثارِ قیامت، اور جہانِ فردا کے احوال، کوائف، واقعات، اور حالات بیان کرینگے تاکہ توحیدِ باری تعالیٰ، اللہ تعالےٰ کے رسولِ برحق، اور قرآن مجید کو الہامی ماننے والے مسلمان بھائی ان سے عبرت، حاصل کریں۔ دارِ آخرت کی تعمیر میں لگ جائیں، دنیائے دوں کے حسن و جمال پر مر مٹنے والے فکر فردا کریں۔

ع

نہیں خود بہار، خزاں کب تک بہار زندگانی ہیں
کہاں تک شمعِ ہستی کی جلے گی بزمِ فانی میں

۲۰۔ رمضان المبارک
سنہ ۱۳۸۹ھ
یکم دسمبر سنہ ۱۹۶۹ء

محمد صادق سیالکوٹی

EmaanLibrary.com

دُنیا کی حقیقت

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط اَفَاِئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط (پ ۱۷ ع ۳)

"اور (اے پیغمبرؐ) ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کے لئے ہمیشگی نہیں رکھی۔ پس اگر تم مرجاؤ گے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں؟ (یاد رہے) ہر ایک جاندار (مقررہ وقت پر) موت (کا مزہ) چکھنے والا ہے۔"

کفار ناہنجار نے کہا۔ کہ جب یہ شخص (حضرت رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ و سلم) مرجائے گا۔ تو ہماری جان اس کے وعظوں سے چھوٹ جائے گی۔ رات دن قرآن سنا سنا کر اس نے ہمیں تنگ کر رکھا ہے۔ توحید پر ازحد زور دیتا ہے۔ اور جو خدا کے بزرگ شریک خدائی ہیں۔ ان کی تکذیب کرتا ہے۔ یَسُبُّ اٰلِهَتَنَا۔ ہمارے معبودوں کو بُرا کہتا۔ اور ان کی بے ادبی کرتا ہے۔ آخر اس نے ایک دن مرجانا ہے۔ پھر ہماری خلاصی ہو جائیگی۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ہمارے پیارے پیغمبرؐ (کروڑوں درود و سلام روح پاک پر) ہم نے آپ سے قبل

EmaanLibrary.com

کسی کو ہمیشگی نہیں بخشی ۔ کسی بشر کے لئے دوام نہیں۔ پھر اس اصول کے مطابق اگر آپ بھی تلخابہ اجل پیئیں گے ۔ آپ بھی موت کو چکھیں گے ۔ تو کیا یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ جیتے رہیں گے ۔ یہ نہ مریں گے ؟ ضرور مریں گے ۔ کیونکہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۔ ہر جاندار نے موت کو چکھنا ہے ۔ سب نے ایک نہ ایک دن مر جانا ہے ۔ بقا سوائے واحد القہار کے کسی کے لئے نہیں ہے ۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ۝ (پ۲۷ ع ۱۱)

"جتنی مخلوقات روئے زمین پر ہے ، سب فنا ہو جانے والی ہے ۔ اور (صرف) تمہارے پروردگار کی عظمت والی بزرگ ذات باقی رہ جائے گی ۔"

تو دنیا نیست و نابود اور فنا ہو جائے گی ۔ اور جو بھی دنیا میں ہے ، وہ بھی فنا ہونے اور مٹ جانے کے لئے ہے ۔ پھر اے اشرف المخلوقات انسان ! فنا ہونے اور مٹ جانے والے انسان ! مرنے کے بعد تم نے جہاں جانا ہے ، وہاں کے لئے زاد راہ تیار کر ! ۔ تعمیرِ حیات کر کے دارِ آخرت کی تعمیر کر لے ۔ ؎

کھول کے کیا بیاں کروں سرِّ مقامِ مرگ و عشق
عشق ہے مرگِ با شرف ، موت مرگِ بے شرف

زندگی میں دو نعمتوں کی قدر کرو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :۔

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ
الصِّحَّةُ وَ الْفَرَاغُ ۝ (بخاری شریف)

"دو نعمتیں ہیں جن کے بارے میں بہت سے آدمی خسارہ کھائے ہوئے ہیں۔ ایک صحت، دوسری فراغت۔"

صحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔ اس کے ہوتے ہوئے اعمال صالح اور نیکیاں، نہیں کماتے۔ اسے ضائع کر رہے ہیں۔ مفت گنوا رہے ہیں، جب بیمار ہوتے ہیں۔ تو پھر تندرستی کی قدر یاد آتی ہے۔ پھر بیماری میں نہ دنیا کے کام سرانجام پاتے ہیں۔ نہ آخرت کے۔ تو صحت نعمتِ عظمیٰ ہوئی۔ اس کی قدر کرو۔ اور نیکیوں کے انبار لگا لو۔ دوسری نعمت فراغت ہے۔ یعنی شواغل اور تفکرات سے فرصت ملنا۔ اس نعمت کی قدر بھی یہی ہے۔ کہ اللہ کے ذکر، اور اس کی یاد میں وقت صرف کرو۔ اگر صحت جاتی رہی، اور دنیا کے مشاغل، اور ہموم کے پہاڑ سر پر آ گرے۔ تو نہ دنیا کمائی جا سکے گی، نہ آخرت سنواری جائے گی۔ تو جو کچھ کرنا ہے۔ ابھی کر لو۔ صحت، اور فرصت کی دولت موجود ہے۔

اسی مضمون کی ایک اور حدیث پاک ہے۔ جس میں رسولِ رحمت صلے اللہ علیہ و سلم نے ذرا وضاحت سے نصیحت فرمائی ہے۔ موتی بکھیرے ہیں۔ جن کی روشنی میں راہِ آخرت روشن ہے۔ ترمذی شریف میں ارشاد فرمایا:۔

(۱) "جوانی کو غنیمت جانو بڑھاپے سے پہلے۔"

مطلب یہ ہے۔ کہ جوانی میں دنیا کا حلال مال بھی خوب کمایا جا سکتا ہے۔ اور عبادت بھی خوب اچھی طرح بجا لائی جا سکتی ہیں ہر کام کے لئے جوانی کا وقت بڑا موزوں ہے۔ برعکس جوانی کے جب بڑھاپا آ گیا۔ تو نہ دنیا کے کام پیری میں ہو سکتے ہیں۔ اور نہ بوجہ ضعف و لاغری عبادات پر قدرت حاصل ہو سکتی ہے۔ بڑھاپا تو ایک لا علاج مرض ہے۔ اس میں زندگی اجیرن ہو کر رہ جاتی ہے۔ تو جو کچھ کرنا ہے۔ جوانی میں کر لو۔

(۲) "صحت کو غنیمت جانو بیماری سے پہلے"

مطلب اظہر من الشمس ہے۔ بیماری مفروش کر دیتی ہے۔ ہائے ہائے کے سوا کچھ نہیں کرنے دیتی۔ اور صحت کی جوئے شیریں تمام مقاصد کے کھیتوں کو خوب خوب سیراب کرتی ہے۔ پھر صحت کی قدر کرو۔ اور اسے ضائع نہ گنواؤ۔

(۳) "تونگری کو غنیمت جانو محتاجی سے پہلے"

یعنی اگر اللہ نے مال دے رکھا ہے۔ تو اللہ کی مرضی کے مطابق اسے خرچ کر کے دنیا اور دین دونوں جہان سنوار لو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ مالی حالت خراب ہو کر نوبت فقر و فاقہ تک آ پہنچے۔ تو پھر جو فائدے دنیا اور دین کے مال سے مل سکتے ہیں۔ تہی دستی میں کہاں؟

(۴) "فراغت کو غنیمت جانو مشاغل سے پہلے"

(تشریح اوپر گزر چکی ہے)۔

(۵) "زندگی کو غنیمت جانو موت سے پہلے"

EhsaanLibrary.com

یعنی زندگی اعمال کا وقت ہے۔ موت آنے پر سلسلہ اعمال منقطع ہو جاتا ہے۔ تو پھر زندگی بڑی نعمت ہوئی۔ یاد رکھیں! بیماری، بڑھاپا محتاجگی۔ شغل۔ اور موت کا زندگی میں ہر آن خطرہ ہے۔ پھر جب یہ آئے۔ تو زندگی میں سیم و زر و جواہر کا ڈھیر نہیں لگ سکے گا۔ زندگی کی گنگا بہ رہی ہے۔ کھیتوں کو پانی دے لو۔ غافل انسان غور کر ؎

جانور پیدا ہوئے تیری وفا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
سب جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

قیامت کے روز پانچ سوال

حضرت ابن مسعود رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضورؐ نے فرمایا:۔

لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُسْئَالَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَعَنْ شَبَابِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَہٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَمَا ذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ ۝ (رواہ الترمذی)

"قیامت کے دن آدمی کے پاؤں (اللہ کے سامنے، حساب دیتے وقت) سرکنے کے نہیں۔ یہاں تک کہ پوچھا جائے گا پانچ باتوں سے:

(۱) پوچھا جائیگا اس کی عمر کے بارے میں کہ کس کام میں صرف کی۔

EmaanLibrary.com

(۲) پوچھا جائیگا اسکی جوانی کے بارے میں کس چیز میں پرانی کی۔
(۳) پوچھا جائیگا اس کے مال کے بارے میں کہاں سے کمایا اسے۔
(۴) اور کس چیز میں خرچ کیا اسے۔
(۵) پوچھا جائیگا کہ کیا عمل کیا اس پر جو علم حاصل کیا۔

مطلب یہ ہے۔ کہ آدمی کو اللہ کی بارگاہ میں کھڑا رکھیں گے۔ اس کے پاؤں سرکنے نہ پائیں گے۔ وہ ہل نہیں سکے گا جب تک ان پانچ سوالوں کے جواب نہ دے لے گا۔

سوال ہوگا۔ بتاؤ عمر کس کس کام میں صرف کی؟ جتنی جتنی جس آدمی کی عمر ہوگی۔ سن بلوغ سے لے کر موت تک، عمر کے ہر سال، ماہ، ہفتہ، دن، گھنٹہ اور منٹ، سیکنڈ کے گزارنے کے متعلق پوچھا جائے گا۔

قیامت پر یقین رکھنے والو۔ یوم الحساب کو حق ماننے والو! ابھی سے سوچ لو۔ کہ ساری زندگی کے لمحہ لمحہ کا حساب دینا ہوگا۔ ذرا غلط بات ہوئی۔ تو ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان۔ آنکھ۔ کان — تمام اعضاء شہادت دے دیں گے۔ پکڑوا دیں گے۔ ہتھ کڑی لگوا دیں گے۔ اس لئے بڑی احتیاط سے رات دن گزارو۔ لیل و نہار پر کڑی نگرانی رکھو۔ رات کو سوتے وقت، صبح سے لے کر عشاء تک کے گزرے ہوئے وقت کا جائزہ لے کر سویا کرو۔ کہ کتنا وقت طاعت میں گزرا۔ اور کتنا نافرمانی میں۔ اور پھر معاصی کے لئے رو رو کر، توبہ کر کے محو استراحت ہوا کرو۔ حقوق اللہ، اور حقوق العباد کی صفائی کر کے چار پائی پر آیا کرو۔

EmaanLibrary.com

خوب یاد رکھو۔ پانچ نمازیں روز ادا ہوں۔ روزے، زکوٰۃ، حج بھی اپنے اپنے وقت اور شرطوں پر پورے کرو ۔ اکلِ حلال اور صدقِ مقال کا خاص خیال رہے۔ زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذا ناحق نہ دو۔ کسی کا بلا وجہ دل نہ دُکھاؤ۔ مردم آزاری کے ظلم سے بچو۔ کسی کا حق نہ مارو۔ کسی پر کسی طرح کا ظلم اور زیادتی نہ کرو توحید کے آبگینہ کو ٹھوکر نہ لگے۔ سنت کی شرابِ طہور میں بدعت کی نجاست نہ ملنے پائے۔ ہر وقت اللہ کے ڈر کا سایہ رہے، موت گھات میں ہے۔ اس سے غافل نہ ہوں۔ ہر وقت اللہ سے، دنیا اور دین کی حسنہ طلب کرتے رہیں۔ جدّ و جہد اور کوشش کے ساتھ اللہ سے دعائیں بھی خوب گڑگڑا کر مانگا کریں۔

جوانی کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔ کہ کس چیز میں پرانی کی؟ جس طرح لباس پہننے سے پُرانا ہوتا جاتا ہے۔ اور بالآخر پھٹ جاتا ہے۔ ایسے ہی جوانی بھی ایک طرح کا قیمتی اور خوب صورت لباس ہے۔ بتانا پڑے گا۔ کہ کیسے پرانا کیا۔ یعنی جوانی دیوانی اور مستانی گزاری؟ عیش و عشرت، لہو و لعب، نفسانی خواہشات، کھیل کود، سیر و تماشا، رقص و سرور، گانے بجانے سینما ہالوں، ریستورانوں۔ اور نائٹ کلبوں کے حیاسوز مناظر دیکھنے میں بسر کی؟ کیا مناہی اور فحاشی کے اشاروں پر رقصاں رہی؟ نفسِ امارہ کی زینتِ آغوش بنی؟ سمن بروں اور پری پیکروں کے حسن و جمال پر فدا رہی؟ شاہد و بادہ کے شغل میں تمام ہوئی؟

— یا —

EmaanLibrary.com

خوفِ خدا کے سایۂ میں ترساں و لرزاں رہی ۔ مناہی کے خار زار سے دور ۔ اوامر کے ارم میں خراماں خراماں چلا کی اِکتاب و سنت کے چشمۂ حیوان سے سیراب رہی! ۔ غرض دورِ شباب کا کوائف بدوش اللہ کے حضور جواب دینا ہوگا۔

پھر مال سے متعلق سوال ہوگا۔ کہ کہاں سے کمایا تھا۔ یعنی کن ذرائع سے حاصل کیا تھا۔ وہ ذرائع حلال تھے، یا حرام، محنت، مشقت، مزدوری، صنعت و حرفت، دست کاری، نوکری، ملازمت، تجارت سے، دیانت داری سے کمایا تھا۔ یا دھوکہ، فریب، جھوٹ، بد دیانتی سے جمع کیا تھا۔ دودھ میں پانی، مرچوں میں دال، ہلدی میں بورا، اور بہت سی چیزوں میں کھوٹ ملا کر کمایا تھا۔ رشوت سے اکٹھا کیا تھا۔ بولو! ۔ کسبِ حلال تھا یا کسبِ حرام ۔ اب اپنے اپنے مال پر نظر ڈال کر سوچ لیں۔ کہ کل قیامت کو اللہ کے حضور کیا جواب دیں گے۔

نیز ہر شخص کو اپنے اپنے پیشے، اور کسب کے ذریعے پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ پیشہ یا کسب جائز ہے یا ناجائز!

پھر یہ بھی سوال ہوگا۔ کہ مال کو کہاں کہاں خرچ کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی مدوں، اور مصرفوں پر خرچ کیا تھا؟ یا شرک و بدعت کی رسموں، نام و نمود کے کاموں، اور غیر شرع باتوں پر خرچ کیا تھا۔ مسجدوں، مذہبی مدرسوں، فلاح عامہ، تبلیغ دین۔ کتاب و سنت کی اشاعت، بدعت و شرک کے استیصال، فقیروں، مسکینوں، بیواؤں، یتیموں، ناداروں مقروضوں

Emaanlibrary.com

حاجت مندوں پر خرچ کیا تھا، یا بیاہ شادی میں ہندوؤں کی رسموں اور باجوں گاجوں پر صرف کیا تھا۔ ماتم کے موقع پر تیجوں، دسووں، چالیسووں، برسیوں، اور بڑوں بوڑھوں کی روٹیوں پر۔ دیگیں پکا پکا کر برادری کو کھلا کھلا کر اچھالا تھا۔ نام و نمود کے لئے دعوتوں پر اڑایا تھا۔ اسراف کی مد میں لٹایا تھا؟ الحاصل پائی پائی کے مصرف کے متعلق پوچھا جائے گا۔ کہ مصرف شرعی تھا۔ یا غیر شرعی تھا۔

پھر عالم کو پوچھا جائے گا۔ کہ تو نے جو علم حاصل کیا تھا، اس پر عمل بھی کیا تھا یا نہیں؟ — یاد رکھیں۔ اگر علم پر عمل ہُوا تو وہ علم ذریعہ نجات ہوگا۔ اور اگر عمل نہ ہُوا۔ تو وہ علم سزا کا ذریعہ بن جائے گا، بہت اچھا کہا گیا ہے۔ ؎

علم را گر دل زنی یارے بود
علم را گر تن زنی مارے بود

اگر تو نے علم پر عمل کر لیا۔ تو علم تیرا یار ہوگا۔ اور اگر محض دکھاوے کے لئے علم پڑھا۔ عمل نہ کیا۔ تو وہ علم تیرے لئے سانپ ہوگا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علم کے بارے میں ایک دعا بتائی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ

"اے اللہ میں اس علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے" (مشکوٰۃ شریف)

یعنی وہ علم تو دے ہی نہ۔ جس پر عمل نہ ہو سکے۔ علم کے معنے ہے جاننا۔ پھر جو شخص جتنا علم رکھے۔ وہ ضرور اس پر عمل کرے۔ بے علم لوگ علماء سے جتنی جتنی علم کی باتیں سنتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ بھی اس پر عمل کریں۔ علم تھوڑا ہو یا بہت، ہے ہی عمل کے لئے، علماء بھی عمل کریں۔ اور عامی بھی جتنا سنیں اس پر عامل ہوں۔

دنیا مچھر کے پر سے بھی حقیر ہے

حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :۔

لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ ، مَا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةً ۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

"اگر ہوتی دنیا اللہ کے نزدیک برابر مچھر کے پر کے۔ تو نہ پلاتا اس میں سے کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی گا"

یعنی اگر دنیا کی قدر اللہ کے نزدیک پرِ پشہ کے برابر بھی ہوتی، تو کافروں کو پانی کا ایک گھونٹ تک نہ دیتا۔ کیونکہ کفار اللہ کے دشمن ہیں۔ اور دشمن کو اچھی چیز نہیں دی جاتی۔ اور پھر پانی! جس سے زندگی رواں ہے۔

معلوم ہوا۔ دنیا فانی — عالم کون و فساد۔ اگر اللہ کے نزدیک قابلِ قدر چیز ہوتی۔ تو سب کی سب اپنے دوستوں، مومنوں، موحدوں کو ہی دے دیتا۔ کفار کو محروم رکھتا۔ لیکن اہلِ ایمان کو محروم رکھ کر دنیا ساری کی ساری کفار کو دے دی ہے۔ یہ

مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتی۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ مسلمان دنیا کے علوم و فنون، حاصل نہ کریں۔ اور نہ عروج و ترقی کے لئے جد و جہد، خبردار! ضرور کریں۔ تمام علوم عصریہ، سائنس، ایجادات، صنعت و حرفت اور تجارت میں خوب ماہر ہوں۔ اور کسبِ حلال سے مالا مال ہو کر استحکامِ دین، اور تعمیرِ آخرت میں لگے رہیں۔ یعنی دنیا کو دین کے لئے کمائیں، آخرت نہ بھلائیں۔ بلکہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا فانی کو نظر میں نہ لائیں۔ یہاں دل نہ لگائیں، کہ موت سر پر کھڑی ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے یہ بھی فرمایا۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی، نہیں ہے مثال دنیا کی مقابلہ آخرت کے۔ مگر مانند اس کے کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی دریا میں ڈالے۔ پھر نکال کر، دیکھے کہ کس چیز کے ساتھ انگلی لوٹی ہے۔" (صحیح مسلم)

یعنی انگلی دریا میں ڈالنے سے صرف تر ہوتی ہے۔ ایک آدھ قطرہ پانی کا انگلی کے ساتھ لگ جاتا ہے۔ پس آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں دنیا اور اس کی زیب و زینت اور اموال و خزائن پانی کے ایک قطرہ کے برابر ہیں۔ غرض دنیا آخرت کے سامنے صفر ہے۔ تو دنیا میں بسنے والو! اس صفر پر نہ مر مٹو۔ اس صفر کے مقابلہ میں آسمانوں سے زیادہ وسیع و عریض، آخرت کی نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ اللہ کے احکام کے مطابق دنیا میں زندگی گزارو۔ اس کی مرضی پر چلو۔ دنیا میں تم آئے ہی ہو

EmaanLibrary.com

آخرت بنانے کے لئے ۔ نہ کہ ہمیشہ ہمیشہ دنیا میں رہنے کے لئے۔

رحمتِ عالم بوریئے پر سوئے

حضرت ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم بوریئے پر سوئے۔ جب اٹھے تو بدن مبارک پر بوریئے کا نشان پڑ گیا۔ حضرت ابن مسعودؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اگر آپ ہمیں حکم دیتے ۔ تو ہم آپ کے لئے نرم بستر بچھا دیتے ۔ اور آپ کے لئے اچھے کپڑے بنا دیتے۔ تو اس سخت بوریئے پر سونے سے بہتر ہوتا۔ حضور انورؐ نے فرمایا۔ مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا۔ نہیں ہے مجھے الفت دنیا کے ساتھ اور نہ دنیا کو الفت میرے ساتھ۔ (سنو!) — وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ نِ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا۔ اور نہیں ہے حال میرا ساتھ دنیا کے مگر مانند سوار کے جس نے سایہ پکڑا درخت کے نیچے (تھوڑی دیر) پھر چل دیا ۔ اور چھوڑ گیا درخت کو ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

جناب سید الکونین ۔ سید الثقلین ۔ اکرم الاولین۔ اکرم الآخرین سید ولد آدم حضور رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ و سلم نے کیا خوب فرمایا۔ اور کیسا اچھا سمجھایا ۔ کہ دنیا کے ساتھ میرا حال اس سوار کی مانند ہے۔ جو گرمی کی شدت کے سبب تھوڑا وقت کسی درخت کے سایہ میں آرام کرتا ہے۔ اور پھر اٹھتا ہے۔ اور چل دیتا ہے۔ اور درخت کو چھوڑ دیتا ہے۔ آپ کے ارشاد میں کتنی صداقت اور حقیقت ہے۔ کیا دنیا میں ایسا نہیں ہو رہا ہے۔ کہ لاکھوں روپے کے بنگلوں اور کوٹھیوں میں رہنے والوں کے جنازے انہیں

EmaanLibrary.com

بنگلوں اور کوٹھیوں سے نکلتے ہیں۔ ان کے مالکوں نے درخت کے سایۂ کی طرح اپنے مسکنوں اور محلوں میں آرام کیا۔ جھٹ موت نے آکر بیدار کیا۔ اور ارب پتی خالی ہاتھ محل چھوڑ کر چلا گیا۔ ؎

نسیم صبح ٹھنڈی سانس بھرتی ہے مزاروں پر
اداسی منہ اندھیرے دیکھئے گورِ غریباں پر

دنیا کے عیش و تنعم میں ڈوبے ہوؤں کو درخت کا سایۂ چھوڑ دینے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور اس درخت کے سایہ میں آرام پکڑنے کی فکر کرنی چاہیئے۔ جو ظل ابدی ہے۔ جہاں سے نہ اٹھنا ہے اور نہ اُسے کبھی چھوڑنا ہے۔ ؎

ہر شام نور بیز و نوا ریز و لے نواز
ہر صبح گل فروش و ضیا پوش و مشک بو

خدا کے نافرمانوں کو مال و دولت ملنا کیسا ہے؟

حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ فرمایا حضورؐ نے:-

إِذَا رَأَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ (رواہ احمد)

"جب تو دیکھے کہ اللہ عز و جلّ دیتا ہے بندہ کو دنیا سے باوجود اس کے گناہ کرنے کے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے

EmaanLibrary.com

(یعنی مال و دولت و اسباب دنیا کا) پس (جانو) کہ وہ دینا استدراج ہے۔ پھر حضورؐ نے پڑھی (استشہاداً) یہ آیت فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ط حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ (ترجمہ) پس جب بھول گئے کافر اس چیز کو کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ اس کے کھول دیئے ہم نے ان پر دروازے ہر چیز کے، یہاں تک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے جو دیئے گئے۔ پکڑا ہم نے ان کو یکایک۔ پس ناگہاں وہ ناامید تھے۔ (پ ۷ ع ۱۱)۔

رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ و سلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جب تم دیکھو کہ اللہ تعالےٰ ایسے آدمی کو مال و دولت، ۔ اور اسبابِ دنیا کثرت سے دیتا ہے۔ جو گناہ کرتا اور اللہ کی نافرمانیوں پر تلا ہوا ہے۔ تو تعجب نہ کرو۔ دراصل اللہ تعالیٰ کا اسے مال و دولت دینا استدراج ہے۔

استدراج کے معنے ہیں درجہ بدرجہ آگے بڑھنا۔ اللہ تعالےٰ کا بندہ کی آزمائش کے لئے مہلت دینا۔

تو اللہ تعالےٰ گنہگار۔ نافرمان آدمی کو جو مال و دولت دیتا جاتا ہے۔ اور نعمتوں کی کثرت عطا کرتا ہے۔ اس سے اس کو پایہ بہ پایہ، اور درجہ بدرجہ عذاب کی طرف لاتا ہے۔ قدم بقدم چلتے چلتے بالآخر وہ جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے نافرمانوں اور سرکش لوگوں کو مال و دولت کی بہتات، اور روز افزوں ترقی

EmaanLibrary.com

پر خوش نہ ہونا چاہیئے۔ یہ ان کے لئے عذاب کی تمہید ہے۔ ان کو مہلت اور ڈھیل مل رہی ہے۔ اگر تائب نہ ہوئے۔ تو یکایک خدا کی پکڑ آجائے گی۔ استدراج کے سمجھانے کے لئے حضور انورؐ نے قرآن کی آیت پڑھی — اس آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب کفار نے اللہ کے پیغمبروں کی نصیحت کی طرف کچھ دھیان نہ کیا۔ اسے بھلا دیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے، بے پناہ مال و دولت، اور دنیا کی تمام نعمتیں دے دیں۔ پھر وہ دنیا کا مال و منال، اور اسباب و متاع پاکر بڑے خوش ہوئے۔ اور یہ سمجھ بیٹھے۔ کہ ہم بہت اچھے ہیں، جو اتنی نعمتیں ہم کو مل رہی ہیں۔ انہوں نے خوب داد عیش دینی شروع کی، اور عصیان و طغیان کی وادیوں میں خوشی خوشی لگے دوڑنے — یہاں تک کہ اچانک اللہ کا عذاب آگیا، اور وہ ہلاک، اور برباد ہو گئے۔

پس خدا کی بغاوت، سرکشی اور نافرمانی کی حالت میں جو مال و متاع کثرت سے ملتا ہے۔ یہ استدراج ہے۔ دیکھنے میں وقت بڑا اچھا گزرتا ہے۔ خوب عیش و عشرت کی گزران ہوتی ہے۔ لیکن درحقیقت رفتہ رفتہ — قدم بقدم داد عیش دینے والے عذاب کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی خوشی و خرمی کا محل دھڑام سے زمین پر آگرتا ہے۔ ؎

طرۂ شاہدِ دنیا ہمہ مکر ست و فریب
عارفاں بر سرایں نکتہ نجوئند نزاع

(حافظ شیرازیؒ)

EmaanLibrary.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور دی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔

اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ
فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً۔ (ترمذی شریف)

"پہنچی صحابہ کو بھوک۔ پس دی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک ایک کھجور۔"

مطلب یہ ہے۔ کہ صحابہ پر اتنا تنگ دستی، افلاس، اور فقر و فاقہ کا وقت تھا۔ کہ رحمت عالم صلے اللہ علیہ و سلم نے ان کو ایک ایک کھجور دی۔ کتنے صابر اور شاکر تھے فقرائے صحابہ کہ ایک ہی کھجور پر اکتفا کرتے، اور اللہ کا شکر بجا لاتے تھے۔ ان کے دل میں کبھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ ہم مسلمان ہیں۔ اللہ کی توحید رحمتِ عالم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں۔ پھر اللہ نے ہم کو رزق کی تنگی کیوں دے رکھی ہے۔ بے شمار رحمتیں ہوں ان کی پاک ارواح پر، وہ اللہ والے تھے۔ بھوک اور فقر و فاقہ میں بھی جہاد و قتال سے جی نہ چراتے تھے۔ رات مصلے پر، اور دن گھوڑوں کی پیٹھ پر گزارتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کی از حد پابندی کرتے۔ شب و روز خوفِ خدا سے لرزتے۔ اور اس کے احکام پر چلتے تھے۔ سنت اور حدیث کی شمع کے پروانے — ایسے کہ فنا فی الرّسُولؐ ہو گئے تھے۔ یعنی خود کو سیرت پاک، اور اسوۂ حسنہ میں گم کر چکے تھے۔ ایک کھجور پر اکتفا کرنے والوں کی دینداری کا تو یہ حال تھا۔ لیکن ہم جن کو اللہ نے کھانے کے لئے اتنی نعمتیں دی ہیں کہ شمار نہیں

EmaanLibrary.com

کر سکتے ۔ کسی ہوٹل کے کھانوں کی فہرست دیکھئے ۔ سر سے لے کر پاؤں تک کے بورڈ پر کوئی پچاس طعاموں اور مشروبوں کے نام آپ کی نظر سے گزریں گے ۔ جو لوگ کھاتے ہیں، اور پیتے ہیں ۔ لیکن شکر بجا نہیں لاتے ۔ مرغ مسلّم چٹ کر کے ایسے خواب خرگوش کے مزے لیتے ہیں ۔ کہ نماز تک نہیں پڑھتے ۔ اور دوسرے فرائض سے یکسر غافل ہیں ۔ حالانکہ جانتے ہیں ۔ کہ چند روز کے مہمان ہیں اور دیکھتے ہیں ۔ کہ ؎

ہر گھڑی منقلب زمانہ ہے — یہی دنیا کا کارخانہ ہے
ہے نہ شیریں نہ کوہ کن باقی — نہ کسی جا ہے نلدمن باقی
بوئے الفت تمام پھیلی ہے — باقی اب قیس ہے نہ لیلیٰ ہے
صبح کو طائرانِ خوش الحان — پڑھتے ہیں کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَان

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ، کل ہماری باری ہے

رحمتِ عالم ﷺ کے پیٹ پر دو پتھر تھے

حضرت ابو طلحہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِہٖ عَنْ حَجَرَیْنِ ۔ (ترمذی شریف)

"ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھوک کا شکوہ کیا ۔ پھر کھولے ہم نے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر، پس کھولے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ

EmaanLibrary.com

سے دو پتھر "

بالائے فرقِ سایۂ بالِ ہما کے آرزو مندو! غور کرو کہ جن لوگوں نے شجر اسلام کو اپنے لہو سے سینچا تھا۔ ان کی غربت کا یہ حال ہے۔ کہ مارے بھوک کے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں، کہتے ہیں۔ حضورؐ! یہ دیکھئے پیٹ پر پتھر ہے۔ اس پر جناب خواجۂ دوسرا حضرت خیر الوریٰ صلے اللہ علیہ و سلم نے اپنے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے دکھائے۔ یعنی صحابہؓ بھی بھوکے اور حضور انورؐ دوگنا بھوکے، با ایں ہمہ رحمت عالمؐ اور صحابہ رضؓ اسلام کی بنیادیں اٹھا رہے ہیں۔ اور مزاحمت کرنے والوں۔ اعدائے اسلام سے برسرِ پیکار بھی ہیں۔ جنگ و جہاد کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اپنے قول و فعل سے جریدۂ عالم پر نقشِ توحید ثبت کر رہے ہیں۔

اس سے یہ سبق ملتا ہے۔ کہ دنیا سکون۔ آرام اور چین کی جگہ نہیں ہے۔ یہ دار فانی عیش و عشرت کا مقام نہیں۔ بلکہ درد و آلام، اور کرب و اضطراب کی جگہ ہے۔ کانٹوں کا بستر ہے۔ رنج و غم۔ فکر و تردد۔ اندوہ و ملال، اور مصیبت و تکلیف کی منزل ہے۔ یہاں دل لگانا اچھا نہیں۔ مسافر کو اللہ سے لو لگاتے ہوئے رختِ سفر باندھنا چاہیئے۔ ؎

گر لاکھ برس جیئے تو پھر مرنا ہے
پیمانۂ عمر ایک دن بھرنا ہے
ہاں توشۂ آخرت مہیّا کر لے
غافل تجھے دنیا سے سفر کرنا ہے

EmaanLibrary.com

جو شے ہے فنا، اسے بقا سمجھا ہے
جو چیز ہے کم، اسے سوا سمجھا ہے
ہے بحرِ جہاں میں عمر مانندِ حباب
غافل اس زندگی کو کیا سمجھا ہے

افسوس جہاں سے دوست کیا کیا نہ گئے
اس باغ سے کیا کیا گُلِ رعنا نہ گئے
تھا کونسا نخل جس نے دیکھی نہ خزاں
وہ کون سے گُل کھلے جو مرجھا نہ گئے

دنیا کی زندگی میں آخرت کا ذخیرہ جمع کرلو

بخاری مسلم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَّ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَّ یَا عَبَّاسَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَّ یَا صَفِیَّۃُ عَمَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَّ یَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ۔ (بخاری۔ مسلم)

"اے گروہِ قریش! اپنی جانوں کو خرید لو (یعنی ایمان کر کر اور عمل صالح کر کے ان کو دوزخ سے رہا کرو) نہیں دور کر سکتا میں تم سے اللہ کا عذاب کچھ، اے اولادِ

عبد مناف! تم بھی ایمان و عمل سے نجات آخرت کا سامان کرلو۔ یاد رکھو، نہیں دور کر سکتا میں تم سے عذاب الٰہی کچھ۔ اے عباس بن عبد المطلب! (آپ بھی اعمال کا ذخیرہ بنا لیں)۔ نہیں دور کر سکتا میں آپ سے اللہ کا عذاب کچھ۔ اے رسول اللہ کی پھوپھی صفیہؓ! نہیں دور کر سکتا میں تم سے اللہ کا عذاب کچھ (نیک اعمال ہی تمہارے کام آئیں گے)۔ اے فاطمہ بیٹی محمد کی (صلی اللہ علیہ وسلم) مانگ مجھ سے جو چاہے میرے مال سے (کیونکہ مال وغیرہ میں تم کو دے سکتا ہوں۔ لیکن قیامت کے روز اچھے اعمال کما کر لانا۔ یاد رکھ!) نہیں دور کر سکتا میں تم سے اللہ کا عذاب کچھ۔"

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی برادری، اپنے قریبی رشتہ داروں، حتیٰ کہ اپنی پھوپھی صفیہؓ، اور اپنی بیٹی فاطمہؓ کو بھی واضح الفاظ میں آگاہ کر دیا۔ کہ تم اعمال صالح کا ذخیرہ لے کر قیامت کو آنا۔ خبردار! میرے بھروسہ پر نہ رہنا۔ کہ رسول اللہ کی رشتہ داری کام آجائے گی۔ یا، رسول اللہ داورِ محشر سے چھڑا لیں گے، عذاب الٰہی سے بچا لیں گے۔ نہیں — ہرگز نہیں — میں تمہارے کچھ بھی کام نہ آؤں گا۔ تم سے عذاب الٰہی ذرہ بھر بھی دفع نہ کر سکوں گا۔ اے میری پھوپھی صفیہؓ!۔ اے میری بیٹی فاطمہؓ! سُن لو!۔ اگر اللہ نے تم کو پکڑ لیا۔ تو میں تم کو ہرگز اللہ سے چھڑا نہ سکوں گا۔ اس کا عذاب تم سے دور نہ کر سکوں گا۔ لہذا ضرور

EmaanLibrary.com

ہے۔ کہ تم ایمان اور اعمال صالح کی دولت سے مالا مال ہو کر حشر میں آنا۔ اللہ کی رضا مندی کے کام کرکے اللہ کو منہ دکھانا۔ تمہارے اعمال ہی تمہارے کام آئیں گے۔ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ حضور اپنی پھوپھی، اور بیٹی کو یہ ارشاد فرما رہے ہیں، جو فی الواقع جنتی ہیں۔ پھر ہم گنہگاروں کو کتنا ڈرنا چاہیئے۔ اور آخرت کے لئے اعمال صالح کی کس قدر کوشش کرنی چاہیئے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ انذار تمام امت کے لئے ہے۔ ہر کہہ و مہہ — ادنیٰ و اعلےٰ کے لئے ہے۔ کہ سب کتاب و سنّت کے مطابق زندگی گزاریں۔ قرآن اور حدیث کے مطابق نیک اعمال کرکے عرصۂ محشر میں پیش ہوں۔

قرآن مجید میں جہاں جہاں نجاتِ آخرت، اور جنت کا ذکر ہے۔ وہاں اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ضرور موجود ہے۔ یعنی آخرت میں فوز و فلاح، اور بہشت کا حصول ایمان اور عمل صالح پر موقوف ہے۔ یہی چیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے بیان فرمائی ہے اور تاکید سے ارشاد فرمائی ہے۔ کہ سب توحیدی ایمان اور صالح اعمال کے ساتھ اللہ کے حضور آئیں۔ ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی!
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

امرِ دین کی حالتیں

حضرت ابی عبیدہ رضؓ اور حضرت معاذ ابن جبل رضؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:۔

EmaanLibrary.com

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَّ رَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَّ رَحْمَةً ثُمَّ مُلْكًا عَضُوْضًا ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَّ عُتُوًّا وَّ فَسَادًا فِي الْاَرْضِ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَ الْفُرُوْجَ وَ الْخُمُوْرَ يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذَالِكَ وَ يُنْصَرُوْنَ حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ (شعب الایمان)

"بے شک یہ امر دین شروع ہوا ہے ساتھ نبوت اور رحمت کے۔ پھر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت، — پھر ہوگا بادشاہت گزندہ - پھر ہونے والا ہے یہ کام تکبر اور حد سے گزرنا اور فساد زمین میں - حلال جانیں گے ریشمی کپڑوں کو ، اور حلال جانیں گے عورتوں کی شرمگاہوں اور شرابوں کو - روزی دیئے جائیں گے باوجود ان کاموں کے۔ اور مدد دیئے جائیں گے (اعداء پر) یہاں تک کہ ملاقات کریں گے اللہ تعالیٰ سے"

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امر دین کے احوال سے خبر دی ہے۔ کہ اس امرِ دین کی ابتداء نبوت اور رحمت کے ساتھ ہوئی ہے - وحی کا نزول، قرآن کے نور کی بارش، جبریل اور ملائکہ رحمت کی آمد آمد - رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں - یہ سلسلہ بدستور رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات پاک تک جاری رہا۔ کیا شان ہے دور نبوت کی، نہ اتنا یمن بھرا زمانہ اس سے قبل ہوا۔ اور نہ بعد - بعثت کے نور سے عالم نکھر گیا۔

اس کے بعد خلافت اور رحمت کا دور شروع ہوا۔ کہ خلفائے راشدین نے امر خلافت اور نیابت کو کتاب و سنت کی روشنی میں

جاری کیا۔ اور دین نے بالکل اللہ تعالےٰ کی منشا اور مرضی کے مطابق ترقی کی۔ اور چہار دانگ عالم میں رحمتوں کی برکھا بن کر برسا۔ یہ دور خلافت تیس برس تک رہا۔ ساڑھے انتیس برس چاروں خلفاء کے، اور چھ ماہ حضرت امام حسن رضؓ کے۔

پھر ارشاد ہوا۔ کہ اس کے بعد ایسے بادشاہ آئیں گے۔ جو خبیث، شریر اور ظالم ہوں گے۔ کہ لوگوں پر ظلم کریں گے۔ اور ان کو ناحق ایذا دیں گے۔ پھر زمین میں لوٹ مار۔ لڑائیاں جھگڑے، اور فتنہ و فساد برپا ہوگا۔ مسلمان بادشاہ آپس میں لڑیں گے۔ دونوں طرف مسلمانوں کا خون بہے گا۔ خانہ جنگی میں قتل و غارت اور بربادیاں ہوں گی۔ ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے۔ بدی اور برائی عام ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ ریشمی کپڑوں کو حلال جانیں گے اور پہنیں گے۔ اور عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال جانیں گے۔ یعنی زنا عام ہوگا۔ نیز شرابوں کو حلال جان کر خوب پئیں گے۔ شراب اور زنا کا زور ہوگا۔ لیکن خدا کی رحمت کی وسعت ایسی ہوگی۔ کہ باوجود ان کاموں کے اللہ تعالیٰ ان کو دشمنوں اور کافروں پر مدد دے گا۔ اس لئے کہ اس کا دین قائم رہے۔ یعنی دین اسلام کی بقا اور حفاظت کے لئے ایسے فاسقوں۔ فاجروں۔ بدکاروں۔ زانیوں۔ شرابیوں اور ریشمی کپڑے پہننے والوں کو دشمنانِ اسلام، کفار ناہنجار پر فتح دے گا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان کا یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ ارشاد مذکور کے عین مطابق جب کفار ہند نے ۶۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان پر حملہ کر دیا۔ اور دو لاکھ فوج جنگ کے جہنم میں جھونک

EmaanLibrary.com

دی - اور چھ سو ٹینک لے کر سیالکوٹ کی سرزمین پر چڑھ دوڑے، یہ محض اللہ کی رحمت اور فضل ہی تھا۔ کہ ہم گناہ گاروں۔ فاسقوں فاجروں - عاصیوں کو اس نے دشمنوں پر فتح دے دی، بالکل مذکورہ حدیث کے مطابق ہم پورے عاصی اور نافرمان تھے۔ لیکن اس نے ہمارے گناہوں - بدیوں، اور بدکاریوں کو نظر انداز کرکے کفار کو ذلت آمیز شکست دی۔ صرف اپنے دین اسلام کی حفاظت، اور بقا کے لئے - سچ فرمایا حضورؐ نے، یُرْزَقُوْنَ عَلٰی ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ - باوجود ان (بد عملیوں) کے یہ رزق بھی دیئے جائیں گے۔ اور دشمنوں پر مدد بھی دیئے جائیں گے۔

تمہارا مرنا جینے سے بہتر ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اُمَرَاءُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاءُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَ اُمَرَاءُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاءُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَآءِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا ۝ (رواه الترمذی)

"حضرت ابوہریرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارے امراء نیک تمہارے ہوں - اور غنی تمہارے سخی تمہارے، اور امور تمہارے باہمی مشورے سے ہوں۔ (اس وقت) پشت زمین کی (یعنی ظاہر اس کا) بہتر ہے تمہارے لئے اس کے

EmaanLibrary.com

پیٹ سے ۔ (یعنی زندگی موت سے بہتر ہے)۔ اور جب امراء تمہارے بد تمہارے ہوں ۔ اور دولت مند تمہارے بخیل تمہارے، اور کام تمہارے عورتوں کے سپرد ہوں۔ پس پیٹ زمین کا (یعنی قبر) بہتر ہے تمہارے لئے زمین کی پشت سے ۔ (یعنی تمہارا مرنا بہتر ہے جینے سے)۔

مُلاحظہ:۔ یہاں امراء سے مراد حکام ہیں۔ جن کے ہاتھ میں امر یعنی حکم (LAW AND ORDER) ہے۔ تمام سرکاری افسر ہر ہر محکمہ کا ذمہ دار ملازم ۔ صدر مملکت سے لے کر ادنیٰ چپڑاسی تک ۔ جب یہ لوگ بہتر۔ خدا ترس ۔ اللہ سے ڈرنے والے ۔ اپنی اپنی تنخواہ پر گزارہ کرنے والے ۔ دین دار۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند ۔ اچھے کردار، اور اخلاق کے حامل، رعایا سے اچھا سلوک کرنے والے، نیکو کار اور صالح ہوں ۔ اور دولت مند طبقہ زکوٰۃ دینے، صدقات و خیرات کرنے ۔ فقیروں، مسکینوں، یتیموں اور محتاجوں کی مدد کرنے والا ہو۔ اپنے مال و دولت سے دین کی اشاعت کرنے میں لگا ہو۔ اور تیسری بات یہ کہ مسلمانوں کے امور آپس کے مشورے سے طے ہوں۔ ان میں اتفاق اور اتحاد ہو۔ اختلاف۔ پھوٹ اور لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ سب کے سب یک جان اور شیر و شکر ہوں ۔ ان حالات میں مسلمانوں کے لئے زمین کی پشت اس کے پیٹ سے بہتر ہے۔ یعنی زندگی بڑی مفید، کارآمد اور بابرکت ہوگی ۔ کتاب و سنت پر خوب خوب عمل کر سکیں گے دین کی اشاعت میں عمر خرچ کریں گے ۔ اور درازی عمر نیک اعمال

EmaanLibrary.com

کے ساتھ بڑی سعادت مندی۔ خوش بختی۔ اور خوش حالی کی علامت ہے۔ الحاصل بادشاہوں اور حاکموں کا عادل۔ مصنف اور نیک ہونا۔ دولت مندوں کا سخی ہونا۔ اور مسلمانوں کے امور کا باہمی مشوروں سے طے ہونا قوم کی بابرکت اور خوش حال زندگی پر دلالت کرتا ہے۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کا جینا مرنے سے بہتر ہے۔ یعنی ان کو زندہ رہنا چاہیئے۔ زندگی برکتوں، نیکیوں، بھلائیوں اور خوبیوں کی حامل ہوگی۔ زندگی باعزت بسر ہوگی۔ زندگی کا لطف حاصل ہوگا۔

اور اس کے برعکس اگر امراء بُرے ہوں۔ ظالم، فاسق، فاجر رشوت کھانے والے۔ عوام کا لہو پینے والے ہوں، اور دولتمند زکوٰۃ نہ دینے والے۔ بخیل اور لئیم ہوں، اور امور باہمی مشوروں سے طے پانے کی بجائے عورتوں کے سپرد ہوں۔ عورتیں ہی کرتی دھرتی ہوں۔ سیاسیات میں بھی آگے۔ سودا سلف خریدنے میں بھی پیش پیش۔ ہر امر میں عورت کی سرداری ہو۔ تو ایسے حالات میں تمہارا مرجانا، جینے سے بہتر ہے۔ پھر کوئی زندگی نہیں۔

غور فرمائیں۔ آج حالات بالکل ایسے ہی ہیں۔ ملک کے تمام حکام حکومت کے ہر محکمہ کا ہر ملازم۔ کیا چھوٹا۔ کیا بڑا۔ سب کے سب اِلّا مَا شَاءَ اللہ شرار ہی ہیں۔ عوام ان کے ہاتھوں از حد تنگ، اور سخت نالاں ہیں۔ ملک میں کوئی عدل و انصاف نہیں ہے۔ ہر طرف مار دھاڑ۔ چوری۔ ڈکیتی۔ اغوا۔ قتل۔ خونریزی، رشوت،

EmaanLibrary.com

سفاکی۔ ظلم ستم۔ بے حیائی اور فحاشی، کی تاریک رات چھائی ہوئی ہے۔ اور دولتمند لوگ مال کے نشہ میں مست ہیں۔ نہ ان کا مال غربا فقراء اور مساکین کے کام آ رہا ہے۔ نہ اس سے اشاعت دین ہو رہی ہے۔ غرض اغنیاء بخیل، اور کنجوس ہیں، اور امور عورتوں کے حوالے ہیں۔ گھر میں عورت کی چلتی ہے۔ مرد کو کوئی پوچھتا نہیں۔ ان حالات میں حضورؐ نے فرمایا۔ کہ تمہارا مرجانا، زندہ رہنے سے بہتر ہے۔ زندہ در گور ہونے سے گور میں چلے جانا چاہیئے۔ ایسے ماحول میں قوم کی کوئی زندگی نہیں ہے۔

ذرا سوچیئے۔ کیا آج کل کسی کو اطمینان ہے؟ سکون ہے؟ فراغ ہے؟ چین ہے؟ — نہیں! — تو پھر ایسی زندگی سے موت بہتر ہوئی۔

انگریز کے چلے جانے کے بعد ہم ملک کے سیاہ و سفید کے مالک ہو گئے۔ اس ملک کو چین اور سکون کا گہوارہ — جنت کا ٹکڑا بنا سکتے تھے۔ لیکن ہم نے اسے اپنے ہاتھوں دوزخ بنا ڈالا ہے۔ تو پھر کیا زندگی ہوئی؟ موت سے بدتر!!!

انگارا ہاتھ میں لینا

حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرَةِ (ترمذی شریف)

"لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا۔ کہ اس زمانہ کے لوگوں میں

EmaanLibrary.com

سے اپنے دین پر صبر کرنے والا۔ اپنی مٹھی میں انگارا
لینے والے کی مانند ہوگا۔"

یعنی وہ دَور اتنا فسق و فجور، بے حیائی، فحاشی، رنگ و رامش۔ بادہ و شاہد کی کثرت، گانے، بجانے، ناچنے اور بے راہ روی کا ہوگا۔ کہ اس میں دین پر ثابت قدم رہنا، نماز، روزہ، اور تقویٰ، اور حیا کو قائم رکھنا، اتنا مشکل ہوگا۔ جتنا انگارے کو ہاتھ میں لے کر صبر کرنا مشکل ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

دشوار ہے اس بزم میں جینا میرا
گرداب میں آیا ہے سفینہ میرا
کچھ آج وہ کثرت ہے حسینوں کی یہاں
ہے چوبِ قصاب پہ سینہ میرا

مسلمان بھائیو! بچ جاؤ اس دَور سے۔ بڑا نازک، پُرفتن ہے یہ دَور۔ آج کا مسلمان اس زہریلے ماحول سے بچنے والا بڑے درجے پائے گا۔ اگرچہ بڑا مشکل ہے بچنا۔ ہاتھوں میں انگارے تھامنے کے برابر ہے۔ لیکن جو بچ گیا۔ وہ ولایت کے مرتبہ کو پالے گا۔ عاملِ کتاب و سنت، تقویٰ شعار مسلمان اس دَور کا ولی اللہ ہے۔

نعمتوں کی فراوانی اور اقسامِ طعام کی کثرت

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں مصعب بن عمیر رضؓ آئے۔ درحالیکہ ان پر صرف ایک چادر تھی

EmaanLibrary.com

جس میں چمڑے کے ٹکڑوں کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو دیکھا۔ تو آبدیدہ ہو گئے، اس وجہ سے کہ پہلے وہ (بڑے خوش حال اور ناز و نعمت میں تھے اور اب (بڑی خستہ حالی، اور فقر و فاقہ میں) ہیں۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (از راہِ تحسّر) فرمایا — کیا حال ہوگا تمہارا جب صبح کو ایک تمہارا نکلے گا ایک جوڑے میں، اور شام کو نکلے گا ایک جوڑے میں۔ (یعنی ایک وقت آئے گا۔ کہ مال و دولت کی کثرت ہو جائے گی۔ اور لوگ صبح و شام لباس تبدیل کریں گے)۔ اور رکھا جائے گا اس کے آگے ایک پیالہ بڑا کھانے کا اور اٹھایا جائے گا دوسرا۔ (یعنی کھانوں کے اقسام کی کثرت ہوگی، لوگ مختلف النوع طعاموں سے شکم سیر ہوا کریں گے)۔ اور ڈھانکو گے تم گھروں کو جیسے ڈھانکا جاتا ہے کعبہ (یعنی گھر کی دیواروں پر پردے لٹکاؤ گے۔ بسبب تنعم اور ترفہ کے)۔ پھر صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! کیا ہم اس دن کہ یہ حال دیکھیں گے بہتر ہوں گے آج کے حال سے۔ کیونکہ فارغ ہوں گے کسبِ معاش سے، واسطے عبادت کے۔ اور محنت سے کفایت کئے جائیں گے۔ (یعنی مال و دولت اور اطعمہ اشربہ کی کثرت اور رزق کی بہتات کے باعث خوب فراغت حاصل ہوگی، نوکر چاکر کام کریں گے۔ اور ہم خوب خوب اللہ کی عبادت کریں گے)۔ حضور انورؐ نے فرمایا۔ لَا اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ مِّنْکُمْ یَوْمَئِذٍ۔ یوں نہیں ہے، کہ اس روز میں بہتر ہوگے (مال و دولت پاکر)۔

EmaanLibrary.com

بلکہ تم آج کے دن (غربت و افلاس میں) بہتر ہو۔ بہ نسبت اس دن کے۔" (ترمذی شریف)

مُلاحظہ:۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ اسلام لانے سے پہلے بڑے ناز و نعمت میں پلے ہوئے تھے۔ حضرمی جوتا پہنتے، روز غسل کرتے۔ بالوں کو تیل لگاتے۔ خوشبو استعمال کرتے، اور صاف ستھرا سفید لباس زیب تن فرماتے تھے۔ کبھی کپڑے میلے نہ ہونے دیتے۔ غرض شہزادوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد تکلیفوں کے پہاڑ ان پر آ گرے۔ عیش و آرام، اور تنعم و سکون ایک ایک کرکے سب رخصت ہو گئے۔ نہ کھانے کو ہے نہ پہننے کو۔ اسلام کی محبت ہڈیوں میں رچ گئی۔ اور دین حق کی خاطر درویشی، اور فقیری قبول کر لی۔ شب و روز اسلام کی نشر و اشاعت میں گزارنے لگے۔ ہجرت کرکے مدینہ آئے۔ تو ان پر صرف ایک چادر پیوندوں والی تھی۔ جب حضورؐ نے ان کو دیکھا۔ تو آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

امام سیوطیؒ جمع الجوامع میں حضرت عمرؓ سے روایت لائے ہیں۔ کہ ایک روز مصعب بن عمیرؓ حضرت انورؐ کے پاس آئے اس حال میں کہ بکری کی کھال کا تسمہ کمر کو باندھا ہوا تھا۔ حضورؐ نے دیکھ کر فرمایا۔ نگاہ کرو اس شخص کی طرف، کہ روشن کیا ہے اللہ نے دل اس کا۔ اور بے شک دیکھا میں نے اس کے ماں باپ کو، کہ کھلاتے تھے اس کو خوشنریں طعاموں کا۔ اور دیکھا ہے میں نے اس پر جوڑا ایسے کپڑے کا کہ دو سو درہم کو خریدا

EmaanLibrary.com

تھا اس کو۔ پس پہنچایا ہے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت نے اس کو اس حال میں کہ تم دیکھ رہے ہو"

جنگِ بدر میں مہاجرین کا جھنڈا ان ہی کے ہاتھ میں تھا۔ لڑائی میں انہوں نے بڑی داد شجاعت دی۔ جنگِ احد میں بھی مہاجروں کے علم بردار یہی تھے۔ ایک کافر نے نیزہ مارا۔ تو ان کا ہاتھ کٹ گیا۔ جھٹ جھنڈا دوسرے ہاتھ میں تھام لیا۔ اس کافر نے پھر تلوار کا وار کیا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کا بایاں ہاتھ بھی کٹ کر گر پڑا۔ لاکھوں رحمتیں ہوں اُن کی روح پر — انہوں نے دونوں بازوؤں سے جھنڈا پکڑ کر سینہ سے لگا لیا۔ ظالم شقی نے پھر تاک کر سینہ میں ایسا نیزہ مارا۔ کہ آپ زمین پر گر پڑے۔ اور جنت الفردوس کو سدھار گئے۔ جب رحمت عالمؐ ان کی نعش پر آئے۔ تو دیکھا۔ کہ بال بکھرے ہوئے ہیں۔ اور میدان جنگ کے غبار سے سارا جسم اٹا ہُوا ہے۔ اور اوپر صرف ایک ہی چادر ہے۔ کہ کفن کے لئے بھی ناکافی ہے۔ سر کی طرف کرتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔ پاؤں کی طرف کرتے، تو سر ننگا ہو جاتا۔ چادر کو سر کی طرف کر دیا۔ اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال کر حضرت مصعب بن عمیرؓ کو سرورِ کائنات ؐ نے دفن کر دیا۔ کوہِ احد کے دامن میں آج بھی ان کی کچی قبر موجود ہے۔

اِس عاصی نے جب ان کی قبرِ اطہر کی زیارت کی۔ تو ان کی زندگی کا سارا حال آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ احد کے میدان میں نعش کا پڑا ہونا۔ اوپر چادر۔ بال بکھرے، بدن غبار سے اٹا ہُوا۔ اور

EmaanLibrary.com

سی چادر میں دفن کیا جانا — اذخر گھاس سے پاؤں ڈھانپنے — یہ سارا دردناک منظر سامنے آگیا۔ اور آنکھوں سے جوئے خون بہنے لگی۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیرؓ کی نعش پاک پر آئے۔ اور دیکھ کر یہ آیت پڑھی:۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ (پ ۲۱ ع)

"مسلمانوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو انہوں نے (جانثاری کا) عہد کیا تھا۔ اس میں سچے اترے"

اس کے بعد (نعش کے پاس کھڑے کھڑے ہی) فرمایا:۔

مصعبؓ! میں نے تم کو مکہ میں دیکھا تھا۔ کہ تمہارے جیسا حسین اور خوش پوش کوئی نہ تھا۔ لیکن آج دیکھتا ہوں۔ کہ تمہارے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ اور جسم پر صرف ایک چادر ہے۔ اللہ کا رسولؐ گواہی دیتا ہے۔ کہ قیامت کے روز تم لوگ بارگاہِ الٰہی میں (بڑی عزت کے ساتھ) حاضر ہوگے"

(طبقات ابن سعد)

یہ ہیں حضرت مصعب بن عمیرؓ — جن کو عزت اور افلاس کی حالت میں صرف ایک چادر پہنے ہوئے دیکھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور فرمایا۔ کہ کیا حال ہوگا تمہارا کہ جب صبح و شام جوڑے تبدیل ہوں گے۔ یعنی مصعبؓ کو تو بہ مشکل ایک چادر میسر آسکی ہے۔ لیکن آنے والے لوگ صبح جوڑا پہنیں گے، پھر شام کو دوسرا بدلیں گے۔ یعنی کپڑوں کی کثرت ہوگی۔

Emaan Library.com

حضورؐ کا ارشاد کتنا درست، اور حق نکلا - غور کریں - آج کل دس دس، بارہ بارہ، سوٹ بنے ہوئے ہیں - کپڑوں کے پندرہ پندرہ، سولہ سولہ، جوڑے بنا رکھے ہوئے ہیں - سویٹر چار چار، پانچ پانچ، تیار ہیں - جوتیوں کے کئی کئی جوڑے ہیں - صبح و مسا کپڑے تبدیل ہوتے ہیں - عورتوں کے کپڑوں کی تو گنتی کرنی مشکل ہے - ٹرنکوں کے ٹرنک بھرے ہوئے ہیں - سوٹ کیسوں میں ہر ہر رنگ کا سوٹ موجود ہے - دوپٹوں کا تو شمار ہی نہیں ہے - کپڑے کے اتنے نام ہیں - کہ ان کی گنتی یاد نہیں رہتی - اور جوتیوں کے بھی چھ چھ، سات سات جوڑے ہر ہر رنگ کے قطار اندر قطار پڑے ہوئے ہیں -

پھر حضورؐ نے یہ فرمایا - کہ رکھا جائے گا اس کے آگے ایک پیالہ بڑا کھانے کا، اور اٹھایا جائے گا دوسرا: یعنی کھانوں کی کثرت ہوگی - طرح طرح، اور رنگ رنگ کے متعدد اقسام کے طعام ہوں گے - جو لوگ دن میں کئی کئی بار کھائیں گے -

دیکھ لیجئے - آج کل کھانوں کی کتنی اقسام اور انواع ہیں - کسی ہوٹل کے کھانوں کی فہرست ملاحظہ کریں - قد آدم بورڈ پر مختلف النوع اطعمہ اور اشربہ کے نام پڑھ کر آپ حیران ہوں گے - کہ انسانوں کے لئے اس قدر نعمتیں مہیا ہیں؟ — ہوٹلوں اور ریستورانوں کا ذکر چھوڑیئے - ان دنوں سفر میں یہ کھانے اور مشروب میسر ہیں حالانکہ سفر کے متعلق مشہور ہے - کہ سفر سقر ہوتا ہے - خواہ ایک میل ہو - اب ہزاروں میل کا سفر ہو، تو مندرجہ ذیل کھانے پینے کی نعمتیں ہر لمحہ آپ ریل گاڑی ہیں موجود پائیں گے -

EmaanLibrary.com

کھانے کی گاڑیوں میں طعاموں کی فہرست

۱- گوشت دُنبہ، یا گوشت بکرا، یا انڈے کا سالن۔
۲- گوشت دنبہ، یا بکرا مع ترکاری، یا قیمہ، یا کوفتہ، یا شامی کباب۔
۳- پلاؤ گوشت دنبہ، یا بکرا۔
۴- چپاتیاں۔ ۵- فرنی یا زردہ۔
۶- چٹنی یا مربّہ ۷- قورمہ دنبہ یا بکرا۔
۸- دنبہ یا بکرے کے گوشت کا کوفتہ یا قیمہ یا گوشت مع ترکاری۔
۹- آلو کے ٹکڑے۔ ۱۰- سالن مع چاول۔
۱۱- شامی کباب۔ ۱۲- کٹلس۔
۱۳- بریاں مچھلی۔ ۱۴- ڈبل روٹی۔
۱۵- انڈے گھی میں بریاں کئے ہوئے۔
۱۶- آملیٹ انڈا۔ ۱۷- ابلے انڈے۔

ناشتہ کے لئے

چائے دان مع دودھ، چینی، توس، مکھن، کیک، پیسٹری، بسکٹ، آلو کے کباب، جام، فروٹ کیک، سینڈوچ۔ (بڑے گوشت کے ٹکڑے) سینڈوچ (چکن) سینڈوچ (انڈا اور ٹماٹر) سیوری آملٹ۔ ٹوسٹ۔ قہوہ اور دودھ کی پیالی۔ مٹن چاپ۔ ہائی کو آئس کریم۔ دلیا۔ بریاں کلیجی۔ بریاں گردے۔ شوربہ۔ خاص ڈش۔ ڈبل روٹی رولز اور مکھن، پڈنگ، رائتہ، چٹنی، اچار، میٹھا پکوان،

EmaanLibrary.com

نان روغنی - مرغ کا سالن - دنبے یا بکرے کے گوشت کا بھنا ہوا پایہ یا کندھا - من سوس - مٹر - آلو - بڑے گوشت کا بھنا ہوا سینہ - اور پشت - یورک شائر پڈنگ - ہارس ریڈس سوس - کریمڈ سوائنک - بریز و پیاز - بڑے گوشت کی زبان مع ترکاری - مصالحہ دار گوشت مع ترکاری - مرغ بریاں مع ترکاری - بریاں بطخ - اورنج سوس - لیٹوس سلاد - مکسڈ گرلڈ - چھوٹے گوشت کے کٹلس - تکے - برین کٹلس - دنبے یا بکرے کے گوشت کے کراکٹس - فش کیک - بریاں مرغ پورا - ٹھنڈا گوشت اور سلاد مع مکھن - اور ڈبل روٹی -

سرد مشروبات

سوڈا واٹر - فینٹا - سیون اپ - کینڈا ڈرائی - کوکا کولا - شربت نارنج - شربت لیموں - شربت آم - دودھ میٹھا وغیرہ وغیرہ — یہ کھانوں کے انبار ہیں آپ کے لئے -

(از ریلوے ٹائم ٹیبل)

لیکن جن لوگوں نے اپنے لہو کے گارے، اور ہڈیوں کی اینٹوں سے قصرِ اسلام کی بنیاد رکھی تھی - ان پر صرف ایک چادر تھی، اور کھانے کو صرف کھجور تھی -

جنگ خندق میں ساری فوج تین دن سے بھوکی تھی - اور شدت کی سردی میں لباس بھی ناکافی تھا - خود حضور رحمت للعالمینؐ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے - اور تین روز سے فاقہ تھا - یہ حال تھا ان پاکبازوں کا - جو علمِ اسلام بلند کرنے کو نکلے تھے -

EmaanLibrary.com

صحابہ رضؓ کے ان حالات کو دیکھ کر حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

لیکن آج بے شمار قسم کے کپڑوں، اور لاتعداد قسم کے کھانوں کے ہوتے ہوئے ہم اسلام سے بہت دور ہو گئے ہیں۔ ہم نے اللہ کے شکر اور اس کی عبادت سے جی چرا لیا ہے۔ مرنا بھول گئے اور آخرت کو فراموش کر چکے ہیں۔ ؎

یہ کیا اندھیر ہے اے دشمنِ مہر و وفا تجھ سے!
ہوس نے کامِ جاں پایا محبت شرمسار ہوئی

معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں ہم انواع و اقسام کے ملبوسات ماکولات، اور مشروبات استعمال کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ہم سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ زندگی محض کھانے پینے، اور دادِ عیش دینے کے لئے ہے۔ ؎

تو معتقد کہ زیستن از بہرِ خوردن است

موت کی آغوش میں جانے والے — منوں ٹنوں مٹی کے نیچے دب جانے والے انسان! ہوش کے ناخن لے! مرنے کی تیاری کر، آخرت پر نظر کر! — وہ دیکھ سامنے تختۂ غسل ہے، تیری میّت اوپر پڑی ہے۔ تیرے ساتھی تجھے نہلا رہے ہیں! وہ کفن آ گیا۔ تو اس میں لپیٹا جا رہا ہے! — تیرا جنازہ اٹھ رہا ہے! — وہ نماز جنازہ بھی پڑھی گئی۔ اب چارپائی قبر کے کنارے رکھ دی گئی ہے! — دیکھتے ہی دیکھتے چار آدمی قبر کے اندر اتر گئے۔ انہوں نے تیری کفن میں لپٹی ہوئی نعش لحد میں رکھ دی — اب تجھ پر منوں مٹی

EmaanLibrary.com

ڈال رہے ہیں۔ کیا اس حقیقت سے تُو انکار کر سکتا ہے ؟ نہیں!۔
پھر آخرت کی تیاری کر ؎

کبھی جن کا تبسم روح کو بیدار کرتا تھا!!
وہی اب سو رہے ہیں قبر کی تاریک منزل میں

۔ رحمتِ عالم ؐ نے اپنے کنبے کو ڈرایا۔ اور آخرت یاد دلائی۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ جب یہ آیت اتری۔ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔ (اور ڈرا تو اپنے کنبے کو کہ بہت قریب ہیں)۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا۔ پس وہ جمع ہوئے۔ پھر آپ نے پکارنے میں تعمیم اور تخصیص کی (یعنی جد بعید کے نام سے بھی پکارا کہ سب شامل ہوں۔ اور جد قریب کے نام سے بھی پکارا۔ کہ مخصوص ہوں) پس فرمایا حضورؐ نے :۔

"اے اولاد کعب بن لوئی! خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے (یعنی ایمان لا کر اعمال صالح کرو۔ تاکہ دوزخ سے بچ جاؤ)"

اے اولاد مرہ بن کعب! خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے۔
اے اولاد عبد شمس! خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے۔
اے اولاد عبد مناف! خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے۔
اے اولاد ہاشم! خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے۔
اے اولاد عبد المطلب! خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے۔
اے فاطمہ رضؓ! خلاص کر اپنی جان کو آگ سے۔

فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۔ کیونکہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے لئے عذاب خدا سے کسی چیز کا"۔ یعنی اگر تم کو

EmaanLibrary.com

عذاب کرنے کا اللہ ارادہ کرلے ۔ تو میں اس عذاب کو دفع کرنے پر قادر نہیں ہوں ۔ (صحیح مسلم)

حضورؐ نے اپنے قریب ترین رشتوں ناتوں کو عذاب الٰہی سے لرزا دیا۔ اور اس سے ساری امت کو بھی ڈرایا ۔ کہ آخرت میں اعمال کا ذخیرہ لے کر آنا ۔

کفار کے لئے تو ہے ہی جہنم ۔ یہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی، اور بیٹی کو بھی (باوجود ان کے جنتی ہونے کے) ڈرا دیا ۔ کہ ان کے اعمال صالح ہی کام آئیں گے ۔ اگر اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ تو وہ چھڑا نہ سکیں گے ۔ اس سے ان کا مان گمان توڑ دیا ۔ کہ وہ یہ نہ سمجھیں ۔ کہ رسوؐل اللہ ان کے کام آئیں گے بلکہ نجات کے لئے وہ اعمال کو ضروری جانیں ۔ کہ فلاحِ آخرت اعمال صالح پر ہی موقوف ہے۔

روؤ بہت اور ہنسو تھوڑا

حضرت ابی ہریرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ۔ کہ حضرت ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَّ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا ۔ (بخاری شریف)

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تم جانو اس چیز کو کہ میں جانتا ہوں (یعنی احوالِ قیامت، اور حقیقت مبداء و معاد و حالاتِ عذاب اور شدت مناقشتِ روز حساب) البتہ روؤ تم بہت اور ہنسو تم تھوڑا"

EmaanLibrary.com

یعنی رسول اللہ صلے علیہ و سلم جو بذریعہ وحی آخرت کے اَخبار، عاصیوں، اور گنہگاروں کی سزائیں۔ دوزخ کے حالات۔ اللہ تعالیٰ کی قہریہ صفات، محشر کے روز کا خوف، اور ہیبت، جانتے تھے۔ اگر امت کے لوگ بھی اسی کیفیت سے جانتے تو روتے بہت اور ہنستے تھوڑا۔ مراد اس سے یہ ہے۔ کہ لوگوں کو آخرت کے عذاب اور خوف سے ہر گھڑی لرزہ بر اندام رہنا چاہیئے۔ اپنے انجام پر دھیان کرکے زیادہ وقت ڈرنے۔ لرزنے۔ رونے میں گزارنا چاہیئے۔ حشر کے نازک وقت کے لئے ذخیرہ اعمال اکٹھا کرنا چاہیئے، دنیا کھیلنے کودنے، لہو و لعب، اور عیش و تنعم کی جگہ نہیں ہے۔ بلکہ رونے چلانے، آہ و زاری کا مقام ہے۔ کہ کل کیا ہو؟ — ؎

سب نیک و بد کا حال کھلے گا ملیں گی جب
فردیں پر ایک فرد کو فرد احساب کی

کیا کیا جائے گا ساتھ میرے

حضرت اُمّ علاء انصاریہؓ روایت کرتی ہوئی کہتی ہیں۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے:۔

وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ (بخاری)

"قسم ہے اللہ کی۔ نہیں جانتا میں، اور میں اللہ کا رسولؐ ہوں۔ کہ کیا کیا جائے گا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے"

(نوٹ):۔ باوجود اس بات کے کہ نصوص قطعیہ سے حضور انورؐ کے لئے جنت ثابت ہے، اور آپ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں۔ اور سب سے پہلے اللہ کے حکم سے آپ ہی جنت کا دروازہ کھلوائینگے

EmaanLibrary.com

شفاعت کبریٰ کا آپ ہی کے لئے اذن ہو گا۔ آپ سے بڑے مرتبے اور درجے کی خدا نے کوئی ہستی بنائی ہی نہیں ہے۔ پھر بھی میدانِ محشر کے حالات کے بارے میں حضور انورؐ فرماتے ہیں۔ کہ باوجودیکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر بھی نہیں جانتا ہوں۔ کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ یعنی مجھے کیسے کیسے حالات در پیش آئیں گے۔ مجھے کن کوائف سے دو چار ہونا پڑے گا۔ حشر میں میری مصروفیات کی نوعیت کیسی ہوگی۔ امت کے بارے میں مجھے کتنا غم ہوگا۔ پھر غم کا مداوا کیسے ہوگا محشر کی دہشت۔ ہول۔ سختی۔ اور خوف کے احوال اور واقعات کس قسم کے ہوں گے۔ لَا اَدْرِیْ ۔ میں نہیں جانتا۔

وَلَا بِکُمْ۔ اور نہ تمہارے بارے میں جانتا ہوں۔ کہ تم پر کیا بیتے گی۔ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ تمہیں کن کن مشکلات اور کٹھن منازل سے گزرنا ہوگا۔

باوجودیکہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے قبر۔ حشر۔ صراط۔ میزان۔ اور حشر کے بے شمار حالات حضورؐ نے احادیث میں بیان فرمائے ہیں۔ لیکن پھر بھی علم غیب خدا تعالےٰ کا خاصہ ہے۔ حضورؐ نے یہ حدیث میں فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے روز میں سجدے میں پڑ کر اللہ سے شفاعت کا اذن مانگوں گا۔ اور سجدے میں تسبیحیں پڑھوں گا۔ لیکن وہ تسبیحیں مجھے اس وقت معلوم نہیں ہیں۔ قیامت کے روز جب سجدہ میں جاؤں گا۔ میرا اللہ اس وقت مجھے وہ تسبیحیں بتائے گا۔ جنہیں پڑھوں گا۔ پھر اللہ فرمائے گا۔ سر سجدہ سے اٹھاؤ تجھے اذن شفاعت دیا گیا۔

EmaanLibrary.com

الحاصل حشر کے دن کے حالات بے حد لرزہ خیز ہیں - وہاں کی عافیت کے لئے یہاں سے نیک اعمال کا ذخیرہ لے جانا ہی کام دے گا -

قرآن مجید میں آتا ہے :-

یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَا اُجِبْتُمْ ط قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ط اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ہ (پ ۷ ع ۵)

"اس دن اللہ پیغمبروں کو جمع کرے گا - پس کہے گا - کیا جواب دیئے گئے تھے تم - وہ کہیں گے نہیں علم ہم کو، بیشک تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے"

یعنی حشر کے دن اللہ تعالیٰ رسولوں سے پوچھے گا - کہ جب تم نے اپنی اپنی امتوں کو میرے احکام سنائے تھے - تبلیغ کی تھی - تو امتوں نے تم کو کیا جواب دیا تھا - محشر کی دہشت اور ہول سے - پیغمبر کہیں گے اے اللہ ! ہم کو علم نہیں ہے کہ امتوں نے ہم کو کیا جواب دیئے تھے تو ہی علام الغیوب ہے - خوب جانتا ہے کہ لوگوں نے ہم کو کیا جواب دیئے تھے - اور کیا سلوک کیا تھا -

غور کریں - کہ محشر کی سختی کا یہ حال ہوگا - کہ اس روز انبیاء اپنی امتوں کا سلوک ، اور ان کے جواب بھول جائیں گے -

عرصۂ محشر میں ہر فردِ بشر کی اللہ کے حضور پیشی ہوگی - پھر اس پیشی کی تیاری کریں ؎

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

آسمان نالا کرتا ہے | حضرت ابی ذر رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :-
"تحقیق میں دیکھتا ہوں اس چیز کو کہ نہیں دیکھتے ہو تم -
(یعنی قیامت کی علامتیں اور نشانیاں قدرت الٰہی کی اور
صفات قہریہ ایزدی) اور سنتا ہوں میں اس چیز کو - کہ
نہیں سنتے ہو تم (یعنی اخبار و اسرارِ احوالِ آخرت - و
ہول قیامت وغیرہ) - آواز کرتا ہے آسمان - اور وہ لائق
ہے اس کے کہ آواز کرے - (یعنی خوف الٰہی سے آسمان نالا
کرتا ہے) پھر حضورؐ نے فرمایا - قسم ہے اس ذات کی کہ
جان میری اس کے ہاتھ میں ہے - نہیں آسمان میں جگہ چار
انگشت کی مگر کہ فرشتے رکھے ہوئے ہیں پیشانی اپنی —
سجدہ کرنے والے ہیں واسطے اللہ کے - قسم ہے اللہ کی
اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں - (یعنی آخرت کے عذاب
ہول اور دہشت) تو ہنسو تم کم اور روؤ زیادہ، اور نہ
لذت حاصل کرو تم ساتھ عورتوں کے بستروں پر، اور
البتہ نکلو تم (دیوانہ وار) طرف جنگلوں کے نالہ و فریاد کرتے
ہوئے طرف اللہ کے، (یہ سن کر) ابو ذرؓ نے کہا — اے
کاش ہوتا میں درخت کہ کاٹا جاتا - (ترمذی - ابن ماجہ - احمد)
(نوٹ) :- اللہ تعالیٰ نے قیامت، حشر، نشر، ترازو، صراط،
دوزخ کے عذاب وغیرہ جو حضورؐ کو دکھائے، اور جو باتیں آخرت
کے عذابوں کی آپ کو سنائیں - یہ سب کچھ لرزہ براندام کر دینے
والی چیزیں ہیں - اگر یہ باتیں لوگ سنتے یا دیکھتے - تو ان کو ہنسی

EmaanLibrary.com

خوشی کی تمام باتیں بھول جاتیں - ان کا کھانا پینا - چلنا پھرنا - عیش و آرام اور دنیا کی تمام لذتیں چھوٹ جاتیں ، وہ شب و روز گریہ و بکا میں گزارتے - خوفِ آخرت ، اور پیش آنے والے واقعات کے تصوّر سے ان کی آنکھوں سے آنسو نہ تھمتے - حضورؐ نے قسم کھا کر فرمایا - کہ اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں - یعنی آخرت کے عذاب، ہول اور دہشت جو مجھ کو معلوم ہیں - تم کو ان کا علم ہو جاتا - تو تم عورتوں کے ساتھ بستروں پر لذت حاصل نہ کرتے، اور نکلتے جنگلوں کی طرف نالہ و فریاد کرتے ہوئے - یعنی تم گھر بار چھوڑ کر چیخ و پکار، اور نالہ و فریاد کرتے ہوئے جنگلوں کی طرف نکل جاتے، کوٹھیاں ، بنگلے ، باغ ، باغیچے اور آرام و عیش کے سامان چھوڑ کر روتے ہوئے صحراؤں کا رخ کر لیتے -

عورتوں کے ساتھ بستروں پر لذت حاصل نہ کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے - کہ عورتوں کے ساتھ بالکل مجامعت نہ کرتے، دنیا میں پرہیزگارانہ زندگی گزارنے، اور سلسلہ اولاد کی بقا کے لئے یہ کام ضروری ہے - لیکن جو لوگ آخرت کو بھلا کر، اور احکامِ الٰہی سے منہ موڑ کر زر و زن کے عشق میں وارفتہ ہو چکے ہیں اور شب و روز شاہد و بادہ کے شغل میں غرق ہیں - ان کو متنبہ کیا گیا ہے - کہ اگر وہ آخرت ، اور حشر نشر کے ہول و عذاب سے واقف ہو جاتے - تو وہ عشق بتاں ، اور محبت زناں یکسر بھول جاتے - ان کو بستروں پر چین نہ آتا - ان کی آنکھیں شب و روز برکھا برساتیں -

EmaanLibrary.com

حضورؐ نے فرمایا۔" کہ آواز کرتا ہے آسمان اور وہ لائق ہے اس کے کہ آواز کرے۔" یعنی اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی ہیبت سے آسمان نالہ کرتا ہے۔ اس کے ڈر سے روتا ہے۔ افسوس!۔ آدمی باوجود گناہوں اور معاصی کے ڈرتا نہیں۔ روتا نہیں۔ غافل نافرمان وادیٔ عصیاں میں دوڑتا ہے۔ اسے مرنا یاد نہیں۔ آخرت کا ڈر نہیں۔ قیامت کا خیال نہیں۔ حشر نشر کا دھڑکا نہیں۔

حضورؐ نے خدائے لایزال کی قسم کھا کر فرمایا۔ کہ" فرشتے آسمان میں اللہ کے حضور سجدے میں ہیں۔ چار انگشت کی جگہ آسمان میں خالی نہیں ہے۔" یعنی سارے آسمان میں کل ملائکہ سجدہ ریز ہیں۔ غور کریں۔ کہ ملائکہ جن کا حساب نہیں ہونا۔ وہ تو ہمہ وقت سجدہ میں ہیں۔ انسان جن کی عمر کے ایک ایک لمحہ کا حساب ہونا ہے۔ یہ سجدہ (نماز اور دیگر فرائض خداوندی) سے کس قدر غافل ہے۔ سوچیئے۔ ؎

زندگی کیا ہے فقط چند نفس کی مستی
جلد ہی خاک کی آغوش میں سوجانا ہے

رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سن کر حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ۔ "اے کاش! ہوتا میں درخت کہ کاٹا جاتا۔" یعنی جس طرح درخت کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ اور اس کا نام و نشان نہیں رہتا۔ ایسے ہی میں درخت ہوتا۔ اور کاٹ ڈالا جاتا۔ اب آدمی ہوں۔ گنہگار ہوں عاصی ہوں۔ اللہ کو کیا منہ دکھاؤں گا۔

یہ ہے صحابیوں کا ڈرنا خوفِ خدا سے ۔جن کی بشارت جنتی ہونے کی قرآن میں آچکی ہے ۔ لیکن ہم رو سیاہ ایسے نڈر، بیباک، اور غافل ہو چکے ہیں ۔کہ ہمارے کانوں پر جوں نہیں رینگتی ۔ ؎

آہ ! اے رازِ عیاں کے نہ سمجھنے والے
حلقۂ دامِ تمنّا میں الجھنے والے
ہائے غفلت! کہ تری آنکھ ہے پابندِ مجاز
ناز زیبا تھا تجھے، تو ہے مگر گرمِ نیاز
تو اگر اپنی حقیقت سے خبردار رہے
نہ سیاہ روز رہے پھر نہ سیاہ کار رہے

مشرکوں کے ہتھیار لٹکانے کا درخت

ابی واقد لیثی سے روایت ہے ۔ کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین کے لئے نکلے (بعد فتح مکہ کے) تو آپ ایک درخت پر گزرے ۔جس پر مشرکین اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے، اس درخت کو ذات انواط کہا جاتا تھا ۔ (انواط جمع نوط کی ہے ۔نوط کے معنے لٹکانا ۔ ذات انواط کے معنے ہیں وہ درخت جس پر ہتھیار لٹکاتے تھے) ۔ پس کہا (بعض نو مسلموں نے) یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ ۔ کَمَا لَھُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ ۔ اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط ٹھہرایئے ۔ جیسے ان (مشرکوں) کے لئے ذات انواط ہے ۔ (یعنی ہمارے لئے بھی ایک درخت ہتھیار لٹکانے کے لئے مقرر کر دیجئے جیسے ان کے لئے ہے) ۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ھٰذَا

EmaanLibrary.com

كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اِجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ۔
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَرْكَبُنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ - (ترمذی شریف)

"پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے (بطریقِ تعجب و انکار) سبحان اللہ! یہ کہنا تمہارا ایسا ہے۔ جیسا کہا قوم موسےٰ نے۔ اے موسیٰ! ٹھہرا دے ہمارے لئے ایک معبود۔ کہ پوجیں ہم اسے جیسے کہ کافروں کے لئے معبود ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ چلو گے تم ان لوگوں کی راہوں پر کہ پہلے تم سے تھے۔" (ترمذی شریف)

مُلاحظہ:۔ فتح مکہ کے بعد بہت سے کافر اور مشرک مسلمان ہو گئے تھے۔ حضورؐ جب غزوہ حنین کے لئے تشریف لے گئے۔ تو راستے میں ایک درخت کے پاس سے گزرے۔ اسے ذات انواط کہتے تھے۔ یعنی وہ درخت جس پر ہتھیار لٹکاتے ہیں۔ آپ کے ساتھ جو مسلمان تھے۔ وہ نو مسلم تھے۔ ابھی اسلام اور اس کے عقائد و اعمال سے وہ پوری طرح واقف نہ تھے۔ حضورؐ کو کہنے لگے۔ اے اللہ کے رسولؐ! ہمارے لئے بھی مشرکوں کی مانند ایک درخت مقرر کر دیجئے۔ جس پر ہم بھی اپنے ہتھیار لٹکایا کریں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے از راہِ تعجب فرمایا۔ سبحان اللہ! تم لوگ کیسے ہو۔ (جو کفار کی ریس کرتے ہو) تم نے تو بالکل وہی بات کہی ہے۔ جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السّلام کو کہی تھی۔ کہ اے موسےٰ ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دو۔ جیسے کفار کے لئے معبود ہیں۔ یعنی حضورؐ نے اس بات کو بُرا جانا۔ اور انکار کیا۔ پھر فرمایا۔ خدا کی قسم! تم ضرور پہلے لوگوں کی راہ پر

EmaanLibrary.com

چلو گے۔ یعنی اگلی امتیں جو گمراہ ہو گئی تھیں حد سے گزر کر، صراطِ مستقیم سے دور چلی گئی تھیں۔ کیا تم بھی ان کی راہ پر چل کر بھٹکنا چاہتے ہو۔ یعنی اگر تمہارے یہی لچھن رہے۔ تو اگلی امتوں کی طرح تم بھی گمراہ ہو جاؤ گے۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ کافروں۔ مشرکوں۔ ہندوؤں، کی رسموں، رواجوں، اور اطوار و طرق کو اپنانا ایمان گنوانا، اور گمراہی کی وادیوں میں بھٹکنا ہے۔ اور ان لوگوں کا راستہ اختیار کرنا ہے۔ جو حد سے گزر گئے۔ اور گمراہ ہو کر مر گئے تھے۔ مانند بنی اسرائیل کے، یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن باب الملاحم میں بھی آئی ہے، جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کفار نا ہنجار کے کاموں، اور رواجوں پر چلنا ایمان کے لئے ایک خطرناک فتنہ ہے۔ آج کل مسلمانوں نے بیاہ شادی اور ماتم میں بہت سی ہندوؤں کی رسموں کو اپنایا ہوا ہے۔ اور دھڑلے سے ان پر عمل کر رہے ہیں۔ کیا ان کو ڈر نہیں آتا؟ لرزتے نہیں؟ آج جس اخبار کو اٹھا کر دیکھو۔ بڑے اہتمام سے موٹی سرخی جما کر لکھا ہوتا ہے :۔

رسمِ قُل

فلاں وزیر، بیرسٹر، خان صاحب، خواجہ صاحب، ایس۔ پی، آئی جی، ڈی سی، تحصیل دار، فلاں، فلاں، فلاں، فلاں کی رسمِ قل فلاں تاریخ، صبح دس بجے اُن کی کوٹھی گل برگ، یا ثمن آباد، یا فلاں جگہ ادا کی جائے گی۔

ایمان سے پوچھ کر بتائیں۔ کیا یہ رسم قُل اسلام میں جائز ہے؟

EmaanLibrary.com

کیا رحمتِ عالمؐ یا خلفائے اربعہ، یا ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ رضؓ۔ یا لاکھوں تابعینؒ، اور تبع تابعینؒ، میں سے کسی کی رسم قل ہوئی تھی؟ کیا حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی طریقوں میں سے کسی ایک میں بھی اس رسم کا نام و نشان ملتا ہے؟ — نہیں! — ہرگز نہیں۔ سچ

نے پھول نہ کلیاں نہ نسیمِ سحری
کیا خوب ہے اس بہار کی عشوہ گری

ہاں اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ یہ ہندوؤں کی رسم کی ریس (EQUALITY) ہے۔ جس طرح آج کل ہم اخباروں میں رسمِ قل کا اعلان پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ہم بارہا ٹریبیوں (انگریزی زبان کا اخبار جو ہندوؤں کی ادارت میں لاہور سے نکلا کرتا تھا) میں پڑھا کرتے تھے۔ کہ:-

لالہ لاجپت رائے کا چوتھا ۱۲۔ مارچ اتوار کے دن ان کی کوٹھی ۲۵ میکلوڈ روڈ لاہور میں صبح گیارہ بجے منعقد ہوگا۔ برادری کے لوگ، اور دوست وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں۔

ہندو مرنے والے کا چوتھا کرتے ہیں۔ ہم مسلمان ان کی ریس میں تیسرا (رسم قل) کرتے ہیں۔ وہ تیرھواں (کریا) کرتے ہیں۔ ہم دسواں کرتے ہیں۔ وہ بھی مرنے والے کی برسی کرتے ہیں۔ ہم بھی برسی (روح ملانے کا ختم) کرتے ہیں۔ گویا ان کی رسموں کی طرح، ہم بھی رسمیں کرتے ہیں۔

متذکرۃ الصدر ارشاد رسولؐ میں جس درخت کا ذکر ہے۔ کہ کفار

اس پر اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے۔ مسلمانوں نے اس درخت کی طرح ایک درخت مقرر کرنے کو کہا۔ جس پر حضور انورم نے ایک طرح کا اظہار ناراضی کیا۔ اور ان کو کہا۔ کہ تم پہلے لوگوں کی راہ پر چلو گے (جو برباد ہو گئے تھے)۔ ہم اس درخت کی مثال سے استدلال کرتے ہوئے عالموں، واعظوں، خطیبوں، مدرّسوں، لیڈروں، اخباروں کے ایڈیٹروں، اور تنقید نگاروں سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے خوف سے ان تمام غیر شرعی رسموں، اور ہندوانہ رواجوں کی تردید کریں، جو مسلمانوں کی برادریوں میں بار پاگئی ہوئی ہیں۔ اور وہ ان رسموں کو چھوڑنا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ یہ "رسم قُل" وغیرہ وغیرہ صرف ہمارے ہاں ہی مروج ہیں۔ تمام دنیائے اسلام میں کہیں نہیں ہیں۔ عرب ممالک میں بھی ان کا نام و نشان تک نہیں۔ پھر چھوڑ دو ان کو ؎

ان مسائل میں ہے کچھ ژرف نگاہی درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لبِ بام نہیں

— یاد رہے۔ کہ یہ سب فتنے ہیں۔ ان سے بال بال بچیں! —

باقی رہا مسئلہ میّت کے ایصالِ ثواب کا، تو یہ درست، اور حق ہے۔ اللہ کے نام پر صدقات و خیرات مستحقوں کو دیں، ایک، دو بوری گندم کسی غریب کے گھر پہنچا دیں۔ کپڑے بنوا دیں، اور نیت ایصال ثواب کی کریں۔ یقیناً موتیٰ کو ثواب پہنچے گا۔ لیکن رسموں، اور بدعتوں کی صورت میں نیکی برباد، گناہ لازم آئے گا۔

رحمتِ عالم کا ایک اور ارشادِ تاباں

ہم یہاں رسول اللہ صلے اللہ

EmaanLibrary.com

علیہ و سلم کا ایک اور ارشاد تاباں، جو ظلمت ربائے رسوم جاہلیہ ہے بیان کرتے ہیں۔ جگر تھام کر ملاحظہ فرمائیں۔

ایک جنازہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا۔ کہ کئی شخصوں نے اپنی چادریں اتار کر پھینک دیں، اور (بغیر چادر کے) کرتوں میں چلتے تھے۔ اس پر حضور انورؐ نے فرمایا:۔

اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ۔

کیا جاہلیت کے فعل پر عمل کرتے ہو۔ یا جاہلیت کے کام کیساتھ مشابہت کرتے ہو۔ (سنو!) — لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ۔ بے شک قصد کیا میں نے کہ دعا کروں تم پر ایسی دعا کہ پھرو تم اپنے گھروں کو غیر صورتوں اپنی میں (یعنی بندر یا سؤر ہو کر گھروں کو لوٹو)۔ (یہ سن کر صحابہؓ لرز گئے) فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ — پھر انہوں نے اپنی چادریں لے لیں۔ وَلَمْ يَعُوْدُوْا — اور دوبارہ انہوں نے ایسا کام نہ کیا۔ (ابن ماجہ)

مُلاحظہ:۔ دورِ جاہلیت (PRE ISLAMIC PERIOD) میں یہ رسم تھی۔ کہ لوگ جب جنازہ میں جاتے۔ تو اپنی چادریں (جو عموماً اپنے اوپر رکھا کرتے تھے) اتار دیتے۔ اور صرف کُرتوں میں جاتے تھے۔ حضور انورؐ کے ساتھ جب صحابہؓ جنازے میں گئے۔ تو پرانے رواج کے مطابق بعض نے چادریں اتار ڈالیں۔ جو ایک طرح کا ماتم کا نشان تھا۔ اس پر رحمتِ عالمؐ خفا ہوئے۔ اور فرمایا۔ کیا تم جاہلیت کے فعل پر عمل کرتے ہو۔ اور جاہلیت کے کام کے ساتھ مشابہت کرتے ہو۔ سخت غصے کی حالت میں مزید ارشاد ہُوا۔ کہ میں نے

EmaanLibrary.com

قصد کیا۔ کہ تم پر ایسی دعا کروں، کہ تمہاری صورتیں تبدیل ہو جائیں، یعنی تم بندر یا سوُر بن کر گھروں کو لوٹو۔

مسخ صُوَر کی تخویف

غور کریں۔ کتنی معمولی بات ہے کہ صحابہؓ نے صرف چادریں اتاریں۔ اتنی سی بات پر جو کفار سے مشابہت رکھتی تھی۔ حضورؐ کس قدر ناراض ہوئے۔ اور ان کی صورتوں کے مسخ ہو جانے کے لئے بد دعا کرنے کو تیار ہو گئے۔ اتنے میں صحابہؓ کانپ گئے۔ اور فوراً چادریں اوپر لے لیں، اور پھر تا زیست کبھی کفار کی اس رسم کا اعادہ نہ کیا۔

مسلمان بھائیوں کو ڈرتے ہوئے کبھی ہندوؤں، کافروں کی رسموں کو نہیں اپنانا چاہیئے۔ کافروں کی رسموں پر عمل کرتے وقت صورتوں کے مسخ ہو جانے کے خوف سے لرز جانا چاہیئے۔ اللہ اور اس کے رسول کا غضب آتا ہے۔ ان لوگوں پر جو کفار ناہنجار کی رسموں پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

یہ کتاب جہان فردا سے متعلق ہے۔ اس میں امروز کا ذکر بھی آ رہا ہے۔ کیونکہ امروز ہی فردا کی تعمیر کرتا ہے۔ جس کا امروز ناکام رہا۔ اس کا فردا کیسے کامیاب ہوگا۔ کہ ؎

جس گھڑی تیرے آستاں سے گئے
ہم نے جانا دو جہاں سے گئے

نیک بخت لوگ فتنوں سے بچیں گے

حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے

EmaanLibrary.com

اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ اِنَّ السَّعِیْدَ لِمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ۔ تحقیق نیک بخت وہ ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے۔ حضورؐ نے تین بار فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا۔ وَ لِمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاھًا۔ اور نیک بخت وہ ہے، کہ فتنہ میں مبتلا کیا گیا۔ پس صبر کیا۔ اور حسرت ہے اس کے لئے۔ کہ دور نہ ہوا فتنہ سے، یعنی مبتلا کیا گیا فتنہ میں پھر صبر نہ کیا۔ (ابوداؤد)

مُلاحظہ:۔ دنیا میں بے شمار فتنے ہیں۔ یہ کرّہِ اغبر امتحانوں سے اٹا پڑا ہے۔ پھر جو مبتلائے فتنہ ہوا۔ اور صبر و ضبط کا دامن چھوڑ کر مرضیاتِ الٰہی کی راہ سے بھٹک گیا۔ تو افسوس اور حسرت ہے اس کی حیاتِ مستعار پر کہ اس نے بصیرت سے کام نہ لیا۔ کتاب و سنت کی پیشوائی سے جی چرایا۔ اور ہوائے نفس کے فریب میں آ کر اپنی مکرمت اور شرافت کو داغدار کر لیا، دیکھئے قرآن کہتا ہے:۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ط وَاللّٰہُ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ہ (پ۲۸ ع ۱۶)

"تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہے۔ اور اللہ کے ہاں (اس فتنہ پر ثابت قدم رہنے والوں کے لئے) بڑا اجر ہے"

یہ حقیقت ہے۔ کہ مالداروں کی اکثریت اوامر سے مجتنب، اور نواہی کی دلدادہ ہے۔ یہ زر و زن ہی کا فتنہ ہے۔ جس سے عالمِ کون و فساد میں لڑائی جھگڑا اور ہنگامہ برپا ہے۔ اور ناخلف اولاد کا عذاب ہونا تو اظہر من الشمس ہے۔ صرف مال، اولاد، اور زن ہی فتنہ نہیں۔ بلکہ یہ ساری دنیا ہی فتنہ۔ فساد اور جنجال ہے۔

EmaanLibrary.com

ایک حدیث میں ارشاد نبویؐ ہے :-

اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَ مَلْعُوْنٌ مَافِیْھَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ -

" یعنی دنیا و مافیہا سب ملعون ہے سوا ذکر الٰہی کے" (مشکوٰۃ)

یعنی اگر دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں، لذتوں اور نعمتوں کو اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال کریں گے۔ تو یہ دنیا دین بن جائے گی۔ اور اگر دنیا کو اپنی خواہش کی لونڈی بنا لیں گے۔ تو یہی دنیا افعی بن کر ہلاک کر دے گی۔ فتنے کے وہ جادو جگائے گی۔ کہ زہاد کا تقویٰ، اور پرہیزگاری رخصت ہو جائیں گے۔ اور عابدِ صد سالہ کو انجام کے لالے پڑ جائیں گے۔ غرض دنیا وہ ملعونہ اور فتنوں کی آماجگاہ ہے۔ جو احکام خداوندی سے غافل کرتی ہے۔ الحاصل دنیا کے فتنوں سے بچنا چاہیئے۔ اور اگر مبتلائے فتنہ ہو جائیں۔ تو صبر و ثبات سے ایمان سلامت لے جائیں۔ فتنوں میں مبتلا ہونے سے پہلے نیکیوں میں جلدی کرو۔

وَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَ یُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَ یُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَاہ (مسلم شریف)

" حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو۔ ان فتنوں پر کہ مانند اندھیری رات کے ٹکڑوں کے ہوں گے۔ صبح کرے گا آدمی مومن اور شام کریگا کافر۔

EmaanLibrary.com

اور شام کرے گا وہ مومن اور صبح کرے گا کافر۔ بیچے گا
دین اپنا بدلے متاع قلیل دنیا کے "

مُلاحظہ:۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم کے ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے۔ کہ لوگو! فتنوں کے پیش آنے سے پہلے نیک اعمال خوب خوب کرلو۔ جب فتنوں کا ظہور ہُوا۔ تو اس وقت تم کو اعمال خیر کا موقع نہ مل سکے گا۔ اور نیکیاں کمانی سخت مشکل ہو جائینگی لہذا ظہورِ فتن سے قبل جو امن و سکون کی گنگا بہ رہی ہے۔ اس فرصت کو غنیمت جان کر کھیتوں کو پانی دے لو۔ جب وقت ہاتھ سے نکل گیا۔ اور فتنہ و فساد، اور طغیان و کفران، اور الحاد و زندقہ کی آندھیاں چلنا شروع ہو گئیں۔ تو پھر کف افسوس ملو گے۔ کسبِ خیر جوئے شیر لانے سے مشکل ہو جائے گا۔

فتنوں کی شبِ یلدا

ارشاد فرمایا۔" وہ آنے والے فتنے، اندھیری رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے" یعنی جس طرح تاریک رات میں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ راستہ نظر نہیں آتا۔ اسی طرح فتنوں کی شبِ یلدا میں نیکیوں کی کوئی راہ دکھائی نہیں دیگی۔ فتنوں کی مصیبتوں، پریشانیوں، اور بلاؤں میں نیکی کرنے کا وقت ہی نہیں ملے گا۔ ہر کوئی گرفتارِ بلا ہوگا۔ نیکی کبریتِ احمر ہو جائے گی۔ خیر اور بھلائی کے نام کو ترسو گے۔

پھر وہ وقت اتنا خطرناک ہوگا۔ کہ فتنوں کے تاریک ماحول میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا۔ اور شام کے وقت کافر۔ اور شام کے وقت مومن ہے۔ تو صبح کو کافر ہوگا۔

صبح و شام فتنہ کفر کا خوف

یعنی اگر صبح کو کوئی شخص ایک چیز کو بروئے شرع حرام جانتا ہو گا۔ تو ماحول کے مجبور کرنے پر شام کو وہی چیز حلال سمجھ کر استعمال کرنا شروع کر دے گا۔ اور اگر شام کو اس کا ایمان ایک چیز کو حرام قرار دیتا ہو گا۔ تو صبح زمانے کی رو میں بہ کر اس چیز کو حلال مان لے گا۔ اس طرح کوئی صبح کو مومن ہے۔ تو شام کو کافر۔ اور اگر شام کو مومن ہے تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔ زمانے کے حالات اتنے بگڑ جائیں گے کہ کچھ پتہ نہ ہو گا۔ کہ آنے والے دن میں کوئی کس طرح کا کفر کرنے لگ جائے گا۔ کس قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہو جائے گا۔ ایک نیک آدمی اگلے روز زانی ہو جائے گا۔ یا شرابی یا جوئے باز، یا چور، یا خائن، یا قاتل، یا ڈکیت، یا حرام کو حلال، یا حلال کو حرام کرنے والا بن جائے گا۔

ایسا لرزہ خیز دَور ہو گا۔ کہ بعض علماء سُوء حکام کے تابع ہو کر ناجائز اور حرام چیزوں کے متعلق جواز کے فتوے دیں گے۔ اس طرح ان کو خوش کریں گے۔ اور ان کے مقرب بن کر دنیا کے فائدے حاصل کریں گے۔

دَورِ حاضر میں فتنوں کا آغاز

دور نہ جائیے۔ آج کے حالات پر غور کیجئے۔ ایک مشہور عالم نے، (خدا اسے ہدایت دے) فلم بینی کے متعلق فتویٰ داغ دیا ہے۔ جو اخباروں میں چھپ چکا ہے۔ "کہ فلم سازی خلافِ اسلام نہیں ہے۔" بیمہ زندگی (جس میں یقیناً سود موجود ہے) کے متعلق بھی چند علماء

EmaanLibrary.com

کے جواز کے فتوے آ گئے ہیں ۔ تصویر جو قطعًا حرام ہے ۔بڑی بڑی لمبی داڑھیوں والے علماء دھڑلے سے اخباروں میں اپنے فوٹو چھپوا رہے ہیں ۔ ایک سطر کا بیان دینا ہوتا ہے۔ تو حضرت مولانا خاص پوز سے فوٹو بھی ساتھ ہی دیتے ہیں ۔ بعض علماء کو تو کھانا ہضم نہیں ہوتا جب تک چار پانچ اخباروں میں ان کے فوٹو نہ آئیں ۔ یعنی فوٹو کا حرام ہونا اب مولویوں کے نزدیک عین حلال ہو گیا ہے۔ بیع و شراء کے بہت سے حرام معاملات حلّت کا جامہ پہن چکے ہیں۔ شراب کی نفرت بھی رفتہ رفتہ رغبت میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے ۔ مصر اور ایران وغیرہ میں تو اسے کوکا کولا، اور سیون اَپ کی طرح ہر کہہ و مہہ پی رہا ہے۔ کوئی حجاب نہیں ۔ گویا شراب بھی حلال ہی ہو گئی ۔ چنانچہ مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب الانذار میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لَیُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا فَیَسْتَحِلُّوْنَهَا۔

"نام رکھیں گے خمر (شراب) کا سوائے شراب کے

پس حلال جانیں گے اس کو"

یعنی شراب کا نام بدل لیں گے۔ خمر نہ کہیں گے۔ نبیز کہہ لیں گے ۔ آب سرخ ۔ دارو ۔ دخترِ رز ۔ بنت العنب ناموں سے پکاریں گے ۔ اور حلال جان کر پئیں گے۔ بھائیو ! غور کرو ۔ کیا فتنوں کا دَور شروع نہیں ہو چکا ہے؟ آپ اپنے دین و ایمان کو بچائیے۔ اور کتاب و سنت پر عمل کرنے کو غنیمت جانئے ۔ آنے والا دَور اس قدر بھیانک ہوگا ۔ کہ آپ کو امتثال اوامر کا وقت تک نہ مل

EmaanLibrary.com

سکے گا۔ حالات کے تقاضے کچھ اور ہی ہوں گے۔ شیطانی ماحول کی تاریک رات میں نیکی کی شعاع تک دکھائی نہ دے گی۔

حدیث محولہ بالا کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا۔ "بیچے گا آدمی دین اپنا بدلے متاعِ قلیل دنیا کے"

یعنی ادوارِ فتن میں آدمی دین کو دنیا کے متاعِ قلیل کے عوض بیچ دے گا۔ دین کے بدلے دنیا کا مال سمیٹے گا۔ دین کی حیثیت دنیا کے مقابلہ میں بہت کم رہ جائے گی۔ دین جاتا ہے تو جائے۔ پر دنیا نہ جائے۔ اس ماحول میں حلال حرام کی تمیز بھی جاتی رہے گی۔

ذرا اس دورِ فتنہ زا پر نظر ڈالئے — یہ حدود فراموش اراضی مربعے، کوٹھیاں، لاکھوں روپے کے بنگلے، محلات، سرلفنک عمارات سینما، ملیں (MILLS) اربوں کے کارخانے۔ ناجائز کاروبار، دھوکے کی تجارت سے لاکھوں روپے کی آمدن، ناجائز ذرائع سے اکتسابِ زر، رشوت ستانی سے لاکھوں روپے کا بنک بیلنس وغیرہ — سب کچھ دین بیچ کر ہی دنیا کے عزیزوں نے اکٹھا کیا ہے۔ یہی دنیا ملعونہ ہے۔ جو دین گنوا کر ملی ہے۔ یہی فتنے ہیں۔ جن سے۔ نبی عام صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان سلامت لے جانے کی تاکید فرمائی ہے۔

پس آنکھیں کھولو — دیکھو — سفر درپیش ہے۔ ؎

ادبار کا کھٹکا حشم و جاہ میں ہے
جاگو جاگو کہ خوف اس راہ میں ہے
اٹھو اٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک
دیکھو دیکھو اجل کمیں گاہ میں ہے (میر انیس)

EmaanLibrary.com

عنقریب فتنے پیدا ہوں گے

حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ عنقریب فتنے پیدا ہوں گے۔ (بہت، پے در پے) ان فتنوں میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے سے۔ اور کھڑا بہتر ہوگا چلنے والے سے۔ اور چلنے والا اس فتنے کی طرف، بہتر ہوگا دوڑنے والے سے۔ اور جو شخص کہ جھانکے گا طرف اس (فتنہ) کے، کھینچ لے گا وہ فتنہ اس کو اپنی طرف۔ پس جو شخص کہ پاوے جگہ خلاصی اور پناہ لینے کی (فتنوں سے، پس چاہیئے۔ کہ پناہ پکڑے ساتھ اس کے۔

(مشکوٰۃ شریف)

مُرادِ حضرتؒ:۔ رحمت عالم صلے اللہ علیہ و سلم نے فتنوں کے خطرات سے خبردار کیا ہے۔ کہ ان فتنوں کے دوران بیٹھنے والا بہتر ہوگا۔ کھڑے آدمی سے۔ کیونکہ کھڑا آدمی دیکھتا بھی ہے، اور سنتا بھی ہے۔ اس لئے وہ فتنوں کے عذاب سے زیادہ قریب ہے بہ نسبت بیٹھنے والے کے، اور کھڑا آدمی بہتر ہے چلنے والے سے۔ کیونکہ چلنے والا عذاب فتن کے بہت ہی قریب ہے۔ اور چلنے والا بہتر ہے دوڑنے والے سے۔ کیونکہ دوڑنے والا اچانک فتنوں میں گرنے والا ہے۔ جب کہ معمولی چال سے چلنے والے کی رسائی فتنوں تک ذرا تاخیر سے ہوگی۔ پھر جو شخص فتنے کی طرف جھانکے گا۔ فتنہ اسے اپنی جانب کھینچ لے گا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ پھر جو شخص (ایسے فتنوں میں) پائے جگہ بھاگنے کی یا پناہ لینے کی، وہ وہاں پناہ لے لے۔

EmaanLibrary.com

حاصل کلام یہ کہ جب فتنوں۔ شرک، کفر، بدعات، رسومِ جاہلیہ۔ فحاشی، عیاشی، بدمعاشی، زنا کاری، شراب خوری، اغلام، چوری، اغوا، خیانت، دھوکا، فریب، راہزنی، عریانی۔ بے پردگی، نمود حسن و آرائش، عورتوں کے ننگے سر، کھلے منہ، سینہ تان کر بازاروں میں گھومنا، شاپنگ کرنا، رقص و سرود کی محفلوں میں جانا، فلم بینی کی کثرت، گندی اور فحش فلموں کی نمائش۔ ننگی اور فحش تصاویر کا دیواروں پر چسپاں ہونا۔ بازاروں میں لڑائی جھگڑے، مار پیٹ، اور قتل و نہب کا بکثرت ہونا۔ دین اور شریعت کے احکام و امور سے استغنا برتا جانا وغیرہ۔ جب ملک میں ایسی مسموم فضا اور تاریک ماحول پیدا ہو جائے۔ تو وہاں نہ کھڑے ہوں۔ نہ وہاں بیٹھیں، نہ ایسی مجالس میں چل کر جائیں۔ اگر آپ کسی طرح بھی ایسی زہریلی فضا میں تماشائی بن کر گئے۔ تو فتنے آپ کو کھینچ لیں گے۔ آپ کے زہد و ورع، اور تقویٰ، اور ایمان کی تذلیل ہو گی۔ دین داری داغدار ہو جائے گی۔ بلکہ جب ملک میں، شہر میں، محلہ میں، گلی کوچہ میں۔ فتنوں کے ناگ پھنکار رہے ہوں۔ تو آپ پناہ گاہوں میں چلے جائیں۔ اور سب سے بہتر پناہ گاہ گھر کی چار دیواری ہے۔ مسجد گئے نماز پڑھی۔ اور گھر میں آکر پناہ لے لی۔ سوائے مسجد اور گھر کے کہیں نہ جائیں۔ سخت ضروری کام ہو۔ تو بازار جائیں۔ کام کر کے فوراً واپس آجائیں۔ حضور انورؐ کی بتائی ہوئی یہ دعا پڑھ کر گھر سے نکلیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (مشکوٰۃ)

EmaanLibrary.com

"اللہ کے نام سے (گھر سے نکلتا ہوں) بھروسا کیا میں نے اللہ پر، اور نہیں ہے بچنا (گناہ سے) اور نہیں ہے طاقت (نیکی کی) مگر ساتھ (توفیق) اللہ کے"

جب بازار میں داخل ہوں۔ تو رحمتِ عالم ؐ کی فرمائی ہوئی یہ دعا پڑھ لیں:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (مشکوٰۃ)

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے لئے ہے بادشاہی اور اس کے لئے ہے تعریف۔ وہ زندہ کرتا ہے۔ اور مارتا ہے اور وہ سدا زندہ ہے۔ نہیں مرے گا۔ اس کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"

(نوٹ):۔ حضرت انور ؐ نے فرمایا ہے۔ جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔ اور اس کی دس لاکھ برائیاں مٹاتا ہے۔ اور اس کے لئے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے، اور اس کا گھر بہشت میں بناتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طغیان وعصیان کی آندھی

کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ اور تمام بڑے اور چھوٹے شہروں بلکہ قصبوں اور دیہات تک کے اندر فحاشی، عیاشی، بے حیائی، عریانی اور لادینی

EmaanLibrary.com

کی تاریک رات چھائی ہوئی ہے۔ اور طغیان وعصیان، اور فسق وفجور کی آندھی چل رہی ہے۔ ایک شریف آدمی کا گھر سے باہر نکلنا دشوار ہو گیا ہے۔ کسی کی بہو بیٹی کی عصمت خطرے سے خالی نہیں ہے، جان مال اور آبرو ہر گھڑی معرض خطر میں ہے۔ اور وائے بر حالِ ما کہ ہر آنے والا روز گزشتہ دن سے بدتر آ رہا ہے۔ مفاسد ہر آن بڑھ رہے ہیں۔ اور مسلمان کا دین و ایمان ہر وقت کٹھالی میں ہے۔ اور ابھی وہ وقت آنے والا ہے۔ کہ مسلمان دین دار برائیاں دیکھ دیکھ کر اندر ہی اندر ایسا گھلے گا۔ جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ اس کا کچھ بس نہ چل سکے گا۔ چاہے گا کہ میں آبادی چھوڑ کر کسی جنگل، یا پہاڑ کی چوٹی پہ زندگی کے دن جا گزاروں۔ اسی لئے حضورؐ نے فرمایا۔ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا۔ نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو ان (آنے والے) فتنوں پر۔"

شب دیجور سے بڑھ کر

انگریز کے عہد میں ایک جوان لڑکی، زیور سے بھرپور سیالکوٹ سے بمبئی تک چلی جاتی تھی۔ اور اسی طرح لوٹ آتی تھی۔ اس کی جان و مال، اور عزت و آبرو، بال بال محفوظ ہوتی تھی۔ اسی طرح سب ہی کی جان و مال کو امن و امان حاصل تھا۔ اس کے برعکس یہ حالت بھی مشاہدہ فرمائیں۔ کہ ہمارے ہاں جمعہ پڑھنے والے ایک نیک صالح آدمی بازار سے گزرے۔ انہوں نے منہ اور ناک رومال سے خوب ڈھانپا ہوا تھا۔ ہم نے دوسرے روز ان سے پوچھا۔ کہ آپ اس طرح کیوں جا رہے تھے؟ کہنے لگے کہ میں اپنی بہو کا زیور بنوا کر لا رہا تھا۔ میں نے سنا ہوا

EmaanLibrary.com

ہے۔ کہ بعض لٹیرے کلوروفارم سے بھگویا ہُوا رومال منہ پر مار کر آدمی کو بیہوش کرکے مال لوٹ لیتے ہیں۔ میں ڈرا۔ کہیں میں بھی اس طرح زیور سے ہاتھ نہ دھو لوں۔ کلوروفارم کی زد سے بچنے کے لئے میں نے منہ اور ناک کو دھانپ رکھا تھا۔ اور شاپ شاپ گھر آرہا تھا۔

ہمارے لئے شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ کہ کافروں کی حکومت میں جوان لڑکیوں کی جان، مال، زیور اور آبرو مامون و مصئون تھی۔ لیکن مسلمانوں کی آزاد حکومت کے اندر بڑے نیک، سنجیدہ، دانا، آدمی اپنے شہر کے اندر، سنار کی دکان سے زیور گھر لانے کے لئے دن دہاڑے مامون نہیں۔ فتنوں سے فضا کس قدر مسموم ہے۔ ؎

شبِ دیجور سے بڑھ کر ہے تاریکی گناہوں کی
اندھیرا گھپ ہے، دم گھٹتا ہے، ہم فریاد کرتے ہیں

پہاڑ کی چوٹی پر

صحیح بخاری میں حضرت ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے۔ کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی۔ جنہیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کے برسنے کی جگہ پر چلا جائے گا۔ "تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا لے"

یعنی فتنوں کا اس قدر زور ہوگا۔ کہ ایک مسلمان اپنی بکریاں لے کر پہاڑ کی چوٹی پر چلا جائے گا۔ یا جہاں بوندا باندی ہوتی ہو، وہاں رہائش پذیر ہو جائے گا۔ محض اس لئے آبادی چھوڑ کر جائے گا۔ کہ فتنوں سے اپنا دین بچا لے۔ اور عوام سے میل جول نہ رکھے۔ ؎

منفعل ہو کے گناہوں پہ ذرا رو تو سہی ٭ نارِ دوزخ کو بجھا دے گا یہ آنسو تیرا

EmaanLibrary.com

سلمہ بن اکوع فتنوں کے ڈر سے جنگل میں چلے گئے

جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔ تو سلمہ بن اکوعؓ (فتنہ کے خوف سے جنگل میں) ربذہ کی طرف چلے گئے۔ اور وہاں ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ جس سے ان کے چند بچے ہوئے۔ اور وہ برابر وہیں رہے۔ یہاں تک کہ موت سے چند راتیں قبل مدینہ میں چلے آئے۔ (بخاری شریف کتاب الفتن)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتلِ ناحق ایک بہت بڑا فتنہ تھا۔ جو مسلمانوں کے درمیان انتشار کا نتیجہ تھا۔ بعض صحابہ اس انتشاری فتنہ سے کنارہ کش ہو کر جنگل میں رہنے لگ گئے۔ معلوم ہوا۔ مسلمانوں کے درمیان خانہ جنگی، پھوٹ، لڑائی، جھگڑا، اور ایک دوسرے کو قتل کرنا بھی فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ ہے۔ آج کل پاکستان میں لوٹ مار۔ اغوا۔ چوری۔ رشوت ستانی۔ خود کشی۔ اور ایک دوسرے کو قتل کرنا عام ہو چکا ہے۔ جس اخبار کو اٹھا کر دیکھو، ہر روز بیس تیس قتلوں کی وارداتیں چھپی ہوتی ہیں۔ بیٹا باپ کو، باپ بیٹے کو، بھائی بھائی کو، بیوی خاوند کو، خاوند بیوی کو، نوکر مالک کو — قتل کر رہے ہیں۔ ایک آنہ کے لین دین کے متعلق بات بڑھتی بڑھتی نوبت قتل تک آجاتی ہے۔ یہ لاہور ہی کا واقعہ اخباروں میں آچکا ہے۔ ایسے ہی مختلف نوعیت کے سینکڑوں قتل روز ہو رہے ہیں۔ کتنا بڑا فتنہ ہے ملک کے اندر۔ آج بالکل الگ تھلگ رہنے کا وقت آگیا ہے گوشہ تنہائی کے سوا کہیں عافیت نظر نہیں آتی۔ مسلمانو! اس دور میں اللہ سے لو لگا لو۔ اللہ والے بن جاؤ۔ اس کے احکام کی پیروی

EmaanLibrary.com

کرو۔ اور فتنوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہو۔

بدعات بھی دین میں فتنہ ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم قیامت کے روز حوضِ کوثر پر اپنی امت کو پانی پلائیں گے۔ کچھ لوگ آئیں گے۔ لیکن وہ لوگ روک دیئے جائیں گے۔ حضورؐ کہیں گے۔ اے میرے رب یہ لوگ مجھ سے ہیں۔ (یعنی امتی ہیں) اللہ فرمائے گا۔ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ۔ تم نہیں جانتے۔ ان لوگوں نے تمہارے بعد (دین کے اندر) نئی نئی باتیں پیدا کیں۔ پھر حضورؐ فرمائیں گے۔ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِیْ۔ لعنت ہو۔ لعنت ہو۔ اس پر جس نے میرے بعد (دین کو بدعات کے اجراء سے) بدل دیا۔" یہ روایت بھی بخاری شریف کتاب الفتن میں ہے۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ دین کے اندر جتنے خود پیدا کردہ مسائل اور ثواب کے کام مولویوں، اور پیروں نے جاری کر رکھے ہیں۔ جن کا وجود نہ حضورؐ کے زمانے میں تھا۔ نہ صحابہؓ کے دور میں، یہ سب کام بدعات ہیں۔ اور فتنے ہیں۔ ان سے الگ رہنا چاہیئے۔ اور ویسے بدعت پر عمل کرنے والے کا اللہ کوئی عمل قبول ہی نہیں کرتا۔ کیونکہ رسولؐ اللہ کے مقابلہ میں امتیوں کے تیار کردہ مسائل و احکام پر اس نے عمل کیا ہے۔ بدعتی رسول اللہ کا مقابلہ کرتا ہے، شریعت سازی کرتا ہے۔ ابنِ ماجہ میں صحیح حدیث ہے۔ حضورؐ نے فرمایا:۔ اللہ تعالےٰ بدعتی کا روزہ۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ حج۔ عمرہ قبول نہیں کرتا۔"

EmaanLibrary.com

تو تمام شرک، اور بدعت کے عقیدے، اور عمل، امت کے اندر بدترین فتنہ ہے۔ فساد فی الدین ہے۔ اگر آخرت کی نجات چاہتے ہیں تو ان سے کوسوں دور رہیں۔

کثرت قتل علامات قیامت سے ہے

حضرت ابوہریرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّمَ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ ۔ (بخاری شریف)

"قیامت کا زمانہ قریب ہوگا۔ تو عمل کم ہو جائے گا۔ اور بخل پیدا ہو جائے گا۔ فتنے ظاہر ہوں گے۔ اور ہرج کی کثرت ہوگی، صحابہؓ نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ قتل ہے۔ قتل!"

(نوٹ):۔ مخبر صادق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کی وحی سے بولتے تھے۔ آپ کی زبان سے ہمیشہ حق نکلتا تھا۔ جتنی خبریں حضورؐ نے دی ہیں۔ اللہ کے بتانے جتانے سے دی ہیں۔ قیامت تک آپ کے ارشادات سچ اور حق ثابت ہوں گے۔ کہ ؎

گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقومِ عبداللہ بود

مذکورہ حدیث میں آپ نے جو خبریں دی ہیں، بالکل سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ کہ قرب قیامت کے زمانہ میں عمل کم ہو جائے گا۔

EmaanLibrary.com

دیکھ لیجئے! — آج کل بے عملی کا رونا ہے۔ پاکستان کے بارہ کروڑ مسلمانوں میں نمازی کتنے ہیں - روزہ دار کتنے ہیں، زکوٰۃ دینے والے، اور دیگر اوامرِ الٰہی پر چلنے والے کتنے ہیں — ؟ جواب دیتے ہوئے شرم آتی ہے۔ کہ مسلمانوں پر نقصانِ عمل کے بجائے فقدانِ عمل کی رات چھا گئی ہے — دن بدن عمل گھٹ رہا ہے -

دوسری بات حضورؐ نے یہ فرمائی۔ کہ بخل پیدا ہوگا؛

لوگ واقعی زکوٰۃ سے جی چرا گئے ہیں - اللہ کی راہ میں صرف اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرنا، تلوار کی دھار پر چلنا ہے -

تیسری بات — کہ فتنے ظاہر ہوں گے "

فتنوں کا ظہور تو روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے۔ سارا معاشرہ ہی فتنہ ہو کر رہ گیا ہے۔ وہ کونسا شرّ ہے جو موجود نہیں ہے۔

چوتھی بات — ہرج یعنی قتل کی کثرت ہوگی ؛

قتل کی واقعی کثرت ہو گئی ہے۔ اپنے ملک کے اخباروں پر نظر ڈالئے - روز سینکڑوں قتل ہو رہے ہیں -

ہر آنے والا زمانہ گزرے ہوئے سے بدتر ہوگا

محمد بن یوسف سفیان، زبیر بن عدی سے روایت کرتے ہیں - کہ ہم انس بن مالک کے پاس آئے۔ اور حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی۔ جو اس نے ہم پر توڑے تھے۔ انہوں نے کہا - کہ صبر کرو۔ اس لئے کہ کوئی زمانہ نہیں آئے گا۔ مگر اس کے بعد کا زمانہ اس سے زیادہ بُرا ہوگا - حتیٰ کہ تم اپنے رب سے ملو، میں نے یہ تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے - (بخاری شریف)

EmaanLibrary.com

مُلاحظہ:- مسلمانو! سوچو اور غور کرو - کہ ہر آنے والا وقت گزرے ہوئے وقت سے بدتر ہوگا - اس لئے جو وقت گزر رہا ہے، اس کو غنیمت جانو - جو کام اچھے ہیں - وہ کر لو - نیک اعمال کا ذخیرہ بنا لو - ؎

گذشتہ خواب و آئندہ خیال است
غنیمت داں ہمیں دم را کہ حال است

دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر لڑنا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ قِيْلَ فَهٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ ۝ (بخاری شریف کتاب الفتن)

"جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں، تو دونوں دوزخی ہیں - کسی نے پوچھا - قاتل تو ہو سکتا ہے لیکن مقتول کیوں؟ — آپ نے فرمایا - کہ اس نے، اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا"

مُلاحظہ:- آج کل اس فتنے کا بڑا زور ہے مسلمان آپس میں بندوقوں، پستولوں، چھروں، اور لاٹھیوں سے لڑتے ہیں، پھر مارتے اور مرتے ہیں - حدیث مذکور کی رو سے دوزخی ہوتے ہیں - جب خانہ جنگی ہوتی ہے - تو آپس میں مار دھاڑ - اور قتل و نہب کا بازار گرم ہوتا ہے - الیکشن کے زمانے میں پارٹیاں آپس میں نبرد آزما ہوتی ہیں اور کئی ناحق خون ہوتے ہیں، یہ فتنہ سراسر دوزخ میں لیجانے والا ہے -

مسلمانو! - غور کرو - کیوں آپس میں خونریزی کر کے دوزخ کی

EmaanLibrary.com

آگ بھڑکاتے ہو۔ توبہ کرو۔ مسلمان کا احترام کرنا چاہیئے۔ نہ کہ اسے قتل کرنا چاہیئے۔ آپس کے اختلافات اور جھگڑے احسن طریقوں سے طے کرنے چاہئیں۔ نہ کہ ایسی روش سے جس کا انجام جہنم ہے۔

کاش میں اس قبر میں ہوتا

حضرت ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ۔ (بخاری شریف)

"قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص کسی کی قبر کے پاس سے گزریگا، اور کہے گا۔ کاش! میں اس جگہ ہوتا۔"

مُلاحظہ:۔ یعنی ایک ایسا وقت آئے گا۔ کہ بدی، بدکاری، فحاشی، عیاشی، بدمعاشی، اور منکرات و رذائل اتنے زیادہ ہوں گے، ساری فضا اتنی مسموم ہوگی، کہ کوئی شخص اگر کسی قبر کے پاس سے گزریگا۔ تو کہے گا کاش میں مرگیا ہوتا، قبر میں ہوتا۔ اور یہ روز بد نہ دیکھتا، یہ زمانہ نہ پاتا۔

فتنوں کے زمانہ میں درِ توبہ وا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ جو انسان ہلاکت خیز بیابان میں اپنی اونٹنی کھانے اور پانی سے لدی ہوئی چھوڑ کر سو گیا ہو۔ اور بیدار ہو کر دیکھے۔ کہ وہ اونٹنی کہیں چلی گئی ہے۔ پھر یہ اس کی تلاش کرے۔ اور (اسی دوڑ دھوپ میں) اس کو پیاس لگے۔ تو کہے کہ اب میں اسی جگہ جاکر سو رہتا ہوں۔ تاکہ (پیاس سے سوتے میں) مرجاؤں۔ یہ سوچ کر آکر اپنے بازو پر سر رکھ کر

EmaanLibrary.com

مرنے کے ارادے سے لیٹ جائے۔ اور (اچانک) بیدار ہو کر دیکھے، کہ اس کی اونٹنی توشہ، اور کھانے پینے سے لدی ہوئی موجود ہے۔ جتنی اس شخص کو اپنی اونٹنی، اور توشہ کے ملنے سے خوشی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ (مسلم)

مُلاحظہ:۔ معلوم ہوا۔ اللہ تعالےٰ بندۂ مومن کی توبہ سے بڑا خوش ہوتا ہے۔ یہ دارِ فنا دنیائے دنی فتنوں اور ہنگاموں کی جگہ ہے۔ اور اپنی زندگی حباب بر آب ہے۔ بہتر ہے کہ وقت کو غنیمت جان کر اللہ کے حضور گڑگڑا کر توبہ کریں۔ اپنے گناہوں کو بخشوالیں۔ وہ رب غفور بڑا خوش ہوگا۔ اور اپنے فضل سے معاف کردے گا۔ کہ فتنوں کے زمانہ میں ابھی دِ توبہ وا ہے!

گمراہ کرنے والے ائمہ کا فتنہ

حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:۔

اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیَ الْاَئِمَّۃَ الْمُضِلِّیْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ۔ (ابوداؤد)

"سوا اس کے نہیں کہ ڈرتا ہوں میں اوپر اپنی امت کے گمراہ کرنے والے سرداروں سے۔ اور جب رکھی جائیگی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی جائیگی ان سے قیامت تک"

مُلاحظہ:۔ اس حدیث میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گمراہ کرنے والے اماموں کی خبر دی ہے۔ یعنی میری امت کو امام گمراہ کریں گے۔ حضورؐ ان سے ڈرے۔ کیونکہ اماموں کی گمراہی کا خطرہ اور ضرر سب گمراہ کنندوں سے بڑھ کر ہوتا ہے، یہود کے

EmaanLibrary.com

اماموں، مولویوں اور پیروں نے لاکھوں جاہلوں اور اَن پڑھوں کو اپنے پیچھے لگایا ہُوا تھا۔ اپنے من گھڑت عقائد و اعمال پر ان کو چلا کر پیٹ کا ایندھن جمع کرتے تھے۔ پیری مریدی کا پیشہ اختیار کرکے ان کو لوٹ لوٹ کر کھاتے تھے، قرآن کہتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ (پ ۱۰ ع ۱۱)

"اے ایمان والو! (سنو!) تحقیق بہت سے علماء اور مشائخ لوگوں کے مال ناحق کھاتے ہیں۔ اور ان کو راہِ خدا سے روکتے ہیں"

یعنی دین میں خود مسائل بنا کر لوگوں کو ان پر چلا کر ناجائز طور پر اُن کا مال کھاتے ہیں۔ اور شرک اور بدعات پر عمل کرا کر ان کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ جب تورات اور حضرت موسےٰ علیہ السّلام کے طریقے کے خلاف راستے پر لوگوں کو چلایا۔ تو راہِ خدا سے ان کو روکا۔ یہ ہیں گمراہ کرنے والے ائمہ۔

یعنی حضورؐ ڈرے کہ میری امت کو گمراہ کرنے والے امام بھی ہوں گے۔ میری امت کو راہ خدا۔ یعنی کتاب و سنت کے خلاف شرک اور بدعت پر چلانے والے مولوی اور پیر بھی ہوں گے، امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السّلام کو من گھڑت مسائل پر چلا کر ان کا مال ڈکوسنے والے پیران عظام بھی ہوں گے۔ پیری مریدی کو پیشہ بنا کر لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ کی صیہونی راہ کو روشن کرنے والے صاحبزادے بھی ہوں گے۔ قبوری مال کھانے والے صوفی، درویش

EmaanLibrary.com

مجاور۔ گدی نشین۔ سجادہ نشین بھی ہوں گے۔ اس طرح یہ پیشوا لوگ عامۃ المسلمین کے اموال و ارزاق بھی ہتھیائیں گے۔ اور انہیں اشراک و احداث کی تاریک راہوں پر لے جاکر کیسہ بری کریں گے۔ ایسے گمراہ کرنے والے ائمہ کا ذکر حضورؐ نے حدیث بالا میں فرمایا ہے، گویا فتنہ ائمہ المضلّین کی خبر دی ہے۔

آگے فرمایا۔ "جب میری امت میں تلوار رکھی جائے گی۔ تو قیامت تک ان سے نہیں اٹھائی جائے گی"

یعنی قتل شروع ہوگا۔ تو قیامت تک لڑائی ہوتی رہے گی۔ اس خبر کا مصداق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہوا ہے۔

اس کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی باہم لڑائی، ہزاروں صحابہ کا اس لڑائی میں مارا جانا۔ پھر یہ تلوار رکی نہیں، واقعہ کربلا پیش آگیا۔ اس کے بعد آج تک مسلمانوں میں تلوار کہیں نہ کہیں چل رہی ہے۔ خبریں آتی رہتی ہیں۔ کہ فلاں ملک کا بادشاہ مارا گیا۔ کسی وزیر کو گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ کسی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ اخوان المسلمون کے درجنوں علماء کو پھانسی دے دی گئی۔ لیاقت علی خاں پستول سے مارے گئے۔ ختم نبوت کی تحریک میں بہت بڑا اتلاف جان ہوا۔ بعض ملکوں میں خانہ جنگی سے ہزاروں نہیں، لاکھوں مسلمان آخرت کو سدھارے۔ غرض حضورؐ نے اس فتنے کی خبر دی۔ کہ اذا وضع السیف فی امتی۔ جب میری امت میں (ایک بار) تلوار رکھی گئی۔ یعنی قتل شروع ہوا۔ لم یرفع عنھم

EmaanLibrary.com

الیٰ یوم القیامۃ (پھر) قیامت تک ان سے نہیں اٹھائی جائے گی۔ یعنی قیامت تک قتل کا فتنہ جاری رہے گا۔

ان فتنوں کی خبر دینے سے حضورؐ کا مقصد یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو ایسے فتنوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ الگ تھلگ رہنا چاہیئے۔

فانی دُنیا کے مقابلہ میں آخرت کو ترجیح دو

حساب کا دن سر پر ہے

یاد رہے۔ کہ یہ دنیا فانی ہے۔ زود یا بدیر اسے چھوڑنا ہی ہے۔ ہر شخص کے حساب کا دن سر پر ہے۔ آخرت پر یقین رکھو کہ وہ دن ضرور ضرور آنے والا ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلدُّنْیَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَہٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَہٗ لَھَا یَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَہٗ ۔ (شعب الایمان)

"دنیا گھر اس کا ہے کہ نہیں گھر واسطے اس کے، اور مال ہے واسطے اس کے کہ نہیں مال واسطے اس کے اور جمع کرتا ہے اس کو کہ نہیں عقل واسطے اُس کے"

مُلاحظہ:۔ ارشاد نبویؐ کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس شخص نے دنیا کو عیش و عشرت، زینت و آرائش کا گھر بنا لیا۔ اور آخرت کو بھول گیا۔ تو ایسے شخص کے لئے یہی دنیا کا گھر ہی گھر ہوگا۔ آخرت اس کا آرام و چین کا گھر نہیں ہوگا۔ یعنی آخرت کی خوبی اور بھلائی اس کو حاصل نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ اس فانی اور دنی دنیا کا شیدا اور متوالا رہا۔ اور ہر قیمت پر دنیا ہی پر فریفتہ رہا۔ دانائی تو یہ تھی۔ کہ دنیا کو ایک سرائے سمجھتا۔ کیونکہ مسافر ہے۔ لیکن اس نے اسے پائیدار

EmaanLibrary.com

دارالعیش بنا لیا۔ اب مرنے کے بعد اسے عیشِ آخرت کہاں نصیب ۔ ؎

کیا اعتبار دہر کا عبرت کی جا ہے یہ
عشرت سرا کبھی کبھی ماتم سرا ہے یہ

اور دنیا کے مال پر فدا ہونے والا ۔ اسے جمع ہی جمع کرنے کے لئے زندگی وقف کرنے والا جان لے ۔ کہ نہیں ہے مال اس کے لئے آخرت میں یعنی جس شخص نے یہ سمجھ رکھا ہے ۔ کہ وہ دنیا میں مال جمع کرنے کے لئے آیا ہے ۔ اور پھر مال جمع کرنے میں شب و روز گزار رہا ہے ۔ آخرت کا خیال تک نہیں ۔ کہ مال اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا ۔ زکوٰۃ و صدقات سے یکسر غافل ہے ۔ بخیل ہے ۔ اس کے لئے آخرت کی دولت سے کوئی حصہ نہیں ۔ اور ایسا شخص یقیناً بے عقل ہے ۔ فنا ہو جانے والی چیزوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے ۔ اور آخرت جو بہتر اور باقی رہنے والی ہے ۔ اس کا کوئی خیال نہیں ۔ دنیا پر مر مٹنے والو! ۔ دنیا کیا ہے ، ؎

ڈھیر دیکھے گل رخوں کی خاک کے
واہ کیا نیرنگ ہیں افلاک کے

آخرت یقیناً سچا وعدہ ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :-

اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاْکُلُ مِنْھَا الْبَرُّ وَ الْفَاجِرُ وَ اِنَّ الْاٰخِرَۃَ وَعْدٌ صَادِقٌ یَحْکُمُ فِیْھَا مَلِکٌ عَادِلٌ قَادِرٌ یُحِقُّ فِیْھَا الْحَقَّ وَیُبْطِلُ الْبَاطِلَ کُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَۃِ وَ لَا تَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْیَا

EmaanLibrary.com

فَاِنَّ کُلَّ اُمِّ یَتْبَعُھَا وَلَدُھَاہ (مشکوٰۃ شریف کتاب الرقاق)

"لوگو! (سنو!) دنیا اسباب حاضر ہے، کھاتا ہے اس دنیا سے نیک و بد۔ اور بیشک آخرت وعدہ کی گئی ہے سچا حکم کریگا اس میں بادشاہ عادل قادر۔ ثابت رکھے گا اس میں حق کو اور نابود کرے گا باطل کو۔ (پھر) ہوؤ تم آخرت کے بیٹوں سے، اور نہ ہوؤ تم دنیا کے بیٹوں سے۔ تحقیق ہر بیٹا اپنی ماں کے تابع ہوتا ہے۔"

مُلاحظہ:۔ رحمت عالمؐ کے ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے۔ کہ دنیا بے ثبات اور ناپائیدار سرا ہے۔ عرضِ حاضر۔ یعنی حاضر مال ہے موجود ہے۔ ہر نیک و بد اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ دنیا کی تمام چیزیں اور نعمتیں ہر فاسق و فاجر کے لئے موجود ہیں۔ جن سے سب متمتع ہو رہے ہیں۔ پھر ایک دن آنے والا ہے۔ یہ حاضر مال نہ رہے گا۔ دنیا اور اس کی سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ جب یہ سب کچھ فنا اور برباد ہونے والا ہے۔ تو پھر اس سے دل نہیں لگانا چاہیئے۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ ان الاٰخرۃ وعدٌ صادق۔ یقیناً آخرت ہی ایک سچا وعدہ ہے۔ ایک غیر کاذب واقع ہے۔ حق ہے ہمیشہ اور باقی رہنے والی ہے۔ اس میں بادشاہ عادل۔ قادر حکم کرے گا۔ اللہ قدرت والا۔ غیر عاجز انصاف سے فیصلے کریگا۔ وہاں حق کو ثابت رکھے گا۔ اور باطل کو نابود۔ سچ اور جھوٹ کو جدا کردے گا۔ دودھ کا دودھ، اور پانی کا پانی، کر دکھائے گا۔ سچوں کو ان کے اعمال کے لحاظ سے جزا دے گا۔ اور کلاب دنیائے جیفہ کو

EmaanLibrary.com

ان کے اعمال بد کی سزا دے گا۔ حضور انورؐ فرماتے ہیں — اے لوگو! تم آخرت کے بیٹے بنو۔ دنیا کے بیٹے نہ بنو۔ امّ آخرت بڑی ہمدرد مہربان شفیق اور آخرت میں راحت و آرام پہنچانے والی ہے۔ دنیا جو ماں بناؤ گے۔ اس کی گود میں چلے جاؤ گے۔ تو تمہیں جہنم میں پھینک دیگی، ؎

طے منزلِ وحشت و محن ہونی ہے
کیوں نامِ کفن سن کے لرزتا ہے بدن

فرقت مابینِ روح و تن ہونی ہے
اک دن یہ قبا زیبِ تن ہونی ہے

(میر انیسؔ)

دنیا کے بیٹو! — ہوش کرو۔ ؎

دنیا سے برنگِ رنگ اڑا جاتا ہوں!
آئے دمِ مرگ ابھی، ابھی جاتے ہو

میں خاک تھا خاک میں ملا جاتا ہوں
بیٹھو کہ میں دنیا سے اٹھا جاتا ہوں

(شاکر میرٹھی)

مرنے سے پہلے ہی اس دنیا میں مرجاؤ۔ ؎

وقت چلنے کے علاقوں کی خلش تا نہ رہے
خواہشیں جمع تھیں دل میں سو کیا انکو وداع

اسلئے جی کو ہر اک شے سے اٹھایا ہم نے
کوچ سے آگے ہی اسباب لٹایا ہم نے

(شوکت میرٹھی)

کیا پیچھے چھوڑا حضرت ابی ہریرہؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ جب آدمی مرتا ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں — مَاقَدَّمَ۔ کیا آگے بھیجا اس نے (اعمال خیر سے)۔ اور لوگ کہتے ہیں مَاخَلَّفَ۔ کیا پیچھے چھوڑا اس نے۔" (مشکوٰۃ شریف کتاب الرقاق)

مُلاحظہ:۔ آدمیوں کی نظر مال پر ہوتی ہے۔ کہتے ہیں۔ مرنے والے نے کیا پیچھے چھوڑا ہے۔ اور فرشتوں کی نظر اس کے اعمال پر

EmaanLibrary.com

ہوتی ہے۔ کہ مرنے والے نے کیا آگے بھیجا ہے۔ اس کے نیک اعمال کا ذخیرہ کتنا ہے ؟—

ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اعمال خیر کی کثرت کریں۔ کتاب وسنت کے مطابق زندگی گزاریں۔ نیکیاں بکثرت کمائیں۔ تاکہ یہ اعمال آگے جائیں اور ہماری عافیت اور چین کا سامان بنیں۔ آخرت کی تعمیر ہو۔

مال حلال کمانا | حلال ذرائع سے مال کمانا بُرا نہیں ہے، مال خوب کمانا چاہیئے۔ اپنی ذات پر، اور اہل وعیال پر، خویش و اقارب پر، اور اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنا چاہیئے۔ اس طرح مال بھی ذخیرہ آخرت بن جاتا ہے۔ اعمالِ خیر میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور کسب مال کے ساتھ ساتھ صوم وصلوٰۃ کی پابندی، اور احکام خداوندی کا اتباع بھی ضرور ہونا چاہیئے۔ تاکہ دنیا اور دین دونوں جہان حسنہ بن جائیں۔ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کے مطابق۔

آخرت میں کام آنے والا دل | حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ۔ کونسا آدمی بہتر ہے ؟ آپ نے فرمایا۔ کُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقُ اللِّسَانِ۔ ہر مخموم دل کا۔ سچا زبان کا — صحابہؓ نے عرض کیا۔ سچا زبان کا تو ہم جانتے ہیں۔ (جو جھوٹ نہیں بولتا) پس مخموم دل کا کون ہے ؟ آپ نے فرمایا :-

هُوَ النَّقِیُّ التَّقِیُّ لَا اِثْمَ عَلَیْهِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ ہ (ابن ماجہ)

EmaanLibrary.com

"وہ پاک دل کا پرہیزگار۔ نہیں ہے گناہ اس پر اور نہ ظلم
کرنا۔ اور نہ کینہ اور نہ حسد"

مخموم خم سے مشتق ہے۔ خم کے معنے ہیں جھاڑو دینا۔ صاف کرنا، تو مخموم کے معنے ہوئے جھاڑو دیا گیا۔ صاف کیا گیا۔ مخموم دل وہ ہوا۔ جسے جھاڑو دے کر کوڑے کرکٹ، غبار، اور خاک سے صاف کر دیا ہو یعنی وہ دل جو برے اخلاق، حسد، بغض، کینہ، کدورت۔ ظلم۔ حق تلفی کے عیوب سے مبرّا ہو۔ اور دل کا جھاڑو۔ خوفِ خدا ہے۔
اب حضورؐ مخموم دل والے کی تشریح فرماتے ہیں۔

النقی :- پاک۔ صاف۔ یعنی بہتر آدمی وہ ہے۔ جس کا دل صاف اور باطن پاک ہو۔ کسی قسم کی آلائش، اور گندگی اس میں نہ ہو۔ کھرا نرمل۔ خالص۔ اجلا۔ مصفا۔ اور نتھرا ہوا ہو۔

التقی :- بچنے والا شرک و بدعت اور بُرے عقائد و رذائل سے۔ ولا اثم علیہ - اور نہیں ہے گناہ اس پر، یعنی مناہی سے مجتنب معصیت سے کنارہ کش۔

قرآن مجید میں آتا ہے :-

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ہ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ہ (پ ۱۹ ع ۹) — "اس دن نہ مال کام آئے گا۔ اور نہ بیٹے۔ مگر جو پاک دل لے کر اللہ کے حضور میں حاضر ہوگا"

قلبِ سلیم :- سلامتی والا دل۔ بچا ہوا محبت غیر اللہ سے، اور گناہوں سے۔ سلامت ہر آفت سے۔ یہی وہ قلب سلیم ہے۔ جسے حضورؐ نے حدیث میں مخموم قلب فرمایا ہے۔ اور مخموم کی وضاحت،

EmaanLibrary.com

النقی التقی سے کی ہے ؛

ہاں تو صحابہ نے حضورؐ سے پوچھا تھا۔ کونسا آدمی بہتر ہے ؟ ان کے جواب میں متذکرۃ الصدر صفات کے آدمی کو حضورؐ نے بہتر آدمی بتایا۔ تو ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم سلیم القلب ہو کر اللہ کے پاس جائیں۔ نقی تقی بن کر اُسے منہ دکھائیں۔ پاک دل والوں کے کیا ہی کہنے ہیں۔ ؎

شمیمِ عطر بیز آئی نسیمِ خوشگوار آئی
تم آئے سامنے یا سو بہاروں کی بہار آئی

دُنیا دمبدم جا رہی ہے

حضرت جابرؓ روائت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو چیزوں کا مجھے اپنی امت پر بہت ڈر ہے۔

اَلْھَوٰی وَ طُوْلُ الْاَمَلِ ۔ خواہشِ نفس اور درازی آرزو جینے کی۔ فَاَمَّا الْھَوٰی فَیَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَ اَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَیُنْسِی الْاٰخِرَۃِ ۔ پس خواہشِ نفس (جو کتاب و سنت کے خلاف ہو) باز رکھتی ہے قبول حق سے۔ لیکن درازیٔ آرزو جینے کی بھلا دیتی ہے آخرت کو۔

وَ ھٰذِہِ الدُّنْیَا مُرْتَحِلَۃٌ ذَاھِبَۃٌ وَ ھٰذِہِ الْاٰخِرَۃُ مُرْتَحِلَۃٌ قَادِمَۃٌ ۔" اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہے۔ اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہے۔"

یعنی دنیا دمبدم جا رہی ہے۔ اور آخرت دمبدم آ رہی ہے۔

وَلِکُلٍّ وَاحِدَۃٍ مِنْھُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تَکُوْنُوْا

EmaanLibrary.com

مِنْ بَنِی الدُّنْیَا۔" اور واسطے ہر ایک کے دنیا اور آخرت سے بیٹے ہیں۔"

(یعنی دنیا کے بھی بیٹے ہیں۔ اور آخرت کے بھی بیٹے ہیں) پھر اگر تم کر سکتے ہو تو (یہ کرو کہ) دنیا کے بیٹے نہ ہوؤ۔

فَافْعَلُوْا فَاِنَّکُمُ الْیَوْمَ فِیْ دَارِ الْعَمَلِ وَ لَا حِسَابَ۔" پس کرو۔ یعنی ایسے نیک کام کرو۔ قرآن اور حدیث پر تیر کی طرح سیدھے چلو۔ کہ تم دنیا کے بیٹے بننے سے بچ جاؤ۔ دنیا کے طابع اور محکوم نہ رہو۔ کیونکہ آج کے دن تم دنیا میں ہو۔ جو عمل کا گھر ہے۔ پھر عمل کے گھر میں خوب نیک عمل کر لو۔ اور نہیں ہے حساب دنیا میں عمل کا یعنی دنیا صرف عمل کرنے کی جگہ ہے۔ یہاں عمل کا حساب نہیں ہے؛ وَاَنْتُمْ غَدًا فِیْ دَارِ الْاٰخِرَۃِ فَلَا عَمَلَ۔" اور تم کل کے دن۔ آخرت کے گھر میں ہوگے۔ جہاں عمل نہیں ہے۔ حساب ہے؛ یعنی دنیا عمل کی جگہ ہے۔ حساب کی نہیں، اور آخرت حساب کی جگہ ہے عمل کی نہیں۔ تو دنیا میں عمل کر لو۔ آخرت میں عمل نہیں ہوگا۔ وہاں حساب ہوگا۔

دو خوفناک چیزیں

مذکورہ حدیث شریف آخرت کی طرف راغب کرنے، اور دنیا میں عملی زندگی گزارنے کے متعلق ہے۔ جن دو چیزوں کا خوف ہے۔ وہ ہیں: اَلْھَوٰی۔ طُوْلُ الْاَمَل۔

اَلْھَوٰی۔ خواہش نفس۔ یعنی نفس کی وہ خواہش جو خدا اور اس کے رسول کے احکام کے خلاف ہو۔ نفس عموماً برائیوں اور بدیوں کی طرف ہی لے جاتا ہے۔ قرآن میں آتا ہے۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ۔

EmaanLibrary.com

(پ۱۳ ع ۱)۔ "تحقیق نفس (انسانی) تو (آدمی کو ہمیشہ) بدی کے لئے ابھارتا ہے۔" حدیث شریف میں حضورؐ فرماتے ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا۔ "ہم اپنے نفسوں کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔" (مشکوٰۃ)

معلوم ہوا۔ نفس کے شر اور برائی سے بچنا اپنے بس کی بات نہیں ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ کوئی نفس کے شر سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ جب تک بندے کو اللہ کی پناہ نہ ملے۔ شر نفس سے تحصّن محال ہے، اوپر قرآنی آیت، اور حضورؐ کی حدیث سے ثابت ہو گیا کہ نفس بدیوں، اور برائیوں کا حکم کرتا ہے۔ اور اللہ ہی اس کے شر سے پناہ دے۔ تو ایمان سلامت رہ سکتا ہے۔ لَاحَوْلَ وَ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے معنے بھی یہی ہیں۔ "کہ نہیں طاقت گناہوں سے پھرنے کی، اور نہ قوت نیکی کرنے کی۔ مگر ساتھ اللہ کی مدد کے۔"

نفس انسان کو بے شمار فریب اور دھوکے دیتا۔ سبز باغ دکھاتا۔ غلط راستے پر چلاتا۔ اور شہوانیات کی دنیا میں لا بساتا ہے۔ یہ ہر وقت آدمی کو زیر کئے رکھتا۔ اور خود اس پر سوار رہتا ہے۔ اس کے داؤ۔ مکر۔ فریب۔ ترغیب۔ تحریص۔ اور حملوں سے بچنا اتنا مشکل ہے۔ جتنا جوئے شیر لانا دشوار ہے۔ جب رحمتِ عالمؐ نے فرما دیا۔ ہم اس کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔" بتایئے جب اللہ کی پناہ ہی ہم کو اس کی برائی سے بچا سکتی ہے۔ تو پھر اور کوئی صورت اس کے شرّ سے بچنے کی ہو نہیں سکتی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا!
بڑے موذی کو مارا نفسِ امّارہ کو گر مارا

EmaanLibrary.com

یعنی اگر کسی نے نہنگ، یعنی مگرمچھ مارا۔ تو کیا مارا۔ یعنی کوئی بہادری کا کام نہیں کیا۔

اور اگر کسی نے اژدہا۔ بہت بڑا لمبا سانپ مار ڈالا۔ تو کیا مارا۔ کوئی دلیری کا کام نہیں کیا۔

یا اگر کسی نے شیر ببر مار لیا۔ تو کیا ہُوا۔ یہ بھی کوئی بڑا ہمت کا کام نہ کیا۔ ہاں بڑے موذی کو مارا نفس امّارہ کو گر مارا۔ یعنی بہادری اور دلیری، اور ہمت کا کام یہ تھا۔ کہ نفس امارہ کو مارتا۔ بیشک نفس امارہ کو مارنا۔ اسے زیر اور مطیع کرنا، اور احکام خداوندی کا تابع بنانا۔ نہنگ اور اژدہا، اور شیر نر مارنے سے بدرجہا ہمت، اور بہادری کا کام ہے۔ یاد رکھیں۔ اگر آپ نے نفس امارہ کو مار لیا۔ اسے مطیع کر لیا۔ اس کی شہ پر کوئی خلاف سنت کام نہ کیا۔ تو آپ یقیناً ولی اللہ ہو گئے۔ اللہ والے بن گئے۔ اللہ کو اپنا بنا لیا۔ یہ ہے ہمت مردانہ — اقبالؒ نے اس مضمون کو ایک دوسری صورت میں بیان کر کے کمال کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔ ؎

در دشتِ جنونِ من جبریل زبوں صیدے
یزداں بکمند آور، اے ہمّتِ مردانہ

طُول الامل:۔ درازی آرزو جینے کی۔ یعنی عمر لمبی ہو جائے۔ لمبی عمر کی آرزو کون نہیں کرتا۔؟ سب ہی کرتے ہیں۔ یہ تو سب کو معلوم ہے۔ کہ موت کا ایک دن معیّن ہے۔ اس سے ایک لمحہ بھر بھی تقدیم یا تاخیر نہیں ہو سکتی۔ بعض پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں۔ کئی جوانی میں چل بستے ہیں۔ بڑھاپے میں مرنے والے بھی بہتیرے ہیں۔ پھر بھی لمبی عمر

EmaanLibrary.com

کی آرزو جاری ہے۔ مرنے کو کسی کا جی نہیں چاہتا۔

درازیٔ عمر کی آرزو کے ساتھ اگر زندگی احکام الٰہی کے تابع گزرے، کتاب و سنت کی روشنی میں بسر ہو۔ تو پھر لمبی عمر مبارک ہے۔ برائی تو یہ ہے۔ کہ درازی عمر کے ساتھ نامہ اعمال کی سیاہی بھی حدود فراموش ہوتی جاتی ہے۔ دین فراموش۔ قرآن ناآشنا، اسلام کی حدود کو پھاندنے والا طغیان و عصیان کی ظلمت میں لمبی عمر پاکر کیا کرے گا۔ سوائے اس کے کہ نار دوزخ کو زیادہ بھڑکائے۔ اسے درازیٔ حیات سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ جو لوگ جوان ہیں۔ یا عمر رسیدہ ہیں۔ ان کو اعمالِ خیر کے لئے ضرور عافیت بدوش زندگی مانگنی چاہیئے۔ لمبی سے لمبی عمر والا صالح الاعمال خدا کے نزدیک بہت پیارا ہے۔ کیونکہ اس کی نیکیاں بہ لحاظ عمر کے بہت زیادہ ہیں۔ اور آخرت فراموش بے عمل دنیا کے ہنگاموں میں ڈوبا ہوا — لمبی عمر پانے والا۔ انسانی شرافت کی سفید چادر پر سیاہ داغ ہے۔ بدکردار و بداعمال شخص کا گریبانِ حیات جتنی جلدی چاک ہو جائے، بہتر ہے۔ خس کم جہاں پاک۔ ع

زندگی کیا لذتِ عصیاں کی ناداں غور کر

دونوں باتوں کے متعلق حضورؐ فرماتے ہیں۔ کہ خواہشِ نفس باز رکھتی ہے قبولِ حق سے۔ اور درازی آرزو جینے کی بھلا دیتی ہے آخرت کو۔

نفس کی خواہش ہر آن درپئے خلافِ حق ہے۔ یہ ظلمت قرآن و حدیث سے دست گریبان ہے۔ تو نفس کو رام کرنا بہ توفیقِ الٰہی ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے نفس کے شرور سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیئے۔ تشریح پیچھے گزر چکی ہے۔

اور لمبی عمر کی آرزو — آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ ایسے آدمی کے دنیا

EmaanLibrary.com

کے پروگرام کبھی ختم نہیں ہوتے۔ یہ شخص آخرت کا اندھا، اور دنیا کا انکھیارا ہے۔

پھر حضورؐ نے فرمایا:۔ وَهٰذِهِ الدُّنيا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ۔ اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہے۔"

یعنی دنیا جانے کی طرف کوچ کر رہی ہے۔ دمبدم چلی جا رہی ہے۔

وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ ۔ اور یہ آخرت کوچ کرنے والی۔ آنے والی ہے۔"

یعنی آخرت آنے کی طرف کوچ کر رہی ہے۔ دمبدم چلی آرہی ہے۔ گویا دنیا جا رہی ہے۔ اور آخرت آرہی ہے ۔ پھر اے دنیا والو! تم بھی دنیا کے ساتھ جا رہے ہو۔ اور آخرت آرہی ہے۔ تمہارے سامنے ہے۔ دنیا سے جاکر آخرت میں پہنچے سمجھو! تو پھر آخرت کا سامان کر لو۔ سوائے زاد راہ کے کوئی چیز کام نہ آئے گی۔ قرآن کہتا ہے:۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ (پ۱ ع ۶)

"اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ اس کی طرف سے سفارش قبول ہوگی۔ اور نہ اس سے معاوضہ لیا جائیگا۔ اور نہ (لوگ) مدد دیئے جائیں گے۔"

قیامت کے روز نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ کوئی کسی کا پرسانِ حال نہ ہوگا۔ نہ کوئی کسی کی کچھ مدد کر سکے گا۔ نہ کسی سے معاوضہ لے کر اسے چھوڑا جائے گا۔ نہ کسی کی سفارش کام دے گی۔ نہ زر کام آئے گا۔ نہ خون کے رشتے تنہا اپنی جان ہوگی۔ جو صرف اپنے اعمال سے متعلق پوچھی جائے گی۔

EmaanLibrary.com

بتاؤ تم نے زندگی کیسے گزاری - اللہ کی مرضی کے مطابق - یا نفس اور شیطان کا تابع ہو کر؟

پھر حضورؐ نے فرمایا "دنیا اور آخرت دونوں کے بیٹے ہیں - پھر تم دنیا کے بیٹے نہ بننا - بلکہ آخرت کے بیٹے ہونا" دنیا کے بیٹے وہ ہیں، جو دنیا کی گود میں آخرت سے آنکھ موند کر مزے کی نیند سو رہے ہیں - دنیا کے عیش وتنعم میں مگن ہیں - حلال حرام - جائز ناجائز ذرائع سے مال اکٹھا کر رہے ہیں - زر، زن، زمین، کی گردان میں مصروف ہیں - باغ - باغیچے - بنگلے، کوٹھیاں - زمینیں - مربعے - نوکر - چاکر - خانسامے - بیرے - کاریں - سکوٹر کارخانے - ملیں - تجارت کے شعبے - اور دنیا کے دھندے، اور ہنگامے، ان سے اسے سر کھجلانے کی فرصت نہیں - اور اس نشا میں اسے آخرت کا کچھ ہوش نہیں - یہ ہے دنیا کا بیٹا - اپنی ماں کی آغوش میں "دودھ" پی رہا ہے -

آخرت کے بیٹے وہ ہیں - جو دنیا کی چند روزہ زندگی کی حقیقت کو سمجھتے ہیں - فانی دنیا کی فانی زندگی کے راز کو جانتے ہیں - اپنے ماضی سے واقف، حال سے خبردار، اور مستقبل (آخرت) کو دیکھ رہے ہیں، اس آخرت کی کھیتی میں، آخرت کے لئے بیج بو رہے ہیں - اور ان کی کشت عمل خوب لہلہا رہی ہے - یہاں جو کچھ کر رہے ہیں، آخرت کے آرام اور چین کے لئے کر رہے ہیں - احکام خداوندی کی پیروی میں آخرت ہی تعمیر کر رہے ہیں - ان کا ہر کام دارِ فنا میں دارِ بقا کی خوش حالی کے لئے ہے، یہ ہیں آخرت کے بیٹے! - یہ بیٹے کوچ کرنے والی، جانے والی دنیا کے ساتھ - جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں - ؎

EssayLibrary.com

خود آ گہاں کہ ازیں جہاں بروں رفتند
طلسم مہر و سپہر و ستارہ بشکستند (اقبالؒ)

یہ بیٹے دنیا ہی میں اپنے مقام کی طرف گامزن ہیں۔ ؎

پرے ہے چرخ نیلی فام سے منزل مسلمان کی
ستارے جس کی گردِ راہ ہیں وہ کارواں تو ہے (اقبالؒ)

دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے

وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلے اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہِ اَلْخَمْرُ جِمَّاعُ الْاِثْمِ وَ النِّسَآءُ حَبَائِلُ الشَّیْطٰنِ وَحُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ قَالَ وَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَخِّرُوا النِّسَآءَ حَیْثُ اَخَّرَھُنَّ اللّٰہُ ۔ (شعب الایمان)

"حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے اپنے خطبہ میں شراب پینی گناہوں کا مجمع ہے۔ (یعنی سب گناہ اس میں جمع ہیں) اور عورتیں شیطان کے جال ہیں۔ اور محبت دنیا سر ہے ہر گناہ کا۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں۔ میں نے سنا۔ حضورؐ فرماتے تھے، پیچھے ڈالو عورتوں کو۔ کیونکہ پیچھے ڈالا ان کو اللہ تعالیٰ نے۔"

مُلاحظہ:۔ حدیث شریف کی مختصر تشریح یہ ہے:۔

شراب خانہ خراب

اَلْخَمْرُ جِمَّاعُ الْاِثْمِ۔ شراب نوشی گناہوں کا مجمع ہے۔ مجمع کے معنے ہیں۔ جمع ہونے کی جگہ۔ اسم ظرف ہے۔ مطلب یہ کہ جو شخص شراب پیتا ہے۔ وہ سب گناہ کر گزرتا ہے۔ ایک حدیث میں شراب کو ام الخبائث بھی کہا گیا ہے۔ یعنی پلید یوں کی

EmaanLibrary.com

ماں۔ کہ تمام گناہ اس کے بطن سے جنم لیتے ہیں۔ اس کی مثال ایک نیک آدمی کے حال سے سمجھیں۔ کہ وہ ایک دفعہ ایسی آزمائش سے دوچار ہوا کہ اسے بت کو سجدہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ اس نے کہا۔ خدا کی پناہ۔ میں غیر اللہ کو سجدہ کروں، یہ شرک ہے۔ پھر اسے کہا گیا کہ فلاں شخص کو اتنا مال لے کر قتل کر دو۔ اس نے انکار کیا۔ کہ یہ جرم عظیم ہے۔ پھر اس کو زنا کی طرف بلایا گیا۔ وہ خوفِ خدا سے لرز گیا۔ اور نہ مانا۔ پھر اس کے آگے شراب پیش کی گئی۔ کہ پی لو۔ بڑا سرور آئیگا۔ اس نے شراب پی لی۔ جب نشا میں چُور ہو گیا۔ تو ایک اشارے پر بت کو سجدہ بھی کر دیا۔ قاتل بھی بن گیا۔ اور زنا کا مرتکب بھی ہو گیا۔ گویا سب اکبر کبائر کی مَے پی گیا۔

الحاصل شراب تمام گناہوں کی ماں ہے۔ جڑ ہے۔ اصل ہے، آخرت کے بیٹے اس سے نافر اور دنیا کے بیٹے اس کے رسیا ہیں۔ حضور انورؐ نے اس سے نفرت دلانے، اور بچنے کے لئے فرمایا۔ کہ یہ گناہوں کا مجمع۔ (COLLECTION) ہے۔ مظاہر حق میں ہے۔ کہ طبرانی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربھا وقع علے امہ وخالتہ وعمتہ۔ "شراب اصل ہے بے حیائیوں کی اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، جو اسے پیتا ہے۔ وہ گرتا ہے اپنی ماں پر، اور اپنی خالہ پر، اور اپنی پھوپھی پر۔" یعنی جب نشہ میں چُور ہو گا۔ تو کچھ تمیز نہ رہے گی۔ ماں۔ خالہ۔ پھوپھی۔ بہن کی۔

آگے فرمایا۔ وَ النِّسَآءُ حَبَائِلُ الشَّیْطٰنِ۔ اور عورتیں شیطان کے جال (SNARE) ہیں۔

شیطان کے جال کی تشریح | جال، پھندے کو کہتے ہیں۔ اس سے

جانور اور مچھلیاں وغیرہ پکڑتے ہیں۔ شکار کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ شیطان نے آدمیوں کو صراطِ مستقیم سے ہٹانے۔ انہیں مشرک۔ کافر۔ فاسق۔ فاجر، بدکار۔ گنہگار بنانے کے لئے بے شمار قسم کے حربے، حیلے، داؤں۔ فریب وضع کر رکھے ہیں۔ اور وہ بڑا تجربہ کار ہے۔ خوب جانتا ہے کہ فلاں قسم کا نیک آدمی کس ہتھیار سے مارا جا سکتا ہے۔ فلاں طرزِ طبیعت، عادت۔ فطرت۔ خصلت کے پرہیزگار کے لئے کیسا دام درکار ہے۔ اور فلاں نمازی یا روزہ دار، یا حاجی، یا زکوٰتی، یا تہجد گزار۔ یا عابد۔ یا زاہد، یا پرہیزگار کس طرح کی جست۔ قلانچ، پھاند، چھلانگ، چوکڑی، زقند، فریب، مکر، بازی، چال سے گمراہ ہو سکتا ہے۔ شیطان کی تلبیسات، کے جال لاتعداد، اور جالوں کی اقسام بے شمار ہیں۔ بنی نوع انسان کو پھانسنے کے لئے وہ ان سب جالوں سے کام لیتا ہے۔ لیکن سب سے بڑا پُرخطر جال جس سے کوئی شکار بچ کر نکل نہیں سکتا۔ جس کے آگے بڑے بڑے عابد و زاہد۔ متقی اور پرہیزگار علماء اور اولیاء۔ صید زبوں ہیں۔ کہ خود بخود اس جال میں کھنچے چلے آتے ہیں۔ اور جال کی آغوش میں پہنچ کر دینداری، پرہیزگاری، اور عبادت کے لباس سے عاری ہو جاتے ہیں۔ اس جال کا نام ہے عورت۔ اسے ہی حضورؐ نے شیطان کا جال بتایا ہے۔

یہ جال مقناطیسی تاروں سے بنا ہوا ہے۔ جو اپنی زبردست کشش سے فولادی مردوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور پھر گرفتارانِ دام کا یہ حال ہو جاتا ہے۔ کہ ؎

اپنی منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا ؛؛ طائروں پر سحر ہے صیاد کے اقبال کا

EmaanLibrary.com

عورت کس طرح شیطان کا جال ہے

عورت خدا تعالیٰ کی ساری مخلوقات میں سے حسین ترین مخلوق ہے۔ اس سے بڑھ کر حسین و جمیل شے اللہ نے پیدا ہی نہیں کی۔ دنیا و ما فیہا کی بہار عورت کے حسن و جمال، خوب صورتی اور دلربائی کو جھک کر سلام کرتی ہے۔ صنفِ نازک کے حسن کا آفتاب ہر حسین شے سے خراجِ تحسین وصول کرتا ہے اور اپنی تابانی سے جمالیات کی دنیا کو روشنی بخشتا ہے۔ اس کی آنکھوں کے پیالے شراب ارغوانی سے چھلکتے، اور ابرو کے نیچے پہرہ دیتے ہیں۔ پیشانی کا چاند نور برساتا، اور عارض غضبان کی سرخی ملاحت کی دنیا کو جگاتی ہے۔ اس کے بالوں کی سیاہی رات کی ظلمت بڑھاتی اور چہرے کی درخشانی سورج کی آنکھ کو خیرہ کرتی ہے ؎

رات زلفوں سے کرے شوخ اندھیروں کا سوال
روشنی لوحِ جبیں سے مہِ تاباں مانگے

اس کے گیسوؤں کے سنورنے سے سنبل چمن میں پیچ و تاب کھاتا، اور مشکِ تتار نافۂ آہو میں خجل و منفعل ہے۔ اس کا جسم سحر طراز، ہر عضو نوربار، ہر ادا دلربا، گفتار عشق ریز، رفتار قیامت خیز ہے۔ جو مرد اس رستخیز سے دو چار ہوتا ہے۔ اس کی جان و ایمان کا تانا بانا تار تار ہو کر رہ جاتا ہے۔ کہئے۔ جو شخص اس حور کے مثنہ کو ۔ ایک نظر دیکھ لے، اس کے دل پر کتنی قیامتیں برپا ہونگی۔ اور وہ ہر قیامت سے کس طرح جان سلامت لے جائے گا؟ اور اگر اس غیرتِ سروِ چمن سے خلوت میسر آگئی تو فرشتوں سے اونچے پرہیزگار کے ایمان کا لاشہ بے گور و کفن نہ رہے گا؟ جس کے سر کے ایک ایک بال سے سو سو فتن رقص کر رہے ہوں۔ اور جس کی ایک نظر

Emaanlibrary.com

سے مقتل میں ہزاروں لاشے تڑپنے لگیں۔ اس قتّالہ عالم کے وار سے کون ماں کا لال جانبر ہو سکتا ہے۔ خدا کی قسم! یہ حسن کا شہکار ہے۔ اس لئے شیطان اس جال سے مرد کو شکار کرتا ہے۔ اور ہر مرد اس جال کا صیدِ زبوں ہے۔ نبیوں کی عصمت کا اللہ تعالیٰ ضامن ہوتا ہے۔ اس لئے صرف وہ اس جال کے قریب آ کر بھی پھنستے نہیں۔ کیونکہ اللہ ان کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر نبی بھی اس جال کا شکار ہو جائیں۔ تو اللہ کے علم پر حرف آتا ہے کہ اس نے عالم الغیب ہو کر کیوں ایسے شخص کو اپنا پیغمبر چنا۔ جس نے اس جرم کا ارتکاب کیا۔ یہ وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کو اس جال سے، اور دوسرے گناہوں سے بھی ہاتھ دے کر بچاتا ہے — پیغمبروں کی کوئی بہادری نہیں۔ کہ وہ بچتے ہیں۔ بچتے نہیں۔ وہ بچائے جاتے ہیں۔

حضرت یُوسف علیہُ السّلام کو
شیطان کے جال سے اللہ نے بچایا

حضرت یوسف علیہ السّلام کا حال آپ جانتے ہی ہیں۔ کہ انہیں زلیخا نے اپنے جال میں پھنسانا چاہا — از حد کوشش کی، کہ دام میں آجائیں۔ لیکن صرف اللہ نے ان کو بچا لیا۔ دیکھئے قرآن کہتا ہے:-

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ (پ ۱۲ ع ۱۳)

"اور البتہ تحقیق اس عورت (زلیخا) نے ارادہ بد کیا یوسف کے ساتھ۔ اور یوسف کو اگر اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل

EmaanLibrary.com

نہ سوجھ گئی ہوتی۔ تو وہ بھی اس عورت کے ساتھ ارادہ بد کر بیٹھتے۔ اس طرح ہم نے یوسف سے بدکاری — اور بے حیائی کو پھیر دیا "

صاف ظاہر ہے کہ عورت کے جال سے یوسف علیہ السّلام کو اللہ نے بچایا۔ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ — اللہ نے اس بدکاری کو پھیر دیا ہٹا دیا۔ دور کیا۔ ورنہ اس جال سے حضرت یوسف علیہ السّلام ہرگز نہ بچتے۔ چونکہ اللہ نبیوں کی عصمت کا ضامن ہوتا ہے۔ اس لئے حضرت یوسف علیہ السّلام کو اس بے حیائی سے بچا کر ارشاد فرمایا:۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ — کچھ شک نہیں کہ یوسف ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے۔

سبحان اللہ! خود ہی بچایا۔ اور پھر عبد مخلص کی سند بھی دے دی۔ ذرا آنچ نہیں آنے دی۔

تو مضمون یہ چلا آرہا تھا۔ کہ عورت — شیطان کے جال سے کوئی (الّا ما شاء اللہ) بچ نہیں سکتا۔ اور بچ اس لئے نہیں سکتا۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ کہ جال حُسن کے مقناطیس کی رنگین تاروں کا ہے۔ اور مرد ہوتے ہیں آہنی — تو جب آہنی مرد مقناطیسی جال کے سامنے ہوتا ہے تو جال آن واحد میں اسے کھینچ لیتا ہے۔ جب مرد جال میں پھنس گیا۔ تو پھر جان گئی۔

اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلوغ المرام میں فرمایا ہے۔ کہ "غیر محرم مرد اور عورت تنہائی میں نہ بیٹھیں، کیونکہ تیسرا ان میں شیطان موجود ہوتا ہے"

EmaanLibrary.com

جب تنہائی میں مرد جال کے قریب ہوگا۔ تو شیطان چند لمحوں میں اسے شکار کرلے گا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کروڑوں درود و سلام ہوں۔ انہوں نے کتنے پتے کی بات بتائی ہے۔ کہ عورت (شہکارِ حسن ہونے کے باعث) شیطان کا جال ہے۔

ادیبوں۔ سخن سنجوں، اور شاعروں نے ان مرمریں بدنوں کو خوب خوب خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ہم شعراء کا کچھ کلام اس بات کی تصدیق کے لئے، کہ یہ شہکارِ حسن شیطان کا جال ہے۔ یہاں بیان کرتے ہیں:۔

انتہائے حسن کا مظہر اتم!
آنکھیں وہ فتنۂ دوراں کہ گنہگار کریں
گال وہ صبحِ درخشاں کہ ملک پیار کریں

(اکبر الہ آبادی)

فرمایئے۔ جس پری پیکر کی آنکھیں فتنۂ دوراں ہوں۔ دیکھ دیکھ کر آدمی گنہگار ہوتا جائے۔ اور جس کے گال ایسی صبحِ درخشاں ہوں کہ فرشتوں کو بھی دیکھ کر پیار آنے لگے۔ وہ بندگانِ نفس امارہ کے لئے کتنا پُرخطر جال ہوگا۔

اس شعر میں جہاں قتّالہ عالم کے حسن کی کمال تعریف کی گئی ہے۔ "ملک پیار کریں"۔ وہاں آنکھیں وہ فتنۂ دوراں۔ کہ گنہگار کریں۔ کہہ کر اسے صاف صاف شیطان کا جال بھی مان لیا گیا ہے۔

EmaanLibrary.com

بے شک عورت اتمامِ حسن کا مظہرِ اتم ہے ۔ اسی لئے فتنۂ دوراں ہے ۔ ؎

نہ چھوڑے گی جیتا مجھے چشمِ قاتل
یقیں ہے یقیں بلکہ عین الیقیں ہے (ذوقؔ)

"ذوق" کو عین الیقین ہے۔ کہ قتالہ عالم کی نظر کا تیر انہیں ہلاک کر دے گا۔ کتنا جان لیوا ہے یہ فتنہ ۔

اسی لئے قرآن نے مرد و عورت کو نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ تیر نہ چلیں ۔ اور نہ کوئی زخمی ہو ۔ نہ مرے ——

ارشاد خداوندی ہے :-

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ۔ (پ۱۸ ع ۱۰)

"اے پیغمبرؐ! مسلمانوں سے کہو ۔ کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں"

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ۔ (پ۱۸ ع ۱۰)

"اور اے پیغمبرؐ! مسلمان عورتوں سے کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں"

فتنۂ دوراں کی حقیقت کو پانے والے ایک صاحب کہتے ہیں۔ ؎

آنکھیں دکھائیو نہ تم اَے دلربا مجھے
ان کھڑکیوں سے جھانکے ہی ہے قضا مجھے

معلوم ہُوا ۔ یہیں بدنوں کی نظر موت کا پیغام ہے ۔

مصحفی امروہی کہتے ہیں ۔ ؎

انگڑائی لے کے اپنا مجھ پر خمار ڈالا
کافر کی اس ادا نے بس مجھ کو مار ڈالا

کہتے ہیں ۔ اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی ——

EmaanLibrary.com

اس پیکرِ رعنا سے پوچھئے۔ تیری کون سی حرکت "جان لیوا" نہیں۔

شفقؔ رضوی شیطان کے جال کی تشریح کرتے ہیں ؎

نکھرنے ہی سنورنے سے وہاں فرصت نہیں ان کو
یہاں غسل و کفن سے مرنے والے نے فراغت کی

دیکھا۔ اس قیامت بدوش فتنے کے نکھار و سنوار پر ایک نظر ڈالنے والا غسل و کفن کا محتاج ہو جاتا ہے۔ کون تاب لائے اس مرمریں پیکر کی۔

حُسن کا حملہ اوسان گنوا دیتا ہے

جب زلیخا کو رؤسا کی بیگمات نے طعنہ دیا۔ کہ وہ اپنے غلام (یوسف علیہ السّلام) کے عشق میں بُری طرح مبتلا ہے۔ یہ کیسی عورت ہے؟ — اس پر زلیخا نے ان عورتوں کی دعوت کی۔ جب وزراء کی بیگمات کھانا کھا چکیں۔ تو پھر ان کے آگے فروٹ (فواکہ) پیش کیا گیا۔ اور چھُریاں بھی۔ کہ ان سے سیب وغیرہ کاٹ کر نوش جان کریں۔ عین اس وقت کہ جب وہ چھُریوں سے پھل کاٹنے لگیں۔ زلیخا نے یوسف کو (جو پاس ہی کمرے میں کھڑے تھے) کہا — قرآن فرماتا ہے:۔

وَ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ج فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ
وَ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ — (پ ۱۲ ع ۱۴)

"اور (زلیخا نے) کہا۔ (یوسف) ان کے سامنے باہر آؤ (اور ذرا اپنی صورت انہیں دکھاؤ) پھر جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو ان پر یوسف (کے حسن و جمال) کی ایسی دھاک بیٹھی۔ کہ انہوں نے (بیخود ہو کر پھلوں کو کاٹتے کاٹتے) اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔"

EmaanLibrary.com

دیکھا۔ حسن کا حملہ کتنا زبردست ہوتا ہے۔ کہ یوسف کو دیکھتے ہی ان کے اوسان خطا ہو گئے۔ اور بجائے اس کے کہ سیب کاٹتیں، اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ انگلیاں زخمی کر لیں۔ اللہُ اکبر! — حسن کا جادو بڑی بلا ہے۔ یہ تو مرد۔ پیغمبر۔ کے حسن کا معجزہ ہے۔ جب عورت کے حسن کے ڈانڈے اکمال کی سرحدوں سے ملتے ہیں۔ تو انسان درکنار۔ ملائکہ تک کو "جان کے لالے پڑ جاتے ہیں"۔ ؎

وہ سروِ ناز حسن کی لہروں میں غرق ہے
آنکھوں میں رس ہے اور نگاہوں میں برق ہے (جوشؔ)

اب کون تاب لائے اس سروِ ناز کے حسن کی — ؟
وہی جو گھر سے بخش بخشا کر آئے !!

سوَوا کہتے ہیں۔ ؎

دکھاؤں گا تجھے زاہد اس آفتِ دیں کو
خلل دماغ میں تیرے ہے پارسائی کا

یعنی جب زاہد نے ایک نظر اس آفتِ دیں کو دیکھ لیا۔ تو پارسائی کافور ہو جائے گی۔ یہی آفتِ دیں ہے۔ جس کا دوسرا نام حبالۃ الشیطان ہے

برقِ کلیسا، یا شیطان کا جال

سیّد اکبر حسین اکبرؔ الہ آبادی نے برقِ کلیسا کے عنوان سے ایک زہرہ وش قتالہ کا ذکر کیا ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے کس طرح شیطان کا جال بنتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

؎

رات اس مِس سے کلیسا میں ہُوا میں دوچار
ہائے وہ حُسن، وہ شوخی، وہ ابھار

زلفِ پیچاں میں وہ سج دھج، کہ بلائیں بھی مرید
قدِ رعنا میں وہ چم خم، کہ قیامت بھی شہید

آنکھیں وہ رفتہ دوراں، کہ گنہگار کریں!
گال وہ صبحِ درخشاں، کہ ملک پیار کریں

کرم تقریر جسے سننے کو شعلہ لپکے
دلکش آواز کہ سن کر جسے بلبل چہکے

دلکشی چال میں ایسی کہ ستارے رک جائیں
سرکشی ناز میں ایسی کہ گورنر جھک جائیں

آتشِ حسن سے تقوے کو جلانے والی
بجلیاں لطفِ تبسم سے گرانے والی

پہلوئے حسنِ بیاں شوخیٔ تقریر میں غرق
ٹرکی و مصر و فلسطین کے حالات میں برق

پس گیا۔ ٹوٹ گیا۔ دل میں سکت نہ رہی
سُرخیٔ تمکین کے جس گت میں وہ گت نہ رہی

ضبط کے عزم کا اس وقت اثر کچھ نہ ہُوا
"یا حَفِیظُ" کیا ورد، مگر کچھ نہ ہُوا

عرض کیا میں نے کہ اے گلشنِ فطرت کی بہار
دولت و عزت و ایماں ترے قدموں پہ نثار

تو اگر عہدِ وفا باندھ کے میری ہو جائے

EmaanLibrary.com

ساری دنیا سے مرے قلب کو سیری ہوجائے

شوق کے جوش میں، میں نے جو زباں یوں کھولی
ناز و انداز سے تیوڑی وہ چڑھا کر بولی

غیر ممکن ہے مجھے انس مسلمانوں سے
بوئے خوں آتی ہے اس قوم کے افسانوں سے

لن ترانی کی یہ لیتے ہیں نمازی بن کر
جملے سرحد پہ کیا کرتے ہیں غازی بن کر

کوئی بنتا ہے جو مہدی تو بگڑ جاتے ہیں
آگ میں کودتے ہیں توپ سے لڑ جاتے ہیں

گل کھلائے کوئی میداں میں تو اترا جائیں
پائیں سامانِ اقامت تو قیامت ڈھائیں

مطمئن ہو کوئی کیونکر کہ ہیں یہ نیک نہاد!
ہے ہنور ان کی رگوں میں اثرِ حکمِ جہاد!

دشمنِ صبر کی آنکھوں میں لگاوٹ پائی
کامیابی کی دلِ زار نے آہٹ پائی

عرض کی میں نے کہ اے لذتِ جاں راحتِ روح
اب زمانے پہ نہیں ہے اثرِ آدم و نوح

شجرِ طور کا اس باغ میں پودا ہی نہیں
گیسوئے حور کا اس دور میں سودا ہی نہیں

اب کہاں ذہن میں باقی ہے براق و رفرف!
ٹکٹکی بندھ گئی ہے قوم کی انجن کی طرف!

EmaanLibrary.com

ہم میں باقی نہیں اب خالدِ جانباز کا رنگ
دل پہ غالب ہے فقط حافظِ شیراز کا رنگ

یاں نہ وہ نعرۂ تکبیر، نہ وہ جوش سپاہ
سب کے سب آپ ہی پڑھتے ہیں سبحان اللہ

جوہرِ تیغ مجاہد ترے ابرو پہ نثار
نور ایماں کا، ترے آئینہ رو پہ نثار

اُٹھ گئی صفحہ خاطر سے وہ بحث بد و نیک
دو دِلے ہو رہے ہیں کہتے ہیں اللہ ایک

موج کوثر کی کہاں اب ہے مرے باغ کے گرد
میں تو تہذیب میں ہوں پیرِ مغاں کا شاگرد

مجھ پہ کچھ وجہ عتاب آپ کو، اے جان نہیں
نام ہی نام ہے ورنہ میں مسلمان نہیں

جب کہا صاف یہ میں نے کہ جو ہو صاحبِ فہم
تو نکالو دلِ نازک سے یہ شبہ یہ وہم

مرے اسلام کو ایک قصّۂ ماضی سمجھو
ہنس کے بولی کہ تو پھر مجھ کو بھی راضی سمجھو

(اکبر الہ آبادی)

رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق واقعی یہ زہر وشاں دامِ عزازیل ہیں۔ کس طرح ان کی ایک ایک ادا پر ایمانیات کے موتی نذر ہوتے ہیں۔

EmaanLibrary.com

مولانا ظفر علی خاں مدیر اخبار "زمیندار" نے بھی ایک غارت گرِ ایمان کا ذکر کیا ہے، جو ایک "متنبی" کے خاندان پر برق بن کر گری تھی۔

ایک غارت گرِ ایمان

پیغمبر جمال تری دل ربا ادا
پروردگار عشق تیرا چلبلا بدن

الجھے ہوئے ہیں دل تری زلفِ سیاہ میں
ہیں جس کے ایک تار سے وابستہ سوختن
پروردۂ فسوں ہے تری آنکھ کا خمار
آوردۂ جنوں ہے تری بوئے پیرہن
پیمانۂ نشاط تری ساقِ صندلی
بیعانۂ سرور تیرا مرمری بدن
پروردۂ فسوں کی الوداع

اس کے جلو میں جاں گئی ایماں کے ساتھ ساتھ
کیا کیا نہ تھا جو لے کے وہ جانِ جہاں گئی
بن کے خروشِ حلقۂ رندانِ لم یزل
لے کر گئی وہ حشر کا ساماں جہاں گئی
رومہ سے ڈھل کے برق کے سانچے میں آئی تھی
اب کس حریمِ ناز میں وہ جانِ جاں گئی

(مولانا ظفر علی خاں)

فرمایئے!۔ اگر گلزارِ خلوت میں ایسی زہرہ وشاں، مرمری بدناں،

EmaanLibrary.com

سیمیں تناں، جلوہ ریز ہوں - تو کروبی خصال زاہدوں کے دل پر کیا بیتے گی — ؟ اور ان کی عبادت، اور تقوے کا گھر اس زلزلہ سے کیسے محفوظ رہے گا — ؟

شیطان کے جال کا تانا بانا !

جناب میاں نظیر اکبر آبادی نے ایک حور وش کا مسلّح حالت میں یوں نقشہ کھینچا ہے - اپنے دین و ایمان کو اللہ کی پناہ میں دے کر ملاحظہ فرمائیں :-

کل نظر آیا چمن میں ایک عجب رشک چمن
گل رخ و گل گوں قبا و گلعذار و گلبدن
مہر طلعت ، زہرہ پیکر، مشتری وماہ جبیں
سیم بر، سیماب طبع ، سیم ساق و سیم تن
نازنیں ، ناز آفریں ، نازک بدن ،نازک مزاج
غنچہ لب ، رنگیں ادا ، شکر دہاں - شیریں سخن
تیر قد ، نشتر نگاہ ، مژگاں سناں، ابرو کماں
برق ناز و رزم ساز و نیزہ باز و تیغ زن
بے مروت ، بے وفا ، بے درد ، بے پروا خرام
جنگجو ، قتال وضع و سرفراز و سرفگن
زلف و کاکل خال و خط، چاروں کے یہ چاروں غلام
مشکِ تبت، مشکِ چیں ، مشکِ خطا ، مشکِ ختن

EmaanLibrary.com

وش و بر، دندان ولب چاروں سے یہ چاروں خجل
نسترن، برگِ سمن، دُرِّ عدن، لعلِ یمن

بتلا ایسے ہی خوش وضعوں کے ہوتے ہیں نظیر
بے قرار و دل فگار و خستہ حال و بے وطن

جو زہرہ وش مذکورہ غزل میں تجلی ریز ہے۔ یہ ترپن (۵۳) خوفناک ہتھیاروں سے کمربستہ ہے۔ اب اس قتّالہ کے مقابلہ میں پیغمبروں کی جماعت ہی آئے۔ تو اس کے وار سے بچے۔ اور وہ بھی ایزد متعال کا غیر مرئی ہاتھ ان کو بچائے۔ تو بچیں۔ درحالیکہ میدانِ امتحان لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ — اور لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ کے نور سے جگمگا اٹھے۔

دامِ عزازیل کا ایک صیدِ زبوں

ایک نوجوان — کسی ماہ جبین کے رخسار و کاکل کا گرفتار تھا۔ اس کی ہر ادا پر جان دیتا، اور گفتار کے پھولوں کی مہک سے مست رہتا تھا۔ ایک نیک آدمی نے اسے نصیحت کی۔ کہ اے نوجوان! — دنیا چند روزہ ہے؛ اور دنیا کی زیب و زینت، اور آرائش، حسن زناں، — غمزۂ حور وشاں، اور ادائے دلبراں سب فریبِ دنیائے دوں ہیں۔ تم آخرت کی فکر کرو۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند بنو۔ اور علماء کرام کے مواعظِ حسنہ سنا کرو۔ اس نے کہا۔ حضور! میں جوان ہوں۔ اور جوانی نام ہی عیش و عشرت۔ اور لہو و لعب کا ہے —— آپ نے امیر مینائی کا یہ شعر نہیں سنا ہوا ہے۔

ErfaanLibrary.com

اِک ادا مستانہ سر سے پاؤں تک چھائی ہوئی
اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

اور ریاضؔ خیرآبادی نے کہا ہے۔ ؎

گلے ملنے کے ان کافر حسینوں سے یہی دن ہیں
جوانی جب گلے ملتی ہو آ آ کر لڑکپن سے

اس نیک آدمی نے جواب دیا۔ سنو! ؎

صبح پیری منہ دکھائے گی جب اے مستِ شباب
یہ جوانی کا نشہ سارا ہرن ہو جائے گا!
(قیصرؔ دہلوی)

نوجوان بولا۔ حضور! صبح پیری تو ابھی بہت دور ہے۔ میں مجسم صبحِ جوانی ہوں۔ ؎

یہ چھلکتا ہُوا کیا جامِ شراب آتا ہے
اے میں قربان مرا عہدِ شباب آتا ہے (ریاضؔ)

وہ بزرگ بولے۔ برخوردار۔ سنو! ؎

بچ جائے جو دنیا میں جوانی کی ہوا سے
ہوتا ہے فرشتہ کوئی انساں نہیں ہوتا

اس نوجوان نے سوچا۔ کہ یہ پرہیزگار بزرگ نصیحتوں پر اتر آئے ہیں، اور میرا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ایسی منطق چلائی۔ کہ ان کا ناطقہ بند کر دیا۔

نوجوان نے کہا۔ جناب! سنئے۔ ؎

چھائی ہوئی گھٹا ہو چھلکتے ہوں آبِ جو
تانیں لگا رہے ہوں کسی سمت خوش گلو

EmranLibrary.com

آتی ہو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔ بھینی بھینی بو!!
اور ہو شراب و خلوت و معشوقِ خوبرو
زاہد تجھے قسم ہے، جو تو ہو تو کیا کرے!

پہلو میں ہو اگر کوئی محبوبِ دل نواز!!
الفت کا ہو چھڑا ہُوا آپس میں سوز و ساز
الفت کی چھیڑ چھاڑ کرے گر وہ مستِ ناز
اٹھ جائے غیرت کا جو خلوت میں امتیاز
سچ کہنا پھر بھی کیا یونہی یادِ خدا کرے

ٹھنڈی ہوا ہو، ابر ہو، کالی گھٹا بھی ہو
فصلِ بہار بھی ہو، چمن بھی، فضا بھی ہو
مے بھی ہو، اور جام بھی ہو، دلربا بھی ہو
ہو چنگ بھی، رباب بھی، نغمہ سرا بھی ہو
ان نعمتوں کا شکر نہ کیا تو ادا کرے

وہ بزرگ کانوں پر ہاتھ رکھ کر توبہ توبہ کرتے چلے گئے۔

الحاصل عورت سراپا فسوں، اور اس کی ہر ہر حرکت سحر ہے۔ اس لئے ابلیس نے آدمیوں کو اغوا کرنے کے لئے عورت کو اپنا دام اور پھانسا بنایا ہے۔ حضور انور ﷺ نے سچ فرمایا ہے کہ عورت شیطان کا دام ہے۔

مردوں کیلئے مہلک ترین فتنہ

حضرت اسامہ بن زید رضؓ سے روایت ہے۔ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے:۔

مَا تَرَكْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ۔ (بخاری۔ مسلم)

"نہیں چھوڑا میں نے اپنے پیچھے کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردوں کو عورتوں سے"

(نوٹ):۔ عورتیں مردوں کے لئے مضر ترین فتنہ ہے — یعنی عورتوں سے زیادہ ضرر پہنچانے والا فتنہ مردوں کے لئے کوئی نہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ مردوں کی طبائع عورتوں کی طرف بہت راغب ہوتی ہیں۔ پھر ناجائز تعلقات استوار کرکے حرام کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات رقابت کی وجہ سے آپس میں عداوت، دشمنی اور قتل تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اور ادنیٰ درجے کا فتنہ تو اظہر من الشمس ہے۔ کہ عورت کی مقناطیسی کشش مردوں کو بے چین کرکے انہیں رات بھر تارے گننے پر مجبور کردیتی ہے۔ پھر عورت مرد کو دنیا کی طرف راغب کرکے فنا فی الدنیا کردیتی ہے۔ الحاصل عورت کے جادو سے بچنا مرد کے لئے بہت مشکل ہے۔ اور یہی جادو مرد کے لئے فتنۂ عظیمہ ہے۔ جو اَضَرُّ عَلَی الرِّجَال ہے۔

دُنیا شیریں سبز ہے

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَیَنْظُرُ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةَ بَنِیْ اِسْرَاءِیْلَ کَانَتْ فِی النِّسَآءِ ط (صحیح مسلم)

"اور حضرت ابی سعید خدریؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا شیریں سبز ہے۔

اور تحقیق اللہ تم کو خلیفہ کرنے والا ہے۔ دنیا میں۔ پس دیکھتا ہے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو۔ (یاد رکھو) بچو دنیا (ملعونہ) سے۔ اور بچو عورتوں (کے فتنہ) سے، پس اول فتنہ بنی اسرائیل کا بہ سبب عورتوں کے تھا۔"

مُلاحظہ:۔ "دنیا شیریں سبز ہے۔" جس طرح شیرینی یعنی مٹھائی، برفی، گلاب جامن، قلاقند، جلیبی، شکر پارے، لڈو، وغیرہ وغیرہ مرغوب الطبع ہے، ایسے ہی دنیا بھی بڑی میٹھی اور شیریں ہے، اور جس طرح سبز چیز آنکھوں کو بھلی اور اچھی لگتی ہے۔ اسی طرح دنیا بھی آنکھوں میں بڑی پیاری لگتی ہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس (شیریں اور سبز) دنیا میں خلیفہ بناتا ہے۔ اور دیکھتا ہے، کہ تم عمل کیسے کرتے ہو؟ ۔ یعنی دنیا کی چمک دمک، زیب و زینت، زیبائش و آرائش، مال و دولت، زر، زن، زمین، سونا، چاندی، ہیرے، جواہرات، عمارات، باغات، انہار، مرتبے، عہدے، فاخرہ لباس، اعلیٰ اعلیٰ کھانے، اور اس کی صدہا اقسام، اثمار و فواکہ، درجنوں اقسام کی مشروبات وغیرہ کے مزے لوٹنے والے ہوتے ہو؟ یا دنیا کو سرائے فانی سمجھ کر چند روزہ زندگی گزارتے ہو؟

دنیا میں آنے کا مقصد

یاد رہے۔ کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے آدمی کو عمل صالح کرنے کے لئے بھیجا ہوا ہے۔

قرآن کہتا ہے:۔

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ (پ۲۹ ع۱)

"پیدا کیا اللہ نے موت اور زندگی کو تاکہ آزمائے تم کو کون اچھے عمل کرتا ہے۔"

EmaanLibrary.com

تو خلیفہ کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نیابت کے فرائض انجام دے، اس کی زمین میں۔ اس کے بندوں میں اللہ کا قانون نافذ کرے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا محکمہ قائم کرکے ملک میں نیکی پھیلائے اور بدی کو مٹائے۔ چوری، اغوا، ڈاکہ، راہزنی، شراب نوشی، زنا کاری، فلم بینی، محافل رقص و سرود، فحاشی، بے حیائی، بے پردگی وغیرہ کا ملک سے استیصال کرے، شرک اور بدعت کی ظلمت کو۔ توحید اور سنت کے نور سے ناپید کرے۔ اللہ کی نازل کردہ حدوں کو جاری کرے عدل و انصاف سے ملک کو بھر دے، راعی اور رعایا قرآنی معنوں میں مسلمان بن کر زندگی گزاریں۔ ایسے اعمال اللہ تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے۔

فرعون سے حکومت چھین لی گئی

فرعون نے بنی اسرائیل کو بڑا ذلیل کر رکھا تھا۔ ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا۔ تو اسے ذبح کرا دیتا۔ لڑکی ہوتی۔ تو اسے جیتا چھوڑ دیتا۔ تمام دن بنی اسرائیل سے سخت مشقت کے کام لیتا۔ ان پر پرلے درجے کے ظلم ڈھاتا۔ اور ان کو اپنی طاقت سے مرعوب کئے رکھتا۔ آخر اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السّلام کو پیدا کیا۔ فرعون ہی کے گھر میں اسے رکھا۔ ان ہی سے ان کی پرورش کرائی۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام جوان ہوئے۔ ان کو پیغمبری ملی۔ خدا نے حکم دیا۔ کہ فرعون کو اللہ کا حکم سناؤ۔ اور اللہ کی طاقت اور اس کے عذابوں سے ڈراؤ۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے بڑے مقابلے کئے۔ نبوت کو جادو کے زور سے دبانا چاہا۔ لیکن حق، ہمیشہ غالب آتا ہے۔ آخر حق کو فتح ہوئی، اور فرعون مع اپنے لاؤ لشکر کے نیل میں غرق کر دیا گیا۔

EmaanLibrary.com

فرعون اور آل فرعون کے ڈوب جانے کے بعد اللہ تعالےٰ نے فرمایا :-

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّ كُنُوْزٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ (پ۱۹ ع۸)

"پس ہم نے فرعون کے لوگوں کو باغوں سے اور چشموں سے اور خزانوں سے اور عزت کی جگہ سے نکال باہر کیا، اسی طرح وہی چاہیئے تھا۔ اور بنی اسرائیل کو ہم نے ان چیزوں کا وارث بنا دیا۔"

یعنی فرعون کے تخت و تاج، ملک، حکومت، اس کے خزانوں، نہروں چشموں، دریاؤں، محلوں، باغوں، باغیچوں، سب چیزوں پر بنی اسرائیل کا قبضہ ہوگیا۔ ان کو پورا پورا اقتدار حاصل ہوگیا۔ پھر ارشاد فرمایا :-

فرعون کے جانشین

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ۱۱ ع۷)۔

"پھر (ان کے ہلاک ہونے کے بعد) ہم نے زمین میں تم کو (ان کا) جانشین بنا دیا۔ تاکہ دیکھیں ہم کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔"

جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے پنجۂ استبداد سے نجات دے کر ان کو فرعون کی ہر چیز کا قابض اور متصرف بنا دیا۔ ان کو ملک مصر کی حکومت دے دی۔ اور فرمایا۔ اب ہم دیکھیں گے۔ کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

بنی اسرائیل کی ناشکری

بنی اسرائیل نے کیا کیا؟ موسیٰ علیہ السّلام اس قوم کے لئے تورات لینے کوہ طور پر گئے۔ جب واپس آئے۔ تو یہ قوم بچھڑا پوج رہی تھی۔ چاندی کے خوب صورت بچھڑے پر میلہ لگا کر، اس پر نذریں چڑھا کر۔ اس کے آگے سجدے

کر رہے تھے۔ گویا بچھڑے کا عرس رچا رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اس بچھڑے کو توڑ پھوڑ کر جلا دیا۔ اور اس کا نام و نشان مٹا دیا اور بنی اسرائیل کو سخت ملامت کی۔ فرمایا!۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو فرعون کی حکومت اور ظلم و ستم سے نجات دی تھی۔ اور تمہارے دشمن کو غرق کر دیا تھا۔ تم نے اس نعمتِ خداوندی کا یہ شکر ادا کیا ہے؟ کہ مشرک ہو گئے؟ بچھڑا پوجنے لگ گئے ہو؟ حضرت موسےٰ علیہ السّلام نے ان کے سامنے اللہ کے عذابوں کا ذکر کیا۔ جہنم کی آگ سے ڈرایا۔ اور لرزایا، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۔ (پ۱ ع ۶)

"اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ اے میری قوم! تم نے بچھڑے کی پرستش کر کے اپنے اوپر (بڑا ہی) ظلم کیا ہے، تو (اب) خالق کی جناب میں توبہ کرو (اس طرح) کہ اپنی جانوں کو قتل کرو۔ یہی تمہارے خالق کے نزدیک بہتر ہے۔ پھر (جب تعمیل حکم ہو گئی) تو اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

قوم موسیٰ نے بچھڑا پوجا

بنی اسرائیل نے بچھڑا پوج کر شرک کیا تھا۔ شرک کی توبہ اللہ نے ان کی جانوں کے قتل سے قبول کی۔ جن لوگوں نے بچھڑے کے نام کی نذریں نیازیں دی تھیں۔ اور ان کے آگے سجدے کئے تھے۔ انہوں نے گردنیں جھکا دیں۔ اور جن چند

EmaanLibrary.com

نفوس نے بچھڑا نہیں پوجا تھا۔ انہوں نے بحکم الٰہی تلواروں سے مشرکوں کی گردنیں مار دیں۔ اس طرح شرک کی توبہ قبول ہوئی۔

فرعون کے تخت و تاج کا وارث بن کر ان ناشکروں نے بچھڑا پوجنا شروع کر دیا۔ یہ عمل اللہ کو دکھایا۔ پہلے بدکردار ظالم لوگوں کو خدا تعالےٰ ہلاک کر کے جس قوم کو ان کا جانشین اور وارث بناتا ہے۔ اس کو دیکھتا ہے۔ کہ یہ لوگ کیسے عمل کرتے ہیں۔ جب یہ لوگ بھی پہلوں کی طرح ظالم فاسق اور بدکردار ثابت ہوتے ہیں۔ تو پھر اللہ ان کو بھی پہلوں کی طرح ذلیل کر کے مٹا دیتا ہے۔

پاکستانیوں کو انگریز کی جانشینی ملی

قرآن مجید کی ان آیات اور سنت اللہ کے اس آئینہ میں ہم پاکستانیوں کو بھی اپنا کردار دیکھنا چاہیئے۔

دیکھئے!۔ اللہ تعالیٰ نے انگریزوں کو ہمارے ملک سے نکال باہر کیا۔ اور ہم بارہ کروڑ مسلمانوں کو ان کے تخت و تاج، ملک، حکومت، ان کے خزانوں، نہروں، چشموں، دریاؤں، محلوں، باغوں، باغیچوں، محکمہ ڈاک، تار، ٹیلیفون، ریلوے، چھاؤنیوں، اور بے شمار محکموں کا جانشین، اور وارث بنا دیا۔ ہم کو انگریزوں سے وہ وہ چیزیں ورثہ میں ملیں۔ کہ فرعون نے وہ خواب میں بھی نہ دیکھی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مذکورہ آیت کے حکم سے ہم کو بھی فرماتا ہے:۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ۱۱ ع۷) ۔ "پھر (انگریزوں کے نکال دینے کے بعد) ہم نے (پاکستان کی) زمین میں تم کو (ان کا) جانشین بنا دیا۔ تاکہ

EmaanLibrary.com

دیکھیں ہم (پاکستانیو!) کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔"

اقتدار لینے کے بعد مسلمانوں کی حالتِ زار

شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ کہ انگریزوں سے اقتدار حاصل کرکے، ان کے جانشین اور وارث بن کر ہم نے کیسے عمل اللہ کو دکھائے؟ بنی اسرائیل نے تو صرف بچھڑا ہی بیس تیس روز پوجا تھا۔ ہم نے حضرت مولانا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر لاکھوں کی تعداد میں جمع ہو کر میلے لگا کر، عرس رچا کر، نذروں نیازوں کے انبار اور نقدی کے ڈھیر لگا کر، قبر پر سجدے، اور طواف کر کر، وہاں رو رو کر، چیخ چیخ کر، عاجزی سے گڑگڑا کر حاجت روائیاں، اور مشکل کشائیاں چاہی ہیں۔ ہر روز اس مزار پر، گریہ و زاری کرنے والوں کا ہجوم تو ہوتا ہی ہے۔ جمعرات کے دن تو اچھا خاصہ میلہ لگ جاتا ہے، اور خوب قوالی ہوتی ہے۔ ایک جمعرات کو ہم نے اپنے کانوں سے سنا۔ قوال تین چار صد آدمیوں کے مجمع میں گا رہے تھے،

تیرا در چھوڑ کے جائیں کہاں ـــــ تیرا در چھوڑ کے جائیں کہاں
داتا ـــ جائیں کہاں ـــ جائیں کہاں ـــ تیرا در چھوڑ کے

قرآن نے ایک ہی در بتایا ہے

قرآن نے تو دکھوں، دردوں، غموں، اندوہوں، مصیبتوں، ناچاریوں، لاچاریوں، مرضوں، کربوں، حاجت روائیوں ـــ اور مشکل کشائیوں کے لئے ایک ہی در بتایا ہے:۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (پ۲۰ ع ۱)

"بھلا کون ہے کہ جب کوئی شخص بے قرار ہو کر اس سے فریاد کرے۔

EmaanLibrary.com

اور وہ اس کی فریاد کو پہنچے۔ اور اس کی مصیبت کو ٹال دے۔
اور کون ہے، جو زمین میں تم کو (اپنا) نائب بناتا ہے۔ کیا اللہ کے
ساتھ کوئی اور معبود (یعنی حاجت روا اور مشکل کشا) بھی ہے؟
(ہرگز نہیں)۔ پھر) تھوڑے ہو جو نصیحت پکڑتے ہو۔"

جب اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرما دیا۔ کہ لاچاروں، بے بسوں،
مصیبت زدوں، اور بے قراروں کی فریاد کو پہنچنے والا۔ اور پھر ان کی
مصیبت کو ٹالنے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے؟ پھر سوال کیا۔ کیا
اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود، یعنی حاجت روا، اور مشکل کشا بھی ہے؟
مشرکین مکہ نے بھی جواب میں یہی کہا تھا۔ کہ ہاں ہے؟ لیکن رقبے کے لحاظ
دنیا میں سب سے بڑی اسلامی سلطنت کے وارثوں، بارہ کروڑ مسلمانوں،
(الا ماشاء اللہ) نے اس کے جواب میں کہہ دیا۔

داتا! — تیرا در چھوڑ کے جائیں کہاں — جائیں کہاں۔ جائیں کہاں،
— تیرا در چھوڑ کے — جائیں کہاں —

اللہ نے پوچھا — ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ — کیا اللہ کے ساتھ کوئی
حاجت روا مشکل کشا (الٰہ) ہے۔

یہ بولے — ہاں ہے! — داتا کا در! — خوب قدر کی ہم
نے — اللہ کی نعمت کی! — جو انگریز کو نکال کر ہم کو اس کا وارث
بنایا — اور اقتدار بخشا —

ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ — کے سوال کا جواب یوں بھی دیا گیا۔
یعنی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی قبر پر لاکھوں کے ہجوم
نے بیک زبان کہا۔ ؎

EmaanLibrary.com

عبادت جانتے ہیں ہم درگہِ اقدس کے سجدوں کو
کہ ارضِ ہند میں یہ کعبہ[1] مشکل کشائی ہے

پھر بارہ کروڑ مسلمانوں نے پاکستان میں کوئی بڑی چھوٹی قبر — شہروں، قصبوں، دیہاتوں، محلوں، میں نہیں چھوڑی — جہاں عرس، بھنڈارے، میلے، لگا کر سجدوں، نیازوں، اور نذروں سے اللہ کی بخشی ہوئی سلطنت کا "شکر" نہیں کیا۔ اور اہلِ قبور سے استعانت اور استمداد نہیں کی ؟؟

مسلمانوں کے اعمال ہاں تو ارشادِ خداوندی ہے۔ (پاکستانیو!) لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ہ — تاکہ دیکھیں ہم — (تم کو پاکستان کا اقتدار دے کر) تم کیسے عمل کرتے ہو"۔

ہمارے عملوں کا حال یہ ہے۔ کہ پاکستان میں قبر پرستی ملک گیر صورت اختیار کر چکی ہے۔ اس کے علاوہ ہم غیر اللہ کی نداؤں اور پکاروں سے بزرگوں کو پکار پکار کر توحید کا منہ چڑا رہے ہیں۔ پھر ہمارے کردار، اور اخلاق کا یہ حال ہے۔ کہ ملک کے اندر قتل۔ چوری۔ راہزنی۔ اغوا۔ مار دھاڑ۔ خونریزی زنا کاری۔ شراب نوشی۔ اغلام۔ رشوت ستانی۔ جنبہ داری۔ خویش پروری اقربا نوازی۔ چھروں۔ خنجروں۔ پستولوں، بندوقوں کا آزادانہ استعمال، کم تولنا۔ کم ناپنا۔ کم ماپنا۔ دھوکہ۔ فریب۔ جھوٹ۔ مکر۔ وعدہ خلافی لین دین میں دغا فریب، غرض وہ کون سے اکبر کبائر ہیں، جو یہاں نہیں

---

[1] کیا یہی ثبوت ہے ارضِ ہند میں کعبہ مشکل کشائی کا۔ کہ ہندستان کے مسلمانوں کا ہندوؤں کے ہاتھوں قتل عام ہو رہا ہے محلوں کے محلے آگ سے پھونکے جا رہے ہیں۔ مسلمان زندہ جلائے جا رہے ہیں، ان کی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کی عزت و ناموس لوٹی جا رہی ہے، خواجہ اجمیریؒ خوب مشکل کشائی کر رہے ہیں ؟ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ —

EmaanLibrary.com

ہیں۔ اور کون سے جرائم ہیں۔ جن کا یہاں ارتکاب نہیں ہو رہا ہے۔ نماز بار ہے۔ زکوٰۃ تاوان ہے، روزہ بوجھ ہے۔ اونٹ کی کوئی کل سیدھی نہیں۔

حدیث مذکور میں آگے ارشاد نبویؐ ہے۔ فَاتَّقُوا الدُّنیَا۔ "پس بچو دنیا سے"۔

یعنی یہ جو شیریں۔ سبز۔ پیاری۔ بھلی۔ خوب صورت دنیا ہے، اس سے بچو، اس کا ناجائز استعمال نہ کرو۔ دنیا کی ہر چیز کو اللہ کے حکم کے مطابق حاصل کرو، دنیا اور اس کی نعمتوں سے جائز طور پر فائدہ اٹھاؤ۔ اور خونی دنیا۔ شرکیہ دنیا۔ خدا کے ذکر سے غافل کرنے والی دنیا۔ اللہ سے دور ہٹانے والی دنیا سے بال بال بچو۔ ؎

چیست دنیا از خدا غافل شدن
نہ قماش و نقرہ و فرزند و زن

خدا سے غافل ہونے کا نام دنیا ہے۔ عورت، فرزند، سونا چاندی اور اسباب کا نام دنیا نہیں۔ یعنی ان سب چیزوں کو مرضیٔ مولا کے مطابق استعمال میں لاؤ۔ دین بن جائے گا۔ اور خدا کی نافرمانی میں جو وقت گزریگا وہ دنیا ملعونہ ہے۔ جن چیزوں سے ناجائز طور پر ہم فائدہ اٹھائیں گے، وہ دنیا ہے۔ جس سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور دنیا کے مال وجاہ پر فریفتہ نہ ہو جاؤ۔ کہ وہ فنا ہونے والا ہے۔ اس کے حلال پر حساب ہوگا۔ اور حرام پر عذاب۔

پھر ارشاد ہوا۔ وَاتَّقُوا النِّسَآءَ۔ "اور بچو عورتوں سے"۔ یعنی عورتوں سے ناجائز تعلقات قائم کرنے سے بچو، ان کے حسن وجمال اور ناز و نزاکت کے جادو سے بچو۔ مبادا ان کے سحر کے شکار ہو کر ایمان گنوا لو۔

بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ

آگے ارشاد ہوا۔ پس اول فتنہ بنی اسرائیل

کا بہ سبب عورتوں کے تھا۔

بنی اسرائیل میں اول فتنہ یہ تھا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے وقت ایک بڑا مستجاب الدعوات ۔ ولی اللہ تھا۔ اس کا نام بلعم بن باعور تھا ۔ جب موسیٰ علیہ السلام قوم جبارین کی سرکوبی کے لئے زمین کنعان میں اترے، تو جبارین بلعم باعور کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ موسیٰ بہت بڑا لشکر لے کر ہمارے قتل کرنے کے لئے آیا ہے۔ ہمارے لئے دعا کرو۔ کہ موسےٰ یہاں سے لوٹ جائے۔ یا اسے شکست ہو۔ بلعم نے کہا۔ معاذ اللہ! ۔ میں حضرت موسیٰ خدا کے پیغمبر، اور ان کے ساتھیوں مومنوں پر بد دعا کروں۔ نہ میری دنیا رہے گی۔ نہ دین ۔ قوم نے بڑی عاجزی سے منت سماجت کی۔ اور بار بار دعا کرنے کو کہا۔ پھر اس نے کہا۔ کہ اچھا میں استخارہ کرتا ہوں۔ دیکھوں! کیا حکم ہوتا ہے۔ جب اس نے استخارہ کیا۔ تو خواب میں دیکھا۔ کہ پیغمبر اور مومنوں پر بد دعا نہ کرنے کا اشارہ تھا۔ یہ خواب قوم کو سنایا۔ قوم نہ مانی۔ اس نے بار بار موسیٰ کے خلاف دعا کرنے کو کہا۔ بہت سے تحائف دیئے۔ اور فتنے میں ڈالا۔

آخر بلعم بد دعا کے ارادے سے اپنے گدھے پر سوار ہُوا۔ اور جبل جسان کی طرف چلا۔ جس کے پاس موسےٰ کا لشکر فروکش تھا۔ راستے میں گدھا بار بار زمین پر گرتا۔ اور بلعم اس کو اٹھاتا۔ اور چلتا۔ پھر گدھا گر پڑتا۔ اور وہ اٹھاتا اور چلنے لگتا۔ اس نے گدھے کو بہت مارا۔ آخر اللہ کے حکم سے گدھا بولا۔ اے بلعم! تو نہیں دیکھتا۔ کہ کدھر جا رہا ہے۔ موسیٰ علیہ السّلام پر بد دعا کرنے کو جاتا ہے۔ ہوش کر! ۔ ملائکہ سامنے آ آ کر مجھے پھیرتے ہیں۔ اور میں زمین پر گر گر پڑتا ہوں ۔

EmaanLibrary.com

پھر بلعم نے گدھے کو چھوڑ دیا۔ اور پیادہ پا ہو کر پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور بد دعا کی۔ جو کلمہ بُرا بنی اسرائیل کے لئے منہ سے نکالنے کا ارادہ کرتا، خدا کی قدرت سے بجائے بنی اسرائیل کے نام کے قوم بلعم کا نام زبان سے نکلتا وہ بار بار قوم موسیٰ زبان سے نکالنے کی کوشش کرتا۔ لیکن نام قوم بلعم ہی نکلتا تھا۔ قوم نے کہا۔ الٹی ہمارے لئے ہی بد دعا کرتے ہو۔ اس نے کہا، ہرچند میں قوم موسیٰ کا نام لینا چاہتا ہوں۔ لیکن خدا تعالےٰ میرے منہ سے قوم بلعم کا نام ہی نکلواتا ہے۔ اتنے میں بلعم کی زبان منہ سے نکل کر سینہ پر آ پڑی۔ دکتے کی طرح زبان منہ سے باہر نکل آئی۔ پھر بلعم نے کہا۔ اب دنیا اور آخرت دونوں میری برباد ہو گئیں۔

اے میری قوم! — موسیٰ کی قوم کی تباہی کے لئے میں تم کو ایک حیلہ بتاتا ہوں۔ وہ کرو۔ کہ اپنی عورتوں کو خوب آراستہ کرکے — انہیں بنا سنوار کر کچھ چیزیں بیچنے کے لئے ان کو دے کر بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیجو — اور انہیں کہہ دو۔ کہ اگر کوئی شخص بنی اسرائیل میں سے تمہیں بلائے۔ تو انکار نہ کرنا۔ اگر ایک شخص بھی اس قوم سے مبتلائے زنا ہو گیا۔ تو وہ تباہ ہو جائینگے اور تمہاری جیت ہو جائے گی —

قوم بلعم نے اپنی عورتوں کو بنا سنوار کر قوم موسےٰ میں بھیج دیا — ان میں سے ایک عورت جس کا نام کسّی بنت صور تھا۔ بڑی خوب صورت تھی جب وہ بنی اسرائیل کے ایک سردار کے پاس سے گزری۔ جس کا نام زمزم بن ثمالوم تھا — جونہی اس کی نظر اس عورت پر پڑی۔ وہ اس کے حسن و جمال پر ایسا فریفتہ ہوا۔ کہ اس کو پکڑ کر خیمہ میں لے گیا۔ اور زنا کا مرتکب ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زنا کی شامت سے اس قوم میں وبا بھیجی۔ کہ چند گھنٹوں

EmaanLibrary.com

میں ستر ہزار آدمی ہلاک ہو گئے۔

دھڑا دھڑ موتیں ہو رہی تھیں۔ کہ حضرت ہارون علیہ السّلام کا پوتہ جس کا نام فخاص تھا۔ نیزہ لے کر اس خیمہ میں پہنچا — جہاں زانی زانیہ موجود تھے۔ یہ بڑا بہادر تھا۔ وہاں پہنچتے ہی اس نے دونوں کو مار ڈالا۔ اور اللہ سے دعا کی۔ اے اللہ! اس ایک شخص کے گناہ کرنے سے تو ہم کو ہلاک کرتا ہے۔ ہم پر رحم کر۔ اسی وقت وبا رُک گئی۔

یہ تھا اول فتنہ بنی اسرائیل کا جو عورت کے باعث ظاہر ہُوا۔ جس کا ذکر حدیث مذکور میں ہے۔ ع

آفتیں ڈھاتا ہے یہ خاک کا پتلا کیا کیا

اسی فتنہ کے پیشِ نظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

وَاتَّقُوا النِّسَآءَ — اور ڈرو یا بچو عورتوں (کے فتنہ) سے۔

اللہ تعالیٰ عورت حلالاً طیبًا عطا کرے۔ تو مبارک ہے۔ اس طرح پری پیکر، ماہ جبیں، حور وش، مہر طلعت، سیمیں تن۔ مرمریں بدن، خورشید خد — اللہ نصیب کرے، تو خوش بختی اور مقامِ شکر ہے۔ لیکن معصیت الٰہی کی فضا میں ان بتانِ شعلہ رو کا چلنا پھرنا۔ اٹھنا بیٹھنا، دیکھنا، بولنا، ہنسنا، مسکرانا، انگڑائی اور جمائی لینا، ان کی زلفوں کی سیاہی، کانوں کی آرائش، پیشانی کا نور، گالوں کی درخشانی، ہونٹوں کی سرخی، چہرے کی ملاحت، حنائی ہاتھ، سیمیں کلائی، شیریں گفتار، خون ریز غمزے — یہ سب ایمان ربا فتنے ہیں۔ ان سے بال بال بچیں! — وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ — کیا کہنے ہیں فتنۂ نساء کے۔ ؎

خلوت سے انجمن میں وہ تشریف لائے ہیں
دنیا و دیں کے ساتھ بکھیڑے لئے ہوئے
(ریاض خیرآبادی)

یہ کتاب عالمِ عقبیٰ آخرت کے بارے میں ہے، اور عالمِ عقبیٰ کے معنے بھی جہانِ فردا کے ہیں۔ اگلا جہان۔ شروع کتاب میں قرآنی آیات سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ قیامت آئے گی۔ آخرت برحق ہے۔ ہر مسلمان کو آخرت اور معاد پر ایمان لانا چاہیئے۔ مرکر جی اٹھنے پر یقین کرنا چاہیئے۔ ہر شخص اللہ واحد القہار کے رو برو پیش ہو کر اپنی زندگی کے لمحہ لمحہ کا حساب دے گا۔ اور پھر اپنے اعمال کے لحاظ سے جزا، اور سزا پائے گا۔

پھر فانی زندگی کی بے ثباتی، اور دنیائے دنی کی بے وفائی کے حالات اور واقعات زینت قرطاس ہوئے ہیں۔ عبرتوں، نصیحتوں، فہمائشوں، تنبیہوں اور ہدایتوں کے انوار سے صفحات جگمگائے ہیں۔ اب علاماتِ قیامت بیان کئے جاتے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر ہر مسلمان کو نصیحت حاصل کرنی چاہیئے، اور چند روزہ حیات مستعار میں اعمال صالح کی کوشش کر کے دوسرے جہان کو آباد کرنا چاہیئے۔

EmaanLibrary.com

علم اُٹھ جائے گا اور جہل زیادہ ہوگا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الْجَھْلُ وَیَکْثُرَ الزِّنَا وَیَکْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ وَتَکْثُرَ النِّسَآءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَأَۃِ نِ الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ۔ (بخاری مسلم)

"حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تحقیق قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے، کہ علم اٹھایا جائے گا اور بہت ہوگا جہل، اور بہت ہوگا زنا۔ اور بہت ہوگا پینا شراب کا، اور کم ہونگے مرد، اور بہت ہونگی عورتیں۔ یہاں تک، کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد خبر گیری کرنے والا ہوگا۔"

مُلاحظہ:۔ علامات قیامت سے ہے۔ کہ علم اٹھایا جائیگا۔ یعنی قرآن اور حدیث کا علم کم ہوگا۔ حتٰی کہ رفتہ رفتہ اٹھ جائے گا۔ اس طرح کہ لوگ دنیا کے علوم و فنون کے پیچھے پڑ جائیں گے۔ تاکہ دنیا کمائیں، اور آخرت کی تعمیر کے علم ــ قرآن اور حدیث سے غافل ہو جائیں گے، اس علم کی قدر کم ہوتی جائے گی۔ اور جو دین کے علماء ہوں گے، وہ فوت ہوتے جائیں گے۔ نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ یَرْفَعُ الْعِلْمُ۔ دین کا علم اٹھایا جائیگا۔

ارشاد پاک کی صداقت

حضورؐ کے اس ارشاد پاک کی صداقت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیجئے۔ کہ ہزاروں نہیں، لاکھوں مدرسے اور کالج ملک کے اندر موجود ہیں۔ جن میں کروڑوں لڑکیاں اور لڑکے تعلیم

EmaanLibrary.com

حاصل کر رہے ہیں۔ اور دنیا کے علوم و فنون اس کثرت سے پڑھائے جا رہے ہیں۔ کہ آپ ان علوم کو شمار نہیں کر سکتے۔ پھر یہاں سے فارغ ہو کر طلبہ یورپ کے ممالک میں مزید علم حاصل کرنے جا رہے ہیں، اب تو لڑکیوں نے ان علوم کے حاصل کرنے میں لڑکوں کو مات کر دیا ہے۔ بی۔ اے تو رہا ایک طرف، لڑکیوں نے ایم۔ اے کی ڈگریوں کو پامال کر ڈالا ہے۔ یہ علوم و فنون دنیا کمانے، اور دنیا کی ترقی اور عروج پانے کے لئے ہیں، چنانچہ ان علوم کے اکتساب کے بعد یہ لڑکیاں اور لڑکے کہکشاں گیر ترقیاں کر رہے ہیں۔

علومِ عصریہ ناجائز نہیں

ان علوم کے حاصل کرنے کے ہم خلاف نہیں ہیں۔ دنیا میں باعزت طور پر رہنے، اور اقوامِ عالم کے مقابلہ میں آنے کے لئے علومِ عصریہ کا حاصل کرنا ناگزیر ہے، لیکن رونے کے قابل تو یہ بات ہے۔ کہ جدید علوم کے حاصل کرنے والے دین سے ایسے بیگانہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ وہ مسلمانوں کے گھرانوں کے فرزند ہی نہیں ہیں۔ آج کل دنیا میں پنپنے، اور چمکنے کا دار و مدار ہی مغربی علوم کے حاصل کرنے پر ہے۔ کہتے ہیں ؎

حامدہ چمکی نہ تھی مغرب سے جب بے گانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن، پہلے چراغِ خانہ تھی

کیا ہی بہتر ہو۔ کہ سکولوں، اور کالجوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ، قرآن اور مشکوٰۃ بھی طلبہ کو پڑھا دیئے جائیں۔ انہیں صوم و صلوٰۃ کا پابند بنایا جائے۔ اور اخلاق حسنہ کے زیور سے بھی آراستہ کیا جائے۔ اس طرح دین بھی زندہ رہے، اور دین کی زندگی سے آخرت بھی زندہ ہو جائے۔ اور دنیا کی ترقی، اور فلاح کے اسباب بھی مہیّا رہیں۔

EmaanLibrary.com

دین کا علم برائے نام ہے

ہاں تو ہم یہ بیان کر رہے تھے۔ کہ یہ علاماتِ قیامت سے ہے کہ علم اٹھایا جائے گا۔ جب دنیاوی علوم کے بے شمار مدارس، اور کالج ہیں۔ اور مقابلتہً دینی مدارس صفر کے برابر ہیں۔ تو دین کا علم بھی برائے نام ہی ہوا۔ پھر ملک میں جو چند گنتی کے مدارس ہیں۔ ان میں صرف وہی طالب علم پڑھ رہے ہیں۔ جن کو سکولوں اور کالجوں کے اخراجات میسر نہیں آتے۔ یا وہ جو درخورِ اعتنائے علومِ عصریہ نہ ہوئے۔ پھر یہ دینی مدرسے بھی اس وقت تک ہیں جب تک تھوڑے بہت دین کے علماء کا دم باقی ہے۔ جب یہ شمعیں گل ہوگئیں۔ (اور ہوتی جا رہی ہیں) تو دینی مدارس کی نژادِ نو (جو آکسیجن کے ساتھ زمانے کی کاربن ڈائی آکسائڈ بھی اِن ہیل[1] (INHALE) کر رہی ہے) تقویٰ فراموش بن کر دنیا کو دین پر ترجیح دینے والی نکلے گی۔ اور اس طرح روز بروز علم رُو بہ زوال ہوتے ہوتے اٹھ جائے گا۔ یہ جہان، علمِ دین کے نُور سے بے نور ہو جائے گا۔ سچ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے۔ یُرْفَعُ الْعِلْمُ۔ "علم اٹھایا جائے گا۔"

جہل بہت ہوگا

آگے فرمایا یَکْثُرُ الْجَھْلُ۔ "جہل بہت ہوگا۔" جہل علم کی ضد ہے۔ جب علم اٹھ گیا۔ تو اس کی جگہ جہل (IGNORANCE) ہی لے گا۔ یعنی علاماتِ قیامت سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ اور جہل یعنی بے علمی زیادہ ہو جائے گی۔ دینی واقفیت ناپید ہوتی جائے گی۔

آج دیکھ لیجئے۔ کہ علومِ عصریہ (MODERN ARTS) کا بہت زور ہے لیکن ان علوم کے ماہروں کا یہ حال ہے۔ کہ دین سے پورے پورے کورے

[1] سانس کے ساتھ اندر لے جانا۔

EmaanLibrary.com

ہیں۔ ناواقف ہیں۔ انجان ہیں۔ ڈبل ایم۔ اے پاس۔ بڑے بڑے حاکموں اور افسروں کو دیکھا ہے۔ کہ بزرگوں کی قبروں پر جا کر سجدے کرتے، روتے اور ان سے حاجتیں مانگتے ہیں۔ بعض افسر اہل قبر بزرگ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ ہماری ملازمت کی طرف دھیان رکھنا۔ ہم اپنے عہدے پر عزت سے رہیں۔ کوئی ذلّت، پریشانی اور عتاب نہ آجائے۔

عزّت ذلّت اللہ کی طرف سے ہے

ان کو اتنا پتہ نہیں۔ کہ عزّت ذلّت اور نفع نقصان اللہ کی طرف سے پہنچتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی ان باتوں پر مختار نہیں ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے:۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پ۳ ع ۱۱)

"(اے پیغمبرؐ!) کہو۔ اے اللہ! سارے ملک کے مالک۔ تو ہی جس کو چاہے بادشاہی دے۔ اور تو ہی جس سے چاہے بادشاہی چھین لے۔ اور تو ہی جس کو چاہے عزت دے اور تو ہی جس کو چاہے ذلت دے۔ (ہر طرح کی) خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

اس آیت میں صاف ارشاد ہے۔ کہ اللہ مالک الملک ہے، جسے چاہے سلطنت دے، جس سے چاہے سلطنت چھین لے، وہی عزت دیتا ہے۔ اور وہی ذلیل کرتا ہے، یہ سب کچھ اس کے ہاتھ، اختیار، اور بس میں ہے۔

EmaanLibrary.com

پھر اگر کوئی عزت کسی صاحبِ قبر کے پاس سمجھتا ہے، اور ذلّت سے بچانا بھی اس کے بس میں جانتا ہے۔ تو اس سے بڑا جاہل اور خدا ناآشنا اور کون ہو سکتا ہے۔ ایسا عقیدہ اور فعل سراسر قرآن کے خلاف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کابل کی بادشاہی امان اللہ خاں سے چھین کر بچہ سقہ کو دے دی۔ امان اللہ جان بچا کر ملک سے نکل گیا۔ اور اٹلی میں جا کر ایک ہوٹل کھول لیا۔ پھر علیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدِیر ذات نے بچہ سقہ سے بادشاہی چھین کر ظاہر شاہ کو بخش دی۔ اور بچہ سقہ کو ذلت سے دوچار کر دیا۔ ایسے ہزارہا واقعات موجود ہیں۔ جو عِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ... کی ابدی حقیقت، اور صداقت پر گواہی دیتے ہیں۔ ہر زمانے میں بلکہ آج کل ہمارے سامنے روزمرہ ایسے واقعات، اور حالات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ کہ آج تخت ہے تو کل بوریا۔ آج کوئی عزت سے ہمکنار ہے تو کل ذلت سے دوچار۔ ایک لاکھ پتی ہے۔ اور چند ماہ کے بعد نانِ شبینہ کا محتاج ہے۔ تین سَو تین (۳۰۳) بڑے بڑے افسروں کی رسوائی اور ذلت کا واقعہ تو ابھی کل کی بات ہے۔ جو پاکستان کے تمام اخباروں میں آتا رہا ہے۔ متذکرۃ الصدر آیت کی رو سے یقین کریں۔ کہ سب تصرفات اللہ واحد القہار ہی کے دست قدرت کے مظاہر ہیں۔ کسی بشر کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ نہ کوئی تصرفات خداوندی میں شریک ہے

؎ دلوں کا مالک، نظر کا حاکم، سمجھ کا صانع، خرد کا بانی
جمال اس کا جلال اس کا، اسی کو زیبا ہے لن ترانی
(اکبر الہ آبادی)

پھر یہ جہل ہی کا کرشمہ ہے۔ کہ علومِ عصریّہ کے حامل عقائد

EmaanLibrary.com

و اعمال میں انجانِ دین ہیں۔ ؎

باہمہ ذوقِ آگہی ہائے رے پستیِ بشر
سارے جہاں کا جائزہ اپنے جہاں سے بے خبر

جہل نے زور پکڑا ہے

جہالت کا یہ حال ہے۔ کہ اس کی ظلمت سے سارا ملک تاریک ہے۔ کتاب و سنت، جو وحی کا علم ہے۔ اس کے رفع کے بعد من گھڑت قصص و روایات نے زور پکڑ لیا ہے۔ توحید و سنت کی جگہ شرک، اور بدعات کا دور دورہ ہے۔ ضلال دین ناپید۔ تارکول اور راب اس کا نعم البدل قرار پا گیا ہے۔ علمائے سوء کے تاجرانہ وعظوں نے تاریکی کو اور شوخ کر دیا ہے۔ آہ! علم اٹھ گیا، اور جہل نے زور پکڑ لیا ہے۔

زنا کی کثرت ہو گی

آگے ارشاد ہوتا ہے۔ وَيَكْثُرَ الزِّنَا۔ "اور زنا بہت ہو گا۔" آج روئے زمین پر اس جہنم رسا فعل کی بڑی کثرت ہے۔ اپنے ملک میں نظر دوڑائیے۔ کہ اس فعلِ بد نے سارے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ نائٹ کلبیں ہیں۔ رقص کی محفلیں ہیں۔ زن و مرد کے اختلاط کے بہت سے اڈے ہیں۔ سٹوڈیوز کا اندر اور باہر ظلمت بدوش ہے۔ ناچنے اور گانے کی محافل، فحاشی کی عکاس ہیں۔ سیناؤں کے ہال مقدماتِ زنا کے مرکز ہیں۔ ریستورانوں، ہوٹلوں کی فضا تاریکی کو شرما رہی ہے۔ سارے ملک میں یہ مسموم ہوا چل رہی ہے۔ کیا اس بے حیائی کی کثرت نہیں ہے؟

شراب نوشی کی کثرت

وَيَكْثُرَ شُرْبَ الْخَمْرِ۔ "اور شراب کا پینا زیادہ ہو گا۔"

EmaanLibrary.com

بیشک دنیا میں شراب نوشی کی بہت کثرت ہے، ہر ملک شراب کے نشے میں مخمور ہے؛ اسلامی ممالک کی حالت بھی بڑی ناگفتہ بہ ہے، اپنے ملک میں بنت العنب کا ہر کوئی رسیا ہے۔ شراب خانے، شراب کی بھٹیاں، گاؤں گاؤں۔ محلے محلے۔ گلی گلی۔ عام ہیں۔ نوجوان طبقہ دخترِ رز کے پیچھے دیوانہ ہو گیا ہے۔ غرض بڑی کثرت ہو گئی ہے شراب نوشی کی، وقت قریب ہے۔ کہ عام مشروبوں۔ مثل کوکا کولہ۔ سیون اَپ۔ کی طرح یہ مشروب بھی عام ہو جائے گا۔ اور سربازار اس کے پینے میں کوئی حجاب تک نہ ہوگا۔

ارشادِ نبویؐ ہے "اور مرد کم ہوں گے اور عورتیں بہت ہوں گی۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک قیّم (خبرگیری کرنے والا مرد) ہوگا ـــــ مطلب یہ ہے۔ کہ مرد کم ہو جائیں گے۔ اور عورتیں بہت ہو نگی۔ اور پچاس عورتوں کے لئے ایک قیم کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ایک مرد کی پچاس عورتیں، بیویاں ہوں گی۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ مائیں۔ بہنیں۔ دادیاں۔ پھوپھیاں۔ خالائیں۔ بھتیجیاں۔ بھانجیاں۔ بیویاں وغیرہ، ایک مرد کے متعلق ہوں گی۔ جو ان کی خبرگیری کرے گا ـــ یعنی ایک مرد کی نگرانی اور خبرگیری میں پچاس عورتیں ہوں گی۔ مردوں کی قلت کے باعث ان کے سرپرست کم ملیں گے۔ حضورؐ نے قیّم فرمایا ہے۔ اور قیّم کے معنے ہیں خبرگیری کرنے والا۔ نہ کہ خاوند۔

EmaanLibrary.com

کذّابوں کا ظہور

وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ (مشکوٰۃ)

"حضرت جابر بن سمرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ تحقیق قیامت سے پہلے پیدا ہوں گے جھوٹے۔ پس بچنا ان کے شر سے۔"

ملاحظہ:۔ اس حدیث میں جھوٹوں سے مراد ہیں۔ نبوّت کا دعوےٰ کرنے والے جھوٹے نبی۔ جھوٹی حدیثیں گھڑنے والے ظالم، دین میں مسئلے بنانے والے اہل بدعت، اعتقاداتِ باطلہ پھیلانے والے، اور انہیں صحابہ رض، اور سلف صالحین رح کی طرف نسبت کرنے والے ۔ جھوٹے امام مہدی۔ مدعیانِ امارتِ باطلہ۔

جھوٹی حدیثیں مدعیِ نبوت مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہو گزرے ہیں۔ اور خود حدیثیں گھڑ کر بیان کرنے والے بھی ہوئے ہیں۔ دیکھئے یہ جھوٹی حدیثیں ہیں:۔

ابو حنیفہ سراج امتی:۔ ابو حنیفہ میری امت کے چراغ ہیں۔

انا من نور اللّٰہ:۔ میں (رسول خدا) اللہ کے نور سے ہوں۔

الفقر فخری:۔ فقر میرا فخر ہے۔

اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اھل القبور:۔ جب حیران ہو جاؤ بیچ امور کے۔ پس مدد مانگو قبروں والوں سے۔

علماء امتی کانبیاء بنی اسراءیل:۔ میری امت کے علماء بنی اسرائیل

EmaanLibrary.com

کے نبیوں کی مانند ہیں۔

ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار:۔ تحقیق اولیاء اللہ نہیں مرتے ہیں۔ بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے جاتے ہیں۔

بدعتیوں کا پیدا ہونا

اہل بدعت نے بہت مسائل خود گھڑ کر داخلِ دین کر رکھے ہیں، جو بدعت ہیں۔ حدیث شریف میں حضورؐ نے بدعت کی یہ تعریف کی ہے:۔

من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد۔

"جس نے ہمارے امر (شریعت) میں کوئی نئی بات (مسئلہ وغیرہ) نکالی جو اس میں نہ ہو۔ پس وہ (نئی بات) مردود ہے"

ابوداؤد میں حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ، نماز، زکوٰۃ حج اور عمرہ قبول نہیں کرتا۔

بدعت اس لئے مردود ہے۔ اور بدعتی کے نیک اعمال اللہ قبول ہی نہیں کرتا۔ کیونکہ بدعت جاری کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کرنا ہے۔ جس طرح شرک توحید کے مقابل ہے۔ اسی طرح بدعت سنت کی ضد ہے۔ پیغمبر بھی دین میں مسئلے بنائے (بہ اذن اللہ) اور بدعتی بھی مسائل ڈھالے۔ کتنا سخت جرم ہے۔ قیامت کے روز بدعتی حوض کوثر کے پانی سے بھی محروم رہے گا۔

صحیح مسلم میں ہے۔ اللہ انہیں حوض کوثر پر آنے ہی نہیں دیگا۔ حضورؐ اللہ سے پوچھیں گے۔ یہ لوگ کیوں حوض کوثر سے روکے گئے ہیں۔ اللہ فرمائے گا۔ انک لا تدری ما احدثوا بعدک۔ تو نہیں جانتا۔ تیرے بعد انہوں نے احداث فی الدین کیا تھا۔ یعنی دین میں بدعات

EmaanLibrary.com

جاری کی تھیں — یہ بدعتی ہیں — پھر حضورؐ فرمائیں گے۔ سحقا سحقا لمن غیر۔ دور ہو جاؤ۔ دور ہو جاؤ۔ لعنت ہو۔ جس نے دین بدلا۔

جھوٹے قصّے کہانیاں سنانے والے

اس کے علاوہ من گھڑت — قصے کہانیاں بنا کر مذہب کے نام سے واعظ لوگ بیان کرتے ہیں۔ اور سلف صالحین کے ذمہ لگا دیتے ہیں۔ کہ بزرگوں نے فرمایا ہے۔

ایک واعظ بیان کر رہے تھے، کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی وفات ہوئی۔ آپ کو قبر میں دفن کر دیا گیا۔ تو منکر نکیر فرشتوں نے پوچھا۔ من ربك۔ تیرا رب کون ہے؟ آپ نے فرمایا۔ تم نے پہلے السّلام علیکم کیوں نہیں کی۔ انہوں نے سلام کیا۔ اور پھر کہا۔ من ربك تیرا رب کون ہے؟ — آپ نے فرمایا۔ پہلے یہ بتاؤ۔ کہ جب اللہ نے کہا تھا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خلیفہ۔ تحقیق میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔ تو تم نے کیوں کہا تھا۔ اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا — کیا بناتا ہے تو زمین میں جو فساد کرے گا اس میں۔ اے فرشتو! بتاؤ۔ تم نے اللہ کے کام میں کیوں دخل دیا؟ منکر نکیر نے کہا۔ جناب یہ جواب دینے والے ہم دو ہی فرشتے تو نہ تھے۔ اور بھی تھے۔ آپ ہم کو چھوڑیئے، آسمان پر جا کر ہم سب فرشتوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا جواب ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں جاؤ۔

منکر نکیر آسمان پر گئے۔ اور سب فرشتوں کو اکٹھا کر کے کہا۔ کہ ایک اللہ کا بندہ قبر میں آیا ہے۔ ہم نے حسب دستور اس کو کہا۔ من ربك۔ اس نے کہا۔ کہ پہلے میرے سوال کا جواب دے لو۔ پھر تمہارے سوال کا

EmaanLibrary.com

جواب دوں گا۔ چنانچہ اس نے پوچھا ہے۔ کہ جب خدا نے کہا تھا۔ کہ میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔ تو تم نے کیوں کہا تھا۔ کہ کیا بناتا ہے تو زمین میں جو فساد کرے گا اس میں۔ اور بہائے گا لہو؟

اے سب فرشتو! بتاؤ کہ ہم اس بندۂ خدا کو کیا جواب دیں۔ اس نے ہم کو قابو کر لیا ہے۔ سب فرشتے کہنے لگے۔ جواب تو اس کا ہمارے پاس بھی نہیں ہے۔ آؤ اللہ تعالےٰ سے پوچھیں۔ پھر سب ملائکہ نے اللہ تعالیٰ کو کہا۔ کہ تیرا ایک بندہ جو قبر میں گیا ہے۔ اس نے منکر نکیر کو قابو کر لیا ہے۔ وہ کہتا ہے، تم نے اللہ کے کام میں کیوں دخل دیا تھا۔ جب اللہ نے کہا۔ میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔ تو تم نے کہا، کیا بناتا ہے تو جو زمین میں فساد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جاؤ جا کر اس سے معافی مانگ لو۔ پھر منکر نکیر قبر میں آئے۔ اور کہنے لگے۔ جناب ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ اس لئے ہم کو معاف کر دو۔

آپ نے فرمایا۔ اچھا اس شرط پر تم کو معاف کیا جاتا ہے۔ کہ جو میرا مرید گیارہویں دینے والا قبر میں آئے۔ اسے تنگ نہ کرنا۔ انہوں نے کہا بہت اچھا حضور!۔

ناظرین دیکھا آپ نے، اس طرح کے قصے کہانیاں بنا کر لوگوں کو سناتے ہیں۔ پھر یہ قیامت کی نشانیاں نہیں ہیں۔ تو اور کیا ہے۔ صرف گیارہویں کے ختم کی روٹی کھانے کے لئے اس پل صراط پر چڑھے ہیں۔ یہ جھوٹے لوگ ہیں۔ متذکرۃ الصدر حدیث میں جناب رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت سے پہلے جھوٹے پیدا ہوں گے۔ تم ان سے بچو۔" تو مسلمانوں کو ایسے کذابوں سے ضرور بچنا چاہئے۔ جو مذہب اور دین کے

EmaanLibrary.com

اندر اتنے بڑے بڑے جھوٹ بولتے ہیں کہ پہاڑوں کی چوٹیاں بھی شرما جاتی ہیں۔

جب امانتیں ضائع کی جائیں گی اور نااہلوں کو کام سونپے جائینگے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اِذْ جَاءَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ۝ (بخاری شریف)

"حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (صحابہ کے درمیان) باتیں کرتے تھے، اس وقت اچانک ایک گنوار آیا۔ اور اس نے پوچھا۔ کب ہوگی قیامت؟ حضورؐ نے فرمایا۔ جس وقت ضائع کی جائے گی امانت پس منتظر رہ قیامت کا، کہا اعرابی نے۔ کس طرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا آپؐ نے فرمایا۔ جس وقت سونپا جائے گا۔ امر سلطنت (یا امارت یا حکومت) کا طرف نا اہل کے، پس منتظر رہ قیامت کا۔"

مُلاحظہ:۔ اس حدیث میں امانت کا ضائع کیا جانا۔ قیامت کی علامت ہے۔ امانت سے مراد شرع کی تکلیفیں، اور دین کے فرائض و احکام ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔

امانت کی تشریح اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ (پ۲۲ ع ۶)

"تحقیق پیش کیا ہم نے امانت کو آسمانوں پر اور زمین اور پہاڑوں پر۔ تو انہوں نے اس کے (بوجھ کے) اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور اس سے ڈر گئے۔ اور آدمی نے (بے تامل) اس کو اٹھا لیا بیشک وہ (اپنے حق میں) بڑا ظالم (اور) نادان (بھی) تھا۔"

در اصل امانت توحید الٰہی ہے۔ اور توحید کے ماتحت تمام فرائض اور احکامِ خداوندی ہیں۔ یہی چیز اللہ نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کی اور فرمایا۔ کہ ان احکام و فرائض کو مع ان کی ذمہ داری کے قبول کرو۔ اللہ کے فرائض و احکام اور ان کی ذمہ داری کا بوجھ اتنا بھاری ہے۔ کہ آسمان، اور زمین، اور پہاڑ، اس بوجھ سے لرز گئے۔ اور عرض کیا۔ اے رب متعال! ہم اس امانت کے بوجھ کو نہیں اٹھا سکتے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس بوجھ کو آدمی پر پیش کیا۔ تو اس نے اٹھا لیا۔

حافظ شیرازی فرماتے ہیں۔ ؎

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید

قرعۂ فال بنامِ من دیوانہ زدند

"کہ امانت کا بوجھ آسمان (زمین اور پہاڑ) نہ اٹھا سکے۔ اس امانت کے بوجھ کا قرعہ مجھ دیوانے انسان کے نام نکل آیا۔"

یعنی انسان نے محبت الٰہی کے جنون میں ساتوں آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں، کو چکنا چور کر دینے والے بوجھ کو اٹھا لیا۔ کیا خوب کہا گیا ہے۔ ؎

EmaanLibrary.com

میں گرچہ ناتواں ہوں لیکن بارِ کائنات
میرے سوا کسی سے اٹھایا نہ جائے گا

فرائض خداوندی کی ذمہ داری

الحاصل انسان نے توحید — فرائض اور احکام کی ذمہ داری کو اٹھا لیا ہے۔ خوب یاد رکھیں۔ کہ جو شخص قرآن مجید کو کلام اللہ مانتا ہے۔ اور حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے سچے رسول یقین کرتا ہے۔ اس نے سارے قرآنی احکام کی امانت کو قبول کرلیا ہے — اور ذمہ داری کے ساتھ ان کی ادائیگی کا اقرار کرلیا ہے۔ پھر قرآن کو قانونِ الٰہی ماننے والے پر فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کے تمام اوامر کو عمل میں لائے۔ جب عمل میں لائے گا۔ تو قرآن کی امانت کو پورا کرنے والا ہوگا۔ اور جو صرف قرآن کو کلامِ الٰہی تو مانتا ہے۔ لیکن اس کے احکام کو عمل میں نہیں لاتا۔ تو وہ امانت کو ضائع کرنے والا ہے۔ نوٹ کرلیں۔

یہ سب امانتیں ہیں

توحید خداوندی :۔ کہ اللہ واحد القہار کی ذات، اور صفات میں کسی کو شریک نہ کریں۔ اگر کسی قسم کا شرک بھی ہوگیا۔ تو توحید کی امانت ضائع ہو جائے گی۔

افسوس! آج کل لوگوں کے عقائد و اعمال میں شرک بہت آگیا ہے مسلمان، بزرگوں ولیوں کو مصائب و حوائج میں پکارتے ہیں۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر، موجود، عالم الغیب، دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم مانتے ہیں۔ نور من نور اللہ کہتے ہیں، یعنی خدا کا جز، قبروں پر لاکھوں کی تعداد میں حاضر ہو کر بزرگوں کا

EmaanLibrary.com

عرس مناتے ہیں۔ان کی قبروں پر روتے ۔ گڑگڑاتے ۔ سجدے کرتے ۔ نذریں، نیازیں چڑھاتے ۔ نقدی نچھاور کرتے ، اور صاحبِ قبر سے حاجتیں مانگتے ہیں ۔ ان شرکیہ افعال سے توحید کی امانت ضائع ہو جاتی ہے۔ سچ فرمایا حضورؐ نے ۔کہ امانت کا ضائع کیا جانا قیامت کی نشانی ہے ۔ توحید کی امانت کثرت سے برباد ہو رہی ہے ۔ یہ قیامت کی نشانی ہے ۔

توحید کے ماتحت نماز پنجگانہ ۔ رمضان کے روزے ، زکوٰۃ ۔حج ، یہ فرائض بھی امانت ہے ۔ ان کو سنت کے مطابق ادا کرنا امانت کا ادا کرنا ہے ۔ اور ان کا ترک امانت کا ضائع کرنا ہے ۔ کروڑوں مسلمان ان احکام سے بے نیاز و لاپروا ہو کر امانت کا ضیاع کر رہے ہیں ۔ یہ علامتِ قیامت ہے ۔

پھر ہاتھ پاؤں ، کان ، آنکھ ، زبان — یہ بھی امانت ہے ۔ اگر ان اعضاء کو جائز استعمال کریں گے ۔ تو امانت کی ادائیگی ہو گی ۔ اور ان کا غیر شرع استعمال امانت کی بربادی اور خرابی ہے ۔

تمام حقوق اللہ ، اور حقوق العباد بھی امانتیں ہیں ۔ ان کو پورا کرنا ادائے امانت ہے ۔ اور تلف کرنا ضیاع امانت ہے ۔ یاد رہے کہ تمام زندگی امانت ہے ۔ اسے اللہ کی مرضی کے مطابق گزار کر امانت پوری کریں ۔ جو لمحہ بھی اللہ کی نافرمانی میں گزرے گا ۔ وہ امانت کو تلف کر دے گا ۔ اسی لئے کہا گیا ہے ، جو دم غافل سو دم کافر ۔ یعنی جو دم معصیت الٰہی میں گزرا ۔ وہ اللہ کی ناشکری میں گزرا ۔

حضور انورؐ نے حدیث میں درست فرمایا ۔ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَۃُ

فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ۔ "جب امانت ضائع کی جائے گی۔ پس منتظر رہ قیامت کا" دیکھ لیں۔ امانت کا کتنا بڑا ضیاع ہو رہا ہے۔ ایک فی ہزار بھی امانت کو پورے کرنے والے نہیں ہیں۔ ؎

جگمگاتے ہوئے اشکوں کے دیوں سے سرشام
آرزوؤں کے مزاروں پہ چراغاں ہوگا

امورِ سلطنت نااہلوں کو سونپنا

حدیث بالا میں اعرابی نے پھر سوال کیا۔ کَیْفَ اِضَاعَتُهَا ۔۔۔ اے اللہ کے رسول! کس طرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا؟

آپ نے فرمایا۔ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ ۔ "جب سونپا جائے گا امر سلطنت طرف نااہل کے"

یعنی جن میں شروط استحقاق نہیں پائی جاتیں۔ ان کو امور سلطنت تفویض کئے جائیں۔ مانند عورتوں، لڑکوں، جاہلوں، بخیلوں، نامردوں، فاسقوں، فاجروں، زانیوں، شرابیوں، اور بے دینوں کے۔

اپنے ملک کے امور سلطنت جن کے ہاتھ میں ہیں ۔ دیکھ لیں وہ کون ہیں؟ کیسے ہیں؟ کیا ان امورِ ریاست کے سرانجام دینے کی اہلیت ہے؟ دور نہ جائیے۔ ابھی کل کی بات ہے۔ پاکستان کے صدارتی انتخاب کے لئے سارے ملک کے لیڈروں، اور سیاسی جماعتوں نے مع جماعت صالحین قائد اعظم مرحوم و مغفور کی بہن مس فاطمہ جناح کو کھڑا کر دیا۔ اور فرشتوں کی جماعت کے امیر المؤمنین نے فتوٰے دے دیا کہ عورت کو سربراہِ مملکت بنانا جائز ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بخاری شریف میں فرمایا:۔

Ehsanl ibrary.com

"وہ قوم جو عورت کو سربراہ سلطنت بنائے گی
لن یفلح - ہرگز فلاح نہ پائے گی"

لیکن امیر المؤمنین اتنے حیا نا آشنا نکلے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی بھی کوئی پروا نہ کی — اور یہی رٹ لگاتے چلے گئے۔ کہ عورت کو سربراہ سلطنت بنانا جائز ہے۔ جائز ہے۔ جائز ہے۔ ملک کے اندر یہ بہت بڑا حادثہ رونما ہوا۔ اور سب سے بڑی قیامت کی نشانی قرار پائی کہ امر سلطنت نا اہل (عورت) کو سپرد کرنے لگے — بیشک قیامت قریب ہے۔

اس کے علاوہ عام شکایت ہے۔ کہ حکومت کے تمام محکموں میں بے شمار نا اہل بھرتی کر رکھے ہیں۔ کام کی اہمیت، اور نوعیت کو سمجھتے نہیں وقت کا خون کر رہے ہیں۔ اور عوام کو مشکل میں پھنسا رکھا ہے۔ سچ پوچھئے تو نا اہلوں کا راج ہے۔ یہ بھی قیامت کا نشان ہے۔ آہ! ؎

اے برق تو ذرا کبھی تڑپی ٹھہر گئی!!
یاں عمر کٹ چکی ہے اسی اضطراب میں

زمینِ عرب میں قیامت کے آثار

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضَ حَتّٰى یُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَّقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اَهَابَ وَیَهَابَ

"حضرت ابی ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں قائم ہوگی قیامت، یہاں تک کہ کثرت سے ہوگا مال۔ اور بہے گا۔ یہاں تک کہ نکالے گا آدمی زکوٰۃ، اپنے مال کی، پس نہ پائے گا کسی کو کہ قبول کرے اس کو، اور یہاں تک (مال کی کثرت ہوگی)، کہ ہو جائے گی زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہروں والی۔ نقل کی یہ حدیث مسلم نے، اور صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں یہ (بھی) ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ پہنچے گی عمارت اور آبادی (مدینہ کی) اَہاب یا یہَاب تک۔" (یہ نام ہیں۔ مواضع نواحِ مدینہ کے)۔

مُلاحظہ:۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یعنی قیامت سے قبل۔ لوگوں کے پاس مال کثرت سے ہو جائے گا۔ اور اس کثرت سے ہوگا۔ کہ بہے گا۔ یعنی بہت۔ بہت۔ بہت ہو جائے گا۔ مال کی کثرت، اور فراوانی کا یہ عالم ہوگا۔ کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر مستحق کو دینے کے لئے گھر سے نکلے گا۔ تو اس کی زکوٰۃ کو۔ کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔ یعنی سب کے سب ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں پتی ہو جائیں گے۔ پھر کون لے زکوٰۃ کو؟

دولت کی فراوانی اس حد تک پہنچ جائے گی۔ کہ عرب کی زمین (جہاں سوائے ریت کے، پانی، سبزہ، اور ہریاول نام کو نہیں) سبزہ زار، مرغزار، اور باغ و بہار بن جائے گی۔ اور اس کے سینہ پر نہریں بہیں گی۔ اور عمارتیں اور آبادی مدینہ شہر کے علاوہ اس کے گرد و نواح کے مواضع اَہاب اور یہَاب تک پہنچ جائے گی۔

جناب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو ہم حرف بحرف صحیح، اور درست پا رہے ہیں۔ دیکھئے ۔ بہ نسبت انگریزی دَور کے آج کل واقعی مال کی کثرت ہو گئی ہے۔ جن لوگوں کو آپ کمین، (یعنی کام کرنے والے۔ خدمت گار لوگ) کہا کرتے تھے، ان کے نیچے آج ستّر ستّر ہزار کی کاریں ہیں۔ اور ان کے مکانات، کوٹھیاں، بنگلے، زمینیں، مربعے، اور ٹیوب ویل شمار سے باہر ہیں۔ اور سونا چاندی، اور مال و دولت، ان کے ہاں بہ رہا ہے۔ اور جو لوگ انگریزی زمانہ کے کھاتے پیتے چلے آرہے ہیں۔ ان کی مالی حالت کا کسی موّاج دریا سے مقابلہ ہو سکتا ہے۔ غربت بھی ضرور ہے۔ لیکن تھوڑی ۔ جو ابھی زکوٰۃ لینے کو تیار ہے، لیکن وہ وقت بھی مطابق حدیث ضرور آنے والا ہے۔ کہ کوئی زکوٰۃ قبول کرنے کو تیار نہ ہو گا۔ غالبًا حضرت امام مہدی علیہ السّلام کا دَور ہو گا۔

ذرا ملک عرب کی حالت پر غور کریں۔ ان کی غربت، افلاس، اور تنگ دستی کا یہ عالم تھا۔ کہ حاجی لوگ وہاں جاتے، اور چاول پکا کر ان کی بیچ نچوڑتے۔ تو عرب لوگ اپنے برتن لے آتے، اور کہتے کہ اسے زمین پر نہ بہاؤ۔ ہمیں دے دو۔ کوئی حاجی تربوز لے کر کھاتا اور چھلکا زمین پر پھینکتا۔ تو عرب بچے آپس میں لڑ جھگڑ کر وہ چھلکے اٹھا کر لے جاتے۔ آج کل جو عرب ریاستوں کے شیخ ہیں۔ ان کے آباء بڑی مشکل سے وقت گزارتے تھے۔ نہ اچھی خوراک تھی کھانے کو۔ اور نہ ستھرے مکان تھے رہنے کو۔

اب دیکھئے ۔ دبئی۔ ابوظبی۔ شارجہ۔ قطر۔ کویت۔ بحرین۔ الخبر۔ البقیق۔ دہران۔ ریاض وغیرہ وغیرہ۔ اور مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ۔ غرض

EmaanLibrary.com

تمام عرب ریاستیں۔ اور سعودی مملکت ۔ یہاں ہن برس رہا ہے ۔ زمین سونا اگل رہی ۔ سونے کے دریا بہ رہے ہیں ۔ حضورؐ کا فرمان کتنا سچ ثابت ہو رہا ہے ۔ کَثُرَ الْمَالُ وَ یَفِیْضُ ۔ مال کثرت سے ہو جائے گا۔ اور بہے گا ۔ لفظ بہنے پر غور کریں ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔

پھر یورپ کی مشینری، اور دیگر آلات سے سرزمین عرب میں پانی کی بہتات بھی ہو گئی ہے ۔ اور اسے سبزہ زار اور مرغزار بھی بنا دیا گیا ہے ۔ اور والیانِ مملکت، اور شیوخ کے محلات اور باغات دیکھ کر بہشت کا گمان ہونے لگتا ہے ۔ کتنی صداقت ہے مخبر صادق نبی معظمؐ کے ارشاد میں ۔ حتّٰی تعود ارض العرب، مروجا و انھارا ۔ یہاں تک کہ ہو جائے گی زمین عرب کی گل و گلزار، باغ و بہار اور انہار بدوش ۔

عرب کے شہروں کی عمارتیں بڑی صاف ستھری ۔ خوب صورت اور آسمانوں سے باتیں کرتی ہیں ۔ مکہ مکرمہ میں ۔ مسجد الحرام کے چاروں طرف معلموں کے فلک بوس محلات، تاجروں کے جاذبِ نظر مکانات، اور دس دس منزلہ ہوٹلوں کی عمارتوں کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے صدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلتا ہے ۔ حرم کے قریب ہی ایک شبرا ہوٹل ہے ۔ جسے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ۔ اتنا بلند ہے ۔ کہ اوپر نظر کریں ۔ تو پگڑی گر پڑے ۔ لاکھوں روپے سے تیار ہوا ہے ۔ یورپ کی عمارتیں اس کو سلام کہتی ہیں ۔ فندق (ہوٹل) تیسیر بھی عظیم الشان عمارت ہے ۔ فندق الحرام بھی ماشاء اللہ اپنی مثال آپ ہے، تمام سڑکیں لاہور کی مال روڈ سے خراج وصول کرتی ہیں ۔

EmaanLibrary.com

یہی حال مدینہ منورہ کے شہر کا ہے۔ جدھر دیکھو، خوبصورت عمارتیں کھڑی ہیں۔ ہر عمارت پر نظر، چشمِ نرگس بن کر رہ جاتی ہے۔ مسجد نبویؐ کے اردگرد خوبصورت، پر رونق بازار، اور خوشنما مکانات نظرنواز ہیں حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ تبلغ المساکن اھاب او یھاب۔ یعنی پہنچیں گی عمارتیں اور آبادی مدینہ منورہ کے نواحی گاؤں اھاب یا یھاب تک۔ واقعی مدینہ منورہ کے نواح تک آبادی، اور عمارات اپنی شان و شوکت کے ساتھ جا پہنچی ہیں۔

قیامت سے پہلے اموال و ارزاق کی فراوانی، سربفلک عمارتوں کا قیام، عرب کا باغ و بہار ہونا۔ پانی کی کثرت، دنیا کے مال و منال کی چاہت اور اسبابِ تعیش کی بہتات — یہ علاماتِ قیامت سے ہیں۔ دراصل جب لوگ دنیا کے زر و جواہر، اور مال و دولت کے بندے بن جاتے ہیں۔ تعیش ان کا اوڑھنا بچھونا ہو جاتا ہے۔ تو دین میں ضرور سستی اور غفلت آجاتی ہے۔ یہی سستی غفلت اور بے اعتنائی دین قیامت کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔

نہر کوفہ سے سونے کا خزانہ نکلے گا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا یَاْخُذَ مِنْہُ شَیْئًا ۔ (بخاری۔ مسلم)

"حضرت ابی ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ فرات کھل جائے گا سونے کے خزانے سے، پس جو کوئی حاضر ہو وہاں، اسے چاہیئے

EmaanLibrary.com

کہ نہ لے اس سے۔"

فرات سے سونے کا خزانہ نکلے گا۔ یعنی فرات کا پانی خشک ہو جائے گا۔ اور اس کے نیچے سے سونے کا گنج نکلے گا۔

مُلاحظہ:۔ یہ بھی قرب قیامت کے وقت ہوگا۔ کہ نہر فرات سے سونے کا خزانہ نکلے گا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور بہت سی خبریں — وحی بدوش خبریں۔ سَو فیصد درست، اور صحیح نکل چکی ہوئی ہیں۔ جب آپ غارِ حرا سے نکلے۔ تو دیکھا۔ کہ لوگ بکریاں، اور اونٹ، چرانے کے لئے لیجا رہے ہیں۔ آپ نے ان کو آواز دی۔ کہ میری بات سن جاؤ۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہے۔ بہت دنوں سے غار حرا میں بیٹھا ہُوا تھا۔ وہاں سے نکلا ہے۔ آؤ اس کی بات سن لیں۔ کہ کیا کہتا ہے۔ چنانچہ وہ گڈریئے آپ کے پاس آ گئے۔ جناب رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھائیو! — قُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تملکوا العرب والعجم —

بولا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ کوئی حاجت روا۔ مشکل کشا نہیں ہے۔ کوئی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہے۔ اگر تم نے صدق دِل سے یہ بول ادا کر دیا۔ لَا الٰہ الا اللّٰہ — تو تم عرب اور عجم کے بادشاہ بن جاؤ گے۔

یہ سن کر وہ لوگ حیران رہ گئے۔ کہ یہ شخص کیا کہہ رہا ہے، ہم اونٹ بکریاں چرانے والے ان پڑھ۔ جاہل۔ گنوار۔ عرب و عجم کے بادشاہ بن جائیں گے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

Emaan Library

ناظرین! - غور کریں۔ کہ وقت آگیا۔ جب کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مہر نیمروز صداقت کے آسمان پر پوری تابانی سے ضو ریز ہو گیا۔ کہ یہی اونٹ، اور بکریاں چرانے والے، روم، شام اور ایران کے تختوں پر بیٹھ کر جہاں بانی کرنے لگ گئے۔ مولانا حالیؒ نے اس واقع کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ع

گڈریوں کو عالم کا سلطاں بنایا

ایسی ہی اور بہت سی باتیں جناب نبی رحمت صلے اللہ علیہ وسلم کی درست ثابت ہوئی ہیں۔ آپ کے فرمان پر تعجب نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ کیسے ہوگا - یا کیسے ہو سکتا ہے؟

نہر فرات سے سونے کا خزانہ ضرور نکلے گا۔ اب یہ اللہ کو معلوم ہے۔ کہ کتنی صدیاں اس فرمان کے ظہور میں باقی ہیں۔

پھر حضورؐ نے یہ بھی فرمایا - کہ جو کوئی اس خزانے کے پاس حاضر ہو۔ وہ اس خزانے سے کچھ نہ لے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ مال مسلمانوں کے لئے فتنہ اور آزمائش ہو۔ مغضوب مال ہو۔ مثل خزانہ قارونی کے، اور اس سے لینا باعث تنازع، اور تقابل ہو۔ جنگ و جدال اور خون خرابہ کا موجب ہو۔

زمین اپنے جگر کے ٹکڑے باہر نکال دے گی

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَفِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالُ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ فَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ فَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهٗ فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا ۔ (صحیح مسلم)

"حضرت ابی ہریرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باہر نکال دے گی زمین ٹکڑے اپنے جگر کے (یعنی خزانے مدفون) مانند سونے اور چاندی کے ستونوں کے۔ پس آئے گا قاتل (جس نے قتل کیا ہوگا لوگوں کو واسطے مال کے) پس کہے گا، اس مال کے لئے میں نے لوگوں کو (ناحق) قتل کیا تھا۔ (بُری چیز ہے یہ، نہ لے گا اس مال سے) پھر آئے گا کاٹنے والا ناطے کا۔ پس کہے گا اس مال کے لئے کاٹا میں نے ناطے کو۔ بُری چیز ہے یہ، نہ لے گا اس مال سے) پھر آئے گا چور، پس کہے گا — اس مال کے لئے کاٹا گیا ہاتھ میرا۔ (بری چیز ہے یہ، نہ لیگا اس مال سے) پھر چھوڑ دیں گے اس مال کو، کہ زمین سے نکلا ہوگا۔ اور نہ لیں گے اس سے کچھ "

مُلاحظہ:۔ اس حدیث میں قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بات بھی بتائی گئی ہے۔ کہ زمین افلاذ کبد یعنی اپنے جگر کے ٹکڑے باہر نکال دے گی۔ مراد خلاصہ زمین کا یعنی مدفون خزائن زمین اگل دیگی۔ سونے اور چاندی کے خزائن کے انبار لگا دے گی۔ پھر ایک شخص آئے گا۔ اور دیکھے گا یہ مال سونا اور چاندی، پھر کہے گا۔ کہ یہی وہ مال ہے۔ جس کو حاصل کرنے کے لئے میں نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا تھا۔ میں نے ڈاکے ڈالے تھے۔ اور لوگوں کو مارا تھا۔ یہ مال کوئی اچھی چیز نہیں ہے

EmaanLibrary.com

کیا کروں گا میں اسے لے کر۔ وہ چلا جائے گا۔

پھر ایک شخص آئے گا۔ جس نے مال حاصل کرنے کے لئے رشتے ناطے کاٹے تھے۔ قطع رحمی کی تھی۔ وہ بھی مال کے انبار دیکھ کر کہے گا۔ اس مال کے حاصل کرنے کے لئے میں نے خون کے رشتوں کے حق مارے تھے باز آیا میں اس مال سے۔ یہ سراسر فتنہ ہے۔ وہ بھی چلا جائے گا۔

پھر ایک چور آئے گا۔ اور کہے گا۔ اس مال کو لے کر میں نے چوری کی سزا میں ہاتھ کٹوایا تھا۔ مال کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ وہ نفرت کرتے ہوئے چلا جائے گا۔

چنانچہ تینوں اس مال کے انباروں میں سے کچھ نہ لیں گے۔ اسے چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

غرض وقت آئے گا۔ کہ مال کی بہتات اور کثرت کے سبب اس کی کوئی قدر نہ رہے گی۔ اس فتنے سے ہر کوئی گریز کرے گا۔

قربِ قیامت میں زمانہ جلدی گزرے گا

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ فَتَکُوْنَ السَّنَۃُ کَالشَّھْرِ وَالشَّھْرُ کَالْجُمُعَۃِ وَتَکُوْنُ الْجُمُعَۃُ کَالْیَوْمِ وَیَکُوْنُ الْیَوْمُ کَالسَّاعَۃِ وَ تَکُوْنَ السَّاعَۃُ کَالضِّرْمَۃِ بِالنَّارِہ (ترمذی شریف)

"حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں قائم ہوگی قیامت، یہاں تک

EmaanLibrary.com

کہ ایک دوسرے کے قریب ہوں گے اجزا زمانے کے۔ (اس طرح)
کہ گزرے گا برس مانند مہینے کے، اور گزرے گا مہینہ مانند ہفتہ کے
اور گزرے کا ہفتہ مانند دن کے، اور گزرے گا دن مانند ساعت
(گھڑی) کے۔ اور گزرے گی ساعت مانند آگ کے شعلہ اٹھنے کے۔"

مُلاحظہ:۔ مشہور ہے کہ آج کل گھٹتی کا پہرا ہے۔ ہر چیز گھاٹے میں خسارے میں ہے۔ کسی چیز میں یُمن اور برکت نہیں رہی۔ یہ بھی آثار قیامت سے ہے۔ کہ قیامت سے قبل زمانے کے اجزا ۔ اوقات واحیان، ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ سال مانند مہینے کے گزر جائے گا۔ دیکھ لیجئے۔ ابھی کل ۱۹۵۰ء تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ۱۹۶۰ء ہو گیا۔ اور ۱۹۶۰ء سے آگے ۱۹۷۰ء۔ اس طرح آ گیا ہے، جیسے سو کراٹھے ہیں۔ واقعی سال مہینے کی طرح گزر رہے ہیں۔ آج ۱۹۷۰ء ہے۔ ابھی کل یہ سال چڑھا تھا۔ آج چند ماہ گزر بھی گئے ہیں ۔ وہ سامنے دیکھئے ۱۹۷۱ء نظر آ رہا ہے ۔ لو جی ۱۹۷۱ء کی جنتریاں بھی چھپ رہی ہیں، آہ! ۔ عمر عزیز کا تنکہ بھی وقت کے دھارے پر برق رفتاری سے گزر رہا ہے۔ ؎

آسماں گردش میں ہیں مجھ کو مٹانے کے لئے
چکساں نو چل رہی ہیں ایک دانے کے لئے

حضرت غالبؔ نے خوب فرمایا۔ ؎

الٰہی زمانہ مجھ کو مٹاتا ہے کس لئے!
لوحِ جہاں پہ حرفِ مکرر نہیں ہوں میں

سال و ماہ ۔ انسان کو مٹانے کے درپے ہیں ؎

EmaanLibrary.com

ڈھیر دیکھے گلرخوں کی خاک کے
واہ کیا نیرنگ ہیں افلاک کے

(صبا لکھنوی)

شب و روز کی چکی میں پسنے والے مسافر ؎
یہ سوچ غافل کہ تو ہے فانی نہیں رہے گی کوئی نشانی
بڑھا جو سیلِ فنا کا پانی، نشانِ مرقد کہاں رہے گا

(برق دہلوی)

پھر ارشاد ہوا۔ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ ۔ اور مہینہ، ہفتہ کی طرح گزریگا۔ آج پہلی تاریخ ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ۔ دس، پندرہ، بیس، اور تیس ہو گئی۔ بس آن واحد میں ماہ گزر گیا۔ واقعی مہینے ہفتوں کی طرح گزرتے معلوم ہو رہے ہیں۔

وَيَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ ۔ اور ہفتہ مانند دن کے ہوگا۔ یعنی ہفتہ ایسے گزر جائے گا۔ جیسے دن گزرتا ہے۔ ذرا ادھر دھیان کریں۔ جمعہ پڑھ کر آتے ہیں۔ تو جھٹ جمعہ آجاتا ہے۔ واقعی جمعہ بڑی جلدی جلدی آتا ہے، سچ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جمعہ دن کی مانند گزرے گا۔

وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ ۔ اور دن ساعت کی طرح گزر جائے گا۔ یعنی ایک گھنٹہ کی طرح دن ختم ہو جائے گا۔ اس مضمون کو پڑھتے جائیے۔ اور سوچتے جائیے۔ صبح ہوتی ہے، شام ہوتی ہے، کہ ابھی سورج نکلا تھا۔ فلاں کام بھی پورا نہیں کر سکے۔ کہ غروب ہو گیا۔

اور گھنٹہ اس طرح گزر جائے گا۔ جیسے آگ بھڑکتی ہے، اور اس سے شعلہ اٹھ کر جلد ہی بیٹھ جاتا ہے۔

EmaanLibrary.com

یہ تشریح ہے یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ ... کی۔ اجزاء زمانہ کا ایک دوسرے کے قریب ہو جانا۔ سال نے مہینے کا قرب پالیا۔ اور مہینے نے ہفتے کا۔ اور ہفتے نے دن کا۔ اور دن نے ساعت کا۔ اور ساعت نے آگ کے شعلے کی اٹھان کا — اور ان تقاربِ احیان و اوقات کے بین السطور میں — اسی نسبت سے انسانی زندگی کا چالان ہو رہا ہے۔ اٹھو! اٹھو! بہت سو چکے ہو۔

الوداع

آگیا وقتِ اجل اَے شوقِ دنیا الوداع
الوداع اَے حسرتِ دل، اَے تمنا الوداع
الوداع اَے ساقیِ مَے خانۂ طولِ امل
اے سرورِ بادۂ اُمیدِ فردا الوداع
اے خمِ محرابِ ایوانِ خوش آئیں الوداع
اے شکوہِ رفعتِ قصرِ معلّٰے الوداع
الوداع اے مسند و فرش و قبا و پیرہن
اے حریر و اطلس و کمخواب و دیبا الوداع
الوداع اے رنگِ وقت، الوداع اے فرطِ شوق
رخصت اے جوشِ جنوں و سیرِ صحرا الوداع
الوداع اے جلوۂ نیرنگیِ حسنِ بتاں
اے خیالِ عارض و زلفِ چلیپا الوداع
الوداع اے عالمِ نیرنگیِ باغِ جہاں
اَے نگاہِ دیدۂ محوِ تماشا الوداع

EmaanLibrary.com

عازمِ ملکِ عدم ہے اکبرِ خونیں جگر
الوداع اے عمر، اے بزمِ احبّا الوداع

(اکبر الہ آبادی)

جوانی پیری کی آغوش میں!

تقاربِ زمان کی اعجاز طرازی!

وہ جوانی آخرش داغِ جدائی دے گئی

صبحِ پیری آکہ اب شامِ جوانی ہو چکی!
ولولے سب مٹ گئے، دل کی کلی مرجھا گئی

اب کہاں وہ راحت و تکلیف و دردِ لادوا
اب کہاں وہ شادمانیٔ غمِ لذّت فزا

اب کہاں وہ وحشت و صحرانوردی ہائے شوق
صورتِ ریگِ رواں وہ کوچہ گردی ہائے شوق

اب کہاں زیرِ سرِ شوریدہ وہ زانوئے یار
اب کہاں وہ دل، کہاں وہ حسرتِ بوس و کنار

خواہشیں جتنی تھیں دل میں نذرِ حرماں ہوگئیں
حسرتوں کی بستیاں افسوس ویراں ہوگئیں

المدد اب بارِ عصیاں سے جھکا جاتا ہوں میں
سرخمیدہ ہے سیہ کاری سے شرماتا ہوں میں

وہ جوانی جس کے ہم برسوں رہے خدمت گزار
جس کی شمعِ حسن کے وارفتہ تھے پروانہ وار

EmaanLibrary.com

وہ جوانی سوز سے جس کا نہ خالی ساز تھا
جس کی جاں پرور وفاداری پہ ہم کو ناز تھا
وہ جوانی آخرش داغِ جدائی دے گئی
دل سے ذوقِ آرزو ہائے محبت لے گئی
صبحِ پیری تو نہیں صد شکر ایسی بے وفا
مانتا ہوں نام کو تجھ میں نہیں مکر و ریا
اب تو آخر زندگی تک میرا تیرا ساتھ ہے
تیرا دامانِ وفا ہے ، اور میرا ہاتھ ہے
قبر میں بھی چین اور آرام سے سوئیں گے ہم
اور جوانی کے لئے ہرگز نہ پھر روئیں گے ہم

دیکھا! تقارب زماں نے ایک ماہ طلعت نوجوان کو آناً فاناً پیری کی آغوش سلا دیا۔ اور کس درد ناک لہجہ میں پیری کا مرثیہ پڑھوا دیا۔

آثارِ قیامت کے عبر و نصائح

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَیْءُ دُوَلًا وَ الْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَ الزَّکٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ وَ اَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ فَاُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ

هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارِتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَ اٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعُ ۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت بٹھرائی جائیں گی غنیمتیں دولت، اور امانت غنیمت، اور بٹھرائی جائے گی زکوٰۃ تاوان اور جس وقت سیکھا جائے گا علم واسطے غیر دین کے (یعنی واسطے دنیاوی اغراض کے) اور فرمان برداری کرے گا مرد اپنی بیوی کی اور خلاف کرے گا اپنی ماں کا (اسے رنج پہنچائے گا)۔ اور اپنے قریب کرے گا مرد دوست اپنے کو (واسطے ہمنشینی کے) اور دور رکھے گا اپنے باپ کو (یعنی باپ سے موانست نہ رکھے گا)۔ اور بلند ہوں گی آوازیں (اور باتیں) مسجدوں میں، اور سردار ہوگا قوم کا وہ، کہ فاسق ہے ان میں، اور ہوگا کفیل و رئیس قوم کا ارذل اور بڑا کمینہ ان کا۔ اور تعظیم کی جائے گی آدمی کی اس کی بُرائی کے ڈر سے۔ اور ظاہر ہوں گی (لوگوں کے درمیان) گانے والیاں، اور ظاہر ہوں گے باجے، (یعنی آلات گانے کے)۔ اور پی جائیں گی شرابیں، اور لعنت کرینگے پچھلے اس امت کے پہلوں کو پس منتظر رہو ان باتوں کے ظہور کے وقت سرخ ہوا کے اور بڑے زلزلے کے، اور زمین میں دھنس جانے کے، اور صورت بدل جانے کے، اور پتھر برسنے کے، اور منتظر رہو اور نشانیوں کے، کہ پے در پے پہنچیں گی مانند لڑی جواہر کے کہ ٹوٹ جائے ڈورا اس کا پس گرنے لگیں پیہم۔"

امُورِ بالا کی تشریح

متذکرۃ الصدر امور جب بے حد کثرت اور بہتات کے ساتھ رونما ہوں۔ تو اس وقت قیامت کے آثار و علامات میں شمار ہوں گے۔ ورنہ کم و بیش ہر زمانے میں رہے ہیں۔ یہ سب باتیں بڑی نصیحت آموز اور عبرت زا ہیں۔ جب ان کا ظہور ہو۔ تو اصلاح کے لئے تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اور معاشرے کو تقوے اور اتباع سنت کے مواعظ کے جام پلانے چاہئیں۔ ان امور کی تفصیل یہ ہے۔ کہ قیامت سے قبل یہ باتیں کثرت سے پھیل جائیں گی۔

① جب ٹھیرائی جائیں گی غنیمتیں دولت ۔ یعنی غنیمتیں جو شرعًا غازیوں میں تقسیم ہونی چاہئیں۔ وہ اہل مناصب اور اغنیاء بھی لے جائیں گے۔ اور بے دریغ اپنے مصرف میں لائیں گے، اور فقراء، مساکین اور ضعفاء محروم رہ جائیں گے۔ حاصل کلام یہ کہ غنائم صرف، حق داروں تک ہی محدود نہ رہیں گے۔ بلکہ دوسرے امیر، متمول، کھاتے پیتے لوگ بھی انہیں کھا جائیں گے۔

② جب ٹھیرائی جائے گی امانت غنیمت ۔ یعنی امانتوں میں لوگ خیانت کریں گے۔ اور اس خیانت کو غنیمت جانیں گے۔

③ اور ٹھیرائی جائے گی زکوٰۃ تاوان ۔ یعنی زکوٰۃ کا ادا کرنا لوگوں پر سخت شاق گزرے گا۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کو چٹی، تاوان، جرمانہ، اور ڈنڈ کے برابر سمجھیں گے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ زکوٰۃ تو نہایت خوشی سے ادا کرنی چاہیئے۔ زکوٰۃ ادا کرتے وقت جسم کی رگ رگ میں فرحت اور

EmranLibrary.com

انبساط کی لہر دوڑنی چاہیئے۔ کہ اللہ نے مال دیا۔ تو زکوٰۃ دینے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ لیکن برعکس چین اور فرحت کے زکوٰۃ نکالتے وقت جس کی روح بھی ساتھ نکل رہی ہو۔ اور طبیعت پر منوں بوجھ پڑ گیا ہو۔ کہ ہائے مر چلے۔ ہزار روپے سے پچیس روپے کم ہو جائیں گے ۔ اس طرح زکوٰۃ ادا کرنا ڈنڈ بھرنے کے مترادف ہے۔ یہ ذہنیت ایک سچے مسلمان کی نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن کئی بخت بد، اس ذہنیت کے بھی ہیں، اور جو بالکل زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ ان کا تو مسلمانوں میں ذکر نہیں ہے۔

④ اور جس وقت سیکھا جائے گا علم واسطے غیر دین کے۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے۔ کہ دنیاوی صدہا علوم لوگ سیکھیں گے، جن سے دنیا کی جاہ، مرتبہ، عزت، ترقی، نوکری، ملازمت، تجارت، اور حکام رسی حاصل ہو۔ چنانچہ آج کل لاکھوں سکولوں اور کالجوں میں یہی دنیاوی علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر، اور لائق بن کر لوگ دنیا کے بڑے بڑے مرتبوں پر پہنچ گئے ہیں۔ حکومت کے کل پرزے بن کر داد عیش دے رہے ہیں۔ اور ان علوم کی بدولت ان پر ہن برس رہا ہے۔

دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے۔ کہ دین کا علم بھی پڑھ کر دنیا کمانے کے لئے کام میں لایا جائے گا۔ اور جو کچھ قرآن اور حدیث میں ہے، اسے حق حق بیان نہ کیا جائے گا۔ بلکہ اسے توڑ موڑ کر غیر دین بنا کر پیش کیا جائے گا۔ اور اس کے بین السطور میں پیٹ کا دھندا چلایا جائے گا۔ جلب زر کی جوئے شیر بہائی جائے گی۔

⑤ اور فرمان برداری کرے گا مرد اپنی بیوی کی ۔ اور خلاف کریگا اپنی ماں کا ۔ یعنی مرد اپنی بیوی کا اس حد تک فرمان بردار بلکہ ایک طرح

EmaanLibrary.com

کا غلام بن جائے گا۔ کہ وہ اس کی ہر جائز، ناجائز خواہش کو پورا کرے گا اور اس کے ہر حکم کی فوراً تعمیل کرے گا۔ خواہ وہ حکم خلاف شرع ہی کیوں نہ ہو۔

بیگم :۔ میاں صاحب! ہمارا ارادہ آج فلم دیکھنے کا ہے۔

میاں صاحب :۔ بیگم صاحبہ! مجھے آج ایک ضروری کام ہے۔ کل سہی!

بیگم :۔ ہیں! ۔ ذرا گرج کر ۔ کیا کہا؟

میاں صاحب! ۔ ابھی ٹکٹ منگوا لیتا ہوں۔ کہیں رش نہ ہو جائے، آپ تیار ہو جائیں! ۔

ایسے ہی موقع پر حضرت اکبر الہ آبادیؒ نے کہا ہے۔ ؎

اکبر دبے نہیں کبھی سلطاں کی فوج سے
لیکن شہید ہو گئے بی بی کی نوج سے

خود سر آزاد بیبیاں نوج کے معنے ہیں طوفان، آندھی، ۔ حضرت اکبر الہ آبادی نے خوب فرمایا۔ کہ اکبر کسی بادشاہ کی فوج سے نہیں دبے تھے، لیکن بی بی جب طوفان، اور آندھی بن کر مسلط ہوتی ہے۔ تو اکبر شہید ہو جاتے ہیں۔ یعنی اکبر سلطان کی فوج سے کبھی دبے نہیں۔ لیکن بی بی کی نوج سے شہید ہو گئے۔

یہ ہیں وہ خود سر، مادر پدر آزاد بیبیاں، جو خاوندوں کو اس حد تک مرعوب بلکہ مغلوب، بلکہ محکوم بنا کر رکھتی ہیں۔ کہ وہ ان کے قدموں پر جھکے رہتے ہیں۔ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے، ان کے کہنے پر رات کو دن کہتے، اور دن کو رات بتاتے ہیں۔

اس طرح کی بے جا فرمانبرداری کا ذکر ہی جناب رسولِ خدا صلی اللہ

EmaanLibrary.com

علیہ وسلم نے اوپر کی حدیث میں کیا ہے۔ کہ مرد عورت کی اطاعت کریگا۔ اور خلاف کرے گا اپنی ماں کا۔

بی بی پر مائل اور ماں سے متنفر

یہ بات حد درجہ مذموم، اور وجہ ناراضی رب العالمین ہے، کہ بیوی کی طرف اتنا جھک جانا۔ اتنا مرعوب و محکوم ہو جانا۔ کہ پاس اپنی ماں بھول ہی جائے۔ بیوی کے اشارہ ابرو پر قربان ہو ہو جائے، اور ماں بار بار کوئی بات کہے۔ ادھر توجہ ہی نہ کرے۔ والدہ بیمار ہے۔ اسے بخار، کھانسی، اور سر درد ہے۔ ایک گوشہ مکان میں چند روز سے چارپائی پر پڑی ہے۔ بیٹا ہے۔ کہ اس کی خبر تک نہیں لیتا، اور بیوی کے زکام کے لئے شیشی لئے ڈاکٹر کی دکان پر چکر لگاتا ہے۔ یہ روش مذموم ہے۔ جسے حضورؐ نے قرب قیامت کی نشانی بتایا ہے۔ کہ بیوی کی اطاعت ہو گی، اور ماں کی مخالفت۔ خبردار! بیوی کی محبت اور اس کے حقوق اپنی جگہ درست ہیں، اور ماں کی اطاعت اور اس کی خدمت کے فرائض اپنی جگہ ہیں۔ قرآن نے کہا ہے۔ وبالوالدین احسانا "ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو"

بیوی کا مقام اور اس کے حقوق کی نگہداشت

بعض مردوں میں یہ نظریہ کار فرما ہے۔ کہ عورت لونڈی ہے۔ پاؤں کی جوتی ہے۔ اسے دبا کے ہی رکھنا چاہیئے۔ اور اگر جوتی پوری آ گئی تو بہتر۔ ورنہ اور جوتی سہی۔ یہ نظریہ مشرکین مکہ کا تھا۔ اول تو وہ عورت کو بالغ ہونے ہی نہیں دیتے تھے۔ پیدا ہوتے ہی گڑھا کھود کر دفن کر دیتے تھے، اللہ نے اس مظلومہ کی حمایت میں

فرمایا۔ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۔"اور زندہ در گور کی ہوئی لڑکی پوچھی جائے گی۔ کہ کس گناہ کے بدلے ماری گئی"۔ یعنی زندہ گاڑنے والے کے سامنے بچی کو لا کر پوچھا جائے گا۔ کس گناہ کے بدلے تیرے والد نے تجھے زندہ گاڑ دیا تھا۔ گویا پوچھا باپ جائے گا۔ کہ تم نے کس جرم کی پاداش میں اسے زندہ گاڑا تھا۔ دیکھئے!۔ اللہ تعالیٰ پیدائش سے ہی عورت کی حمایت پر ہے۔

دورِ جاہلیّت میں عورت کی حالتِ زار

پھر عرب میں عورت کو بڑا حقیر، ذلیل اور خوار سمجھا جاتا تھا۔ اسے گناہ کا پھل کہتے تھے۔ اسے نہ جائیداد سے حصہ دیتے، نہ اسے خرید و فروخت اور رہن بیع کا اختیار تھا۔ جب اس کے ایام ہوتے، تو اسے ایک علیحدہ کمرہ میں جگہ دیتے، کہ وہیں رہے، پکائے، اور کھائے گھر کے دوسرے حصے میں اسے قدم رکھنے کی اجازت نہ تھی۔ جب ایام گزر جاتے۔ پھر یہ گھر کا کام کاج کرتی۔ سب کا کھانا پکاتی اور کھلاتی تھی۔

اسلام نے عورت کو عزّت بخشی

جناب رحمتِ عالمؐ فرماتے ہیں جس کی ہو ایک بیٹی (بخاری شریف میں دو یا دو سے زیادہ کے لئے بھی یہی حکم ہے) پھر نہ گاڑا اس کو زندہ۔ اور نہ حقیر۔ اور ذلیل رکھا اس کو، اور نہ ترجیح دی۔ (کھلانے پلانے وغیرہ میں) اس پر اپنے لڑکوں کو۔ داخل کرے گا اللہ اس کو بہشت میں۔ (ابوداؤد)۔

اسلام نے آکر عورت کو فرشِ ذلت سے اٹھا کر تختِ عزت پر بٹھا دیا۔ اور حکم دیا۔ کہ جو کھاؤ اسے کھلاؤ۔ اور جو پیئو اسے پلاؤ۔ جو پہنو

اسے پہناؤ۔ اسے رہن بیع، اور خرید و فروخت کا اختیار دیا گیا۔ اس کے لئے علم کے دروازے کھول دیئے گئے۔ قرآن مجید میں اسے مردوں کی طرح عبادات کے بدلے جنت کا وعدہ دیا گیا۔ اور اس کی عبادت کو قرب الٰہی کا ذریعہ بتایا گیا۔ اس کے باقاعدہ حقوق مقرر کئے گئے۔

بعض عورتوں نے کہا۔ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ مردوں کا ذکر کرتا ہے۔ عورتوں کا ذکر نہیں کرتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝ (پ۲۲ ع ۲)

"بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں، اور فرماں بردار مرد، اور فرمانبردار عورتیں اور راست گو مرد اور راست گو عورتیں۔ اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں۔ اور عاجزی کرنے والے مرد، اور عاجزی کرنے والی عورتیں، اور خیرات کرنے والے مرد، اور خیرات کرنے والی عورتیں، اور روزہ رکھنے والے مرد، اور روزہ رکھنے والی عورتیں۔ اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں۔ ان (سب) کے

لئے اللہ نے بخشش اور اجر تیار کر رکھا ہے"۔

عورت کی اسلام میں کتنی قدر اور عزت قائم کر دی گئی ہے۔ بالکل مردوں کی طرح اسے ہر ہر عبادت کا اجر دینے کا وعدہ کیا گیا ہے، مردوں کے دوش بدوش عورت عبادات میں شامل ہے۔ اور اس لحاظ سے اس نے بڑا مقام حاصل کر لیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر تمہارے وہ ہیں۔ کہ بہتر ہوں اپنی عورتوں کے لئے۔ (ترمذی)

عورت سے نرمی برتنی چاہیئے

مرد کا عورت کے ساتھ بہتر ہونے کا یہ مطلب ہے۔ کہ عورت کو کھلائے، پلائے، اوڑھائے۔ حیثیت کے مطابق اسے کپڑے بنوا کر دے۔ اسے ہر طرح خوش وخرم رکھے۔ جب کہ وہ ماں باپ، بہنوں، بھائیوں، اور خون کے رشتہ داروں کو چھوڑ کر خاوند کی ہو چکی ہے۔ اب اس خاوند کو چاہیئے۔ کہ عورت کے ساتھ ایسا اچھا برتاؤ کرے۔ ایسے اچھے حسن سلوک سے پیش آتا رہے۔ کہ وہ اپنے تمام رشتہ داروں کی محبت بھول جائے، اور خاوند اور صرف خاوند ہی کی ہو کر رہ جائے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ خاوند عورت کے حق میں اس کے جملہ اعزہ و اقارب کی محبت اور خیر خواہی کا مجموعہ بن جائے۔ اور اسے محبت کے ارم میں بسائے رکھے، مرد عورت کو طعنے، الہنے، گالی گلوچ نہ دے، اسے مارے نہیں، زدوکوب نہ کرے۔ دھکے نہ دے۔ بالوں سے پکڑ کر نہ کھینچے۔ دھپڑ نہ مارے، گھر سے نہ نکال دے۔ اس کی دل آزاری نہ کرے۔ اس کا دل نہ دکھائے، اس کے

EmaanLibrary.com

ماں باپ، بہن بھائیوں کو بُرا بھلا نہ کہے۔ انہیں گالی نہ دے، عورت بیمار ہو جائے۔ تو حتی الوسع علاج سے دریغ نہ کرے۔ جس طرح اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے اسی طرح اس کی جان کو عزیز رکھے۔ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اس کے لئے بھی پسند کرے۔ اپنی طاقت اور حیثیت کے مطابق اسے پورا پورا آرام اور آسائش پہنچائے۔ اس کی خطاؤں سے درگذر کرے۔ غلطیاں معاف کرے۔ کیونکہ یہ خلیفۃ اللہ فی الارض ہے۔ بڑی شان اور عظمت والا ہے۔ اسے بڑے حوصلے کا مالک ہونا چاہیئے۔

عورت لونڈی نہیں

خوب یاد رکھیں۔ کہ عورت لونڈی نہیں ہے۔ اور نہ پاؤں کی جوتی۔ جو شخص اسے لونڈی، یا پاؤں کی جوتی سمجھتا ہے۔ کیا وہ یہ چاہتا ہے۔ کہ اس کی بہن یا بیٹی کو اس کا بہنوئی یا داماد، لونڈی بنا کر رکھے۔ اور پاؤں کی جوتی کا درجہ دے؟ عورت کو اتنا ذلیل سمجھنا۔ اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ اس ترقی کے دور میں جب عورت اکتساب علوم سے پوری طرح بہرہ ور ہو چکی ہے۔ اگر اسے لونڈی باندی کا درجہ دیا۔ تو وہ بغاوت کر جائے گی۔ پھر مرد کے لئے اس فتنہ پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔

عورت خاوند کا مقام نگاہ رکھے

عورت کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ خاوند کا مقام نگاہ رکھے اللہ نے فرمایا ہے۔ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ۔ "مرد عورتوں کے قوّام ہیں۔ قوّام کے معنے سردھرے، سرپرست، آقا، مالک، حاکم، ۔ پھر فرمایا:۔

وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ۔ "اور مردوں کو عورت پر فوقیت ہے۔"

مرد کے اس مقام کے پیشِ نظر عورت کو خاوند کا ازحد ادب و احترام بجا لانا چاہیئے۔ اس کی تابعداری اور اطاعت کرنی چاہیئے، اس کا حکم ماننا، اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی بات نہ کرنی چاہیئے، خاوند جہاں چاہے، عورت وہاں جائے۔ جہاں سے منع کرے وہاں نہ جائے۔ جس کو خاوند گھر آنے کی اجازت دے۔ عورت بھی اس کا آنا پسند کرے۔ خاوند جس کا گھر آنا برا جانے، عورت بھی اسے نہ آنے دے۔ خاوند کے آگے زبان درازی کرنا۔ اس کے سر چڑھنا۔ اس کی مخالفت کرنا۔ اسے دکھ دینا، رنج پہنچانا۔ اسے پریشان کرنا۔ اس سے بحث اور جھگڑا کرنا۔ اس پر شک اور شبہ کرنا۔ اس کی ٹوہ میں رہنا۔ تجسس کرتے رہنا عورت کے لئے شرعًا ناجائز ہے۔ اگر وہ ان باتوں کی پروا نہ کرے گی۔ تو گنہگار ہوگی۔ اور اپنے لئے تکلیفوں اور مصیبتوں کے دروازے کھول لے گی۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو، کسی کے آگے سجدہ کرنے کا حکم کرتا۔ (یعنی اگر سجدہ سوا اللہ کے کسی کے لئے جائز ہوتا) تو میں حکم کرتا عورت کو، کہ خاوند کو سجدہ کرے۔ (ترمذی)

اس سے خاوند کا مقام خوب واضح ہوگیا ہے۔

حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہوئی کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عورت مرے اس حال میں کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو۔ داخل ہوگی بہشت میں۔ (ترمذی)

خاوند کی معروف میں اطاعت کرکے اسے خوش کرنا جنت میں جانے کا موجب ہے۔

حدیث متذکرۃ الصدر میں بات اتنی تھی۔ کہ فرماں برداری کرے گا

EmaanLibrary.com

مرد اپنی عورت کی، اور خلاف کرے گا اپنی ماں کا" اس کی تفصیل میں عورت کا درجہ اور اس کے حقوق بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔ ماں کی حیثیت بھی بتا دی گئی ہے۔ بیوی کی بے جا اطاعت پر بھی روشنی ڈال دی گئی ہے۔ اور خاوند کا مقام اور اس کی اطاعت کرنا بھی واضح کر دیا ہے، تاکہ قارئین کرام کو ہر بات کا صحیح محل معلوم ہو جائے۔

⑥ "اور اپنے قریب کرے گا مرد دوست اپنے کو، اور دور رکھے گا اپنے آپ کو"

مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے دوست کے ساتھ خوب خوب اختلاط ارتباط رکھے گا۔ اس کا ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہوگا۔ اس کی موانست اور ہم نشینی کا دم بھرے گا۔ لیکن باپ کے ساتھ موانست اور مصاحبت نہیں رکھے گا۔ باپ کی بے حد خواہش ہوگی۔ کہ اس کا بیٹا اس کے پاس ایک آدھ گھنٹہ بیٹھا کرے۔ باہم باتیں ہوں، اور غم غلط ہو، لیکن بیٹا باپ کی یہ آرزو پوری نہیں کرے گا۔ اسے دوستوں کے جھمیلوں سے فرصت ہی نہیں ہو گی۔ کہ باپ کی بات بھی سن سکے۔ ع

الٰہی زمانے کو کیا ہو گیا ہے

⑦ "اور بلند ہوں گی آوازیں مسجدوں میں"

دیکھئے۔ آج کس زور شور سے مساجد میں نعت خوانی ہوتی ہے اور بلند آواز سے مولوی گا گا کر شعر پڑھتے ہیں۔ یہ مساجد کے احترام کے منافی ہے۔ اور ویسے بھی مولویوں کو مساجد میں گلو کاری زیب نہیں دیتی۔ ریڈیو پاکستان کے سٹیشنوں پر دنیا جہاں کے گلو کار اکھٹے جمع ہو چکے ہیں۔ گلو کاری کے لئے ان سے کون بڑھ سکتا ہے۔

EmaanLibrary.com

⑧ "اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہے ان میں"

یہ بھی عام ہے۔ کہ قوم، محلہ، شہر، حلقہ وغیرہ کے سردار، چوہدری اور لیڈر عموماً فساق و فجار ہی ہیں۔

⑨ "اور ہوگا کفیل و رئیس قوم کا ارذل اور بڑا کمینہ ان کا"

بیشک سیادت رذیلوں کے ہاتھ میں ہے۔

⑩ "اور تعظیم کی جائے گی آدمی کی اس کی بُرائی کے ڈر سے"

بعض آدمی اتنے بڑے، شریر، شترکینہ، اور خلق آزار ہوتے ہیں۔ کہ لوگ ان کی برائی سے بچنے کے لئے ان کی عزت و توقیر کرتے ہیں۔ شر کے خوف سے ان سے صاحب سلامت رکھتے ہیں۔

⑪ "ظاہر ہوں گی گانے والیاں"

پہلے تو بیاہوں، شادیوں کے موقع پر لوگ گانے والیوں کو بلایا کرتے تھے۔ اور بڑے اہتمام سے رات کو مجرے ہوتے تھے، آج کل ریڈیو پاکستان پر سارے ملک کی گانے والیاں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ یہ مغنیات غزلیں گاتی اور سننے والوں کے دل لبھاتی ہیں۔ بیشمار گانے والیاں سارے ملک کے ریڈیو سٹیشنوں پر نغمہ سرا ہیں۔ اس طرح گھر گھر گانا ہو رہا ہے۔ کوئی گلی کوچہ۔ بازار، قریہ گانے سے خالی نہیں رہا۔ بازاروں میں، دکانوں پر، صبح سے لے کر رات کے بارہ بجے تک ریڈیو خاموش نہیں ہوتے۔ یہ ایمان سوز فضا برابر قائم رہتی ہے۔ اور اب تو ٹیلی ویژن بھی عام ہو رہا ہے۔ جس پر گانے والی نہ صرف آواز سے ہی سننے والوں کو مسحور کرتی ہے۔ بلکہ اپنی ایمان ربا تصویر سے بھی دیکھنے والوں کو شکار کرتی ہے، اب آگے آگے دیکھئے ۔ کیا ہوتا ہے۔

EmaanLibrary.com

(۱۲) "اور ظاہر ہوں گے باجے"

یعنی مزامیر، آلات موسیقی، مثل چنگ و رباب، ہارمونیم، سارنگی، بانسری، بین، طبلہ، طنبورہ، عود، یہ سب حرام ہیں۔ ان کی تجارت، ان کا بجانا، ان کا سننا بھی حرام ہے۔ افسوس! آج کل یہ مسلمانوں کی تفریح کا سامان ہے۔ جب تک ساز نہ بج رہا ہو۔ کھانا کھانے کا لطف نہیں آتا۔ ہر شخص کے ہاتھ میں، سائیکل پر، موٹر میں، بسوں اور لاریوں میں، کھیتوں میں، ساز بج رہا ہے۔ کوئی جگہ ملک کے اندر خالی نہیں۔ جہاں گانا اور ساز اپنا رنگ نہ دکھا رہے ہوں، دیکھئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سازوں کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً وَّ ھُدًی لِلْعَالَمِیْنَ وَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَمْحَقَ الْمَزَامِیْرُ وَ الْبَرَابِطَ وَ الْمَعَازِفَ وَ الْاَوْثَانَ الَّتِیْ کَانَتْ تُعْبَدُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ ۔ (مسند احمد)

"اللہ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت، اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔ اور مجھے حکم دیا ہے۔ کہ میں تمام باجوں گاجوں کو، برابط کو اور آلات لہو و لعب کو، اور بتوں کو مٹا دوں، جن کی زمانہ جاہلیت میں عبادت کی جاتی تھی"

معلوم ہوا۔ حضور انورؐ نے مزامیر، برابط، اور معازف سب کو مٹا دیا ہے۔

مزامیر، مزمار کی جمع ہے۔ اس کے معنے ہیں۔ بانسریاں، باجے، گانے والوں کے ہر دور کے ہر قسم کے ساز، قوالوں کے تمام آلاتِ طرب۔

برابط۔ بربط کی جمع ہے۔ سارنگی۔ عود ایک باجہ ہوتا ہے۔

EmaanLibrary.com

معازف ۔آلات لہو و لعب ۔ گانے بجانے کا ساز ۔

جن چیزوں کو رحمت للعالمینؐ نے حرام کیا۔ ان سے منع کیا۔ ان کو مٹایا ۔ وائے برحالِ ما ۔ہم نے ان چیزوں کو زندہ کیا ہے، اور ان سے حظ اٹھا رہے ہیں ۔ اسے روح کی غذا بنا رہے ہیں ۔ یہ باتیں قیامت کے آثار نہیں ۔ تو اور کیا ہیں ۔ ؟

⑬ اور پی جائیں گی شرابیں ۔

دیکھ لیجئے ۔ آج کل شراب نوشی کا بہت زور ہے ۔ ہر قسم کی شراب مہیا ہے ۔ اور پی جا رہی ہے ۔

⑭ "اور لعنت کریں گے پچھلے اس امت کے اگلوں کو"

لاعنہ ملعونہ جماعت

یہ علامت کہ "اس امت کے پچھلے لعنت کرینگے اگلوں کو" رافضیوں پر صادق آتی ہے ۔ کہ یہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ۔ حضرت عمر ابن الخطابؓ ۔ حضرت عثمان بن عفان رضؓ ۔ حضرت امیر معاویہ رضؓ ۔ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضؓ وغیرہا پر (توبہ ۔ ہزار بار توبہ) لعنت کرتے ہیں ۔ اور نابکار ان کو بُرا کہتے ہیں ۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ ان کے حق میں فرماتا ہے :

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۔ (پ ۱۱ ع ۲) ۔

"اور سبقت لے جانے والے (اسلام قبول کرنے میں) مہاجرین اور انصار سے، اور وہ لوگ کہ پیروی کی انہوں نے ساتھ ان

EmaanLibrary.com

کے بھلائی کی - راضی ہُوا اللہ ان سے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے - اور تیار کئے ہیں اللہ نے ان کے لئے باغ، جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں - (اور یہ) ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہی بڑی کامیابی ہے "

غور کریں - اللہ تعالیٰ مہاجرین اور انصار کو جنتی کہہ رہا ہے' اور ان سے راضی ہوگیا ہے - اور ان کے متعلق خالدین فیہا فرما رہا ہے، کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے - اور ان کے اس نیک انجام کو فوز عظیم کا عنوان دے رہا ہے - کہ انہوں نے بڑی کامیابی پالی ہے -

بقول قرآن صحابہ پر اللہ راضی ہو گیا - اور ان کو جنت دے دی ہے - اور وہ کامیابی کی معراج کو پا گئے ہیں - ایسے جنتیوں کو جو لوگ بُرا کہیں - اور ان پر لعنت بھیجیں - ان کے جہنمی ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے —؟

ایک اور جگہ ارشاد ہُوا -

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ - (پ۲۶ ع ۱۱)

" البتہ تحقیق راضی ہُوا اللہ مومنوں (یعنی صحابہ) سے - جس وقت بیعت کی انہوں نے تجھ سے درخت کے نیچے "

اس آیت میں بھی اللہ نے صحابہ کو اپنی رضامندی، اور خوشی کی سند عطا فرمائی ہے "

جن پر اللہ راضی ہو، جو بدبخت ان سے ناراض ہو، اور ان سے بغض رکھے - اور انہیں بُرا بھلا کہے - اور زبانِ لعن دراز کرے - دوزخ

EmaanLibrary.com

کی آگ ایسے فجار کے لئے بھڑک رہی ہے۔

⑮ "پس ان باتوں کے ہونے کے نزدیک انتظار کر ہوائے سرخ کا اور بڑے زلزلوں کا، اور زمین میں دھنس جانے کا، اور صورت بدل جانے کا۔ اور پتھر برسنے کا۔"

یعنی جب برائیاں ہی برائیاں پھیل جائیں گی۔ نیکی کا نام و نشان نہ رہے گا۔ کفر ہی کفر، شرک ہی شرک، اور بے حیائیوں اور بدکاریوں کی کالی رات چھا جائے گی۔ اس وقت سرخ آندھیاں چلیں گی، خوفناک آندھیاں، ملک کو برباد اور ویران کر دینے والی زہریلی آندھیاں۔

چنانچہ آج کل بھی مشرقی پاکستان میں آئے دن طوفانِ باد و باراں آتے رہتے ہیں۔ جن سے اربوں روپے کا نقصان ہوتا ہے۔ اور ہزاروں جانیں ہلاک ہو جاتی ہیں۔ یہی آندھیاں قیامت کے قرب میں — اور خطرناک صورت اختیار کر لیں گی۔

بڑے زلزلے بھی آثار قیامت سے ہیں۔ آئے دن اخباروں میں پڑھتے رہتے ہیں۔ کہ فلاں ملک میں زبردست زلزلہ آیا ہے اور ہزاروں جانیں ہلاک ہو گئی ہیں۔ جاپان۔ ترکی۔ اور دیگر مقامات پر خطرناک زلزلے آئے ہیں۔ اور آتے رہتے ہیں۔ کئی برس ہو گئے ہیں۔ زلزلے سے کوئٹہ تباہ ہو گیا تھا۔ غرض زلزلے آنا بھی قیامت کے نشانات سے ہے۔

زمین میں دھنس جانا بھی آثار قیامت سے ہے۔ پچھلے دنوں اخبار میں پڑھا تھا۔ کہ ایران کے تین گاؤں زمین میں دھنس گئے تھے۔ یعنی زبردست زلزلہ آیا تھا۔ زمین پھٹ گئی اور آبادی اندر دھنس گئی۔

صورت بدل جانا۔ اور پتھر برسنا۔ یہ بھی قیامت کے قریب ہو گا۔

EmaanLibrary.com

غرض یہ پندرہ نشانات جو اوپر مذکور ہوئے ۔ قیامت کے چھوٹے نشانات ہیں ۔ ان کو دیکھ سن کر خدا سے ڈریں ۔ توبہ کریں ۔ استغفار کریں ۔ اور اس کے احکام کی بجا آوری میں لگ جائیں ۔ قالوا بلیٰ ۔ کا عہد اپنے اللہ سے باندھ چکے ہو ۔ اس کے ایفار کا ہر دم خیال رکھو ؎

صبح اٹھ کر آنسوؤں سے خون کے روتا ہوں میں
دل کے نقشے میں وفا کا رنگ بھرنے کے لئے

معنوی طور پر تو ہم روسیاہوں کی صورتیں بدل گئی ہوئی ہیں ۔ کہ ہمارے کرتوت ہمیں بتا رہے ہیں۔ ایسے ہی شرک و بدعت، فسق و فجور، بے حیائیوں اور بدکاریوں کے باعث اللہ کی لعنت اور خفگی کے پتھر بھی برس رہے ہیں ۔ کہ ساری دنیا میں مسلمان رسوا اور ذلیل ہو چکے ہیں۔ مقامات مقدسہ ۔ یہاں تک کہ قبلہ اوّل تک ہاتھوں سے دے بیٹھے ہیں ۔ بارہ کروڑ عربوں کے وَھن اور تعیش نے خود ان کو رسوا کر دیا۔ اور ان کی رسوائی نے روئے زمین کے مسلمانوں کی ناک کٹوا دی ہے۔

باقی رہا ظاہری مسخ اور ظاہری پتھراؤ ۔ اس کے لئے اللہ سے ڈرو استغفار کرو ۔ عذابوں سے پناہ چاہو ۔ اور نیکیوں کی توفیق مانگو، وہ نیکیاں جن سے وہ راضی ہو جائے ۔

متذکرۃ الصدر حدیث کے اخیر میں حضورؐ نے فرمایا ۔ کہ ان پندرہ نشانیوں کے علاوہ اور نشانیاں بھی قرب قیامت کی پہنچیں گی ۔ پے در پے، مانند لڑی جواہر کے ۔ جس کا ڈورا ٹوٹ جائے ۔ تو سب موتی پیہم ایک ایک کر کے گر جاتے ہیں ۔

یعنی جس طرح موتیوں کی لڑی ٹوٹ جائے ۔ تو ایک ایک کر کے

EmaanLibrary.com

یکے بعد دیگرے سب موتی گر جاتے ہیں، اسی طرح قیامت کی نشانیاں ایک ایک کرکے یکے بعد دیگرے بلا توقف ظہور پذیر ہوں گی۔

بڑے بڑے آثارِ قیامت سے قبل عبرت کی دنیا میں کھو جائیے، اور موت سے پہلے مرنے کا سامان کر لیجئے۔ ؎

کارواں عمر کا ہے، رخت بدوش
ہر نفس، بانگِ کوسِ رحلت ہے
(حیاؔ دہلوی)

لہٰذا عالم کون و فساد کے پالنا میں میٹھی نیند سونے والو ؎

محو ہو جائیں ابھی، سارے زمانے کے مزے
چشمِ عبرت سے یہ دیکھے کوئی دنیا کیا ہے
(غفورؔ سنبھلی)

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام کا ظہور

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِيْ وَ اِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ جَوْرًا ۝

"حضرت عبداللہ بن مسعود رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں فنا ہوگی دنیا

EmaanLibrary.com

یہاں تک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص میرے اہل بیت سے۔ موافق ہوگا نام اس کا نام میرے کے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اس طرح ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ باقی رہے گا دنیا سے، مگر ایک دن۔ تو البتہ دراز کرے گا اللہ اس روز کو یہاں تک کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس میں ایک مرد کو میرے نسب میں سے، یا فرمایا میرے اہل بیت سے، موافق ہوگا نام اس کا نام میرے کے، اور نام اس کے باپ کا نام باپ میرے کے بھردے گا زمین کو داد و عدل سے جیسے بھری گئی ہے ظلم و جور سے۔

مُلاحظہ:۔ اس حدیث میں حضرت امام مہدی علیہ السّلام کا ذکر ہے۔ کہ قرب قیامت میں ان کا ظہور ہوگا۔ تمام عرب وعجم پر اسلامی جھنڈا لہرائے گا۔ روئے زمین پر اسلام ہی اسلام ہو جائے گا۔ ان کے عہد میں عدل و انصاف کا دَور دورہ ہوگا۔ بالکل جس طرح ساری زمین ظلم و بے انصافی سے بھری ہوئی ہے۔ اسی طرح عدل اور انصاف سے بھر جائے گی۔

ان امام مہدی علیہ السّلام کا نام رحمت عالمؐ کے نام کے موافق ہوگا۔ یعنی محمدؐ۔ اور ان کے والد کا نام نبی رحمتؐ کے والد کے نام کے موافق ہوگا۔ یعنی عبداللہ۔ اور حضرت محمد مہدی علیہ السّلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہوں گے۔ یعنی باپ کی جانب سے حسنی اور والدہ کی جانب سے حسینی ہوں گے۔

Emaanlibrary.com

اس سے جھوٹے مہدیوں کے دجل کے پول بھی کھل گئے۔ جو مہدی موعود کے دعوے کرتے رہے۔ یاد رہے۔ کہ سچے مہدی موعودؑ کا نام محمدؐ باپ کا نام عبداللہ۔ اور وہ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے ہونگے۔ حضرت امام حسن، اور حضرت امام حسین علیہما السلام کے نسب سے، اور عرب، اور عجم کے مالک ہوں گے۔ اور اسلام کو دنیا میں نافذ کریں گے۔ ان کے عہد میں اس قدر مال ہوگا۔ کہ کوئی خیرات لینے والا نہ ملے گا۔ اور ظلم و ستم، کفر و شرک، اور بے حیائی، اور حدود شکنی نام کو نہ ہوگی۔ یہ پہچان ہے سچے مہدی موعود علیہ السلام کی۔

حضرت امام مہدیؑ کے دیگر اوصاف

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ ۝ (ابوداؤد)

"حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ مہدی عترت میری سے ہے اولاد فاطمہ سے"۔

حضرت امام مہدیؑ کشادہ پیشانی اور بلند بینی ہوں گے

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ ۝ (ابوداؤد)

"حضرت ابی سعید خدریؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مہدی میری اولاد میں سے

ہے۔ روشن (کشادہ) پیشانی، بلند بینی، بھر دے گا زمین کو عدل و انصاف سے، جیسے بھر گئی ہے ظلم وستم سے۔ مالک رہے گا زمین کا سات برس۔"

مُلاحظہ:۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تبلیغ سے روئے زمین پر اسلام پھیل جائے گا۔ اور وہ سات برس تک حکومت کریں گے — ابوداؤد فرماتے ہیں۔ کہ بعضوں نے ہشام سے روایت کی ہے کہ امام مہدی علیہ السّلام نو برس تک رہیں گے۔ یعنی خلافت کریں گے۔

حضرت امام مہدیؑ سے مسجد الحرام میں لوگ بیعت کرینگے

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَةٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَةِ ھَارِبًا اِلٰی مَکَّةَ فَیَاْتِیْہِ نَاسٌ مِنْ اَھْلِ مَکَّةَ فَیُخْرِجُوْنَہٗ وَھُوَ کَارِہٌ فَیُبَایِعُوْنَہٗ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَیُبْعَثُ اِلَیْہِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِھِمْ بِالْبَیْدَآءِ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَاِذَا رَاَی النَّاسُ ذٰلِکَ اَتَاہُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَھْلِ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَہٗ ثُمَّ یَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَخْوَالُہٗ کَلْبٌ فَیَبْعَثُ اِلَیْھِمْ بَعْثًا فَیَظْھَرُوْنَ عَلَیْھِمْ وَذٰلِکَ بَعْثُ کَلْبٍ الْخَیْبَةُ لِمَنْ لَّمْ یَشْھَدْ غَنِیْمَةَ کَلْبٍ وَیَقْسِمُ الْمَالَ وَیَعْمَلُ فِی النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِیِّھِمْ وَیُلْقِی الْاِسْلَامُ بِجِرَانِہٖ فِی الْاَرْضِ فَیَلْبَثُ سَبْعَ سِنِیْنَ ثُمَّ یُتَوَفّٰی وَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ ۝ (ابوداؤد)

"روایت ہے حضرت ام سلمہؓ سے۔ انہوں نے نقل کی نبی صلے اللہ

EmaanLibrary.com

علیہ وسلم سے۔ کہ فرمایا ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف ہوگا۔ تو ایک شخص مدینہ والوں سے مکہ کی طرف بھاگتا ہوا نکلے گا۔ جس کے پاس مکہ معظمہ کے لوگ آکر جمع ہو جائیں گے، اور اس کو امامت کے لئے آگے بڑھانا چاہیں گے۔ حالانکہ وہ ناراض ہوگا۔ پس لوگ اس سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے۔ اور ملک شام کا ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائیگا۔ جس کے لوگ مکہ اور مدینہ کے درمیان بیدا مقام میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ جب لوگ یہ حال دیکھیں گے، تو شام کے ابدال اور عراق والوں کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی۔ اور سب اس کی بیعت کریں گے۔ پھر قریش میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کی ننہال بنی کلب میں ہوگی۔ وہ ایک لشکر ان کی طرف بھیجے گا۔ اور یہ لوگ اس پر غالب آئیں گے۔ اور یہی کلب کا لشکر ہے۔ (جو امام مہدی کے تابعوں سے مغلوب ہوگا) اور اس شخص پر افسوس ہے۔ جو کلب کی لڑائی کا مالِ غنیمت لینے کو حاضر نہ ہو۔ پھر امام مہدی علیہ السّلام، مالِ غنیمت تقسیم کریں۔ اور جاری کریں گے لوگوں میں ان کے نبی کی سنت۔ اور اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا (یعنی تمام روئے زمین کو گھیر لے گا) پھر وہ سات سال تک زندہ رہ کر فوت ہو جائیں گے۔ اور تمام مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔ (ابوداؤد)

مُلاحظہ:- اس حدیث میں حضرت امام مہدی علیہ السّلام کے

EmaanLibrary.com

ظہور اور ان سے بیعت کرنے کی خبر دی گئی ہے۔ کہ جب خلیفہ (حکمی خلیفہ) فوت ہو جائے گا۔ غالبًا مدینہ منورہ میں، تو لوگوں میں نزاع اور اختلاف پھوٹ پڑے گا۔ اور فتنہ کے بڑھ جانے کا احتمال ہوگا۔ اور ہر عقلمند فتنہ سے بچنا چاہے گا۔ اسی دوران ایک شخص (امام مہدی علیہ السلام) مدینہ سے بھاگ کر مکہ مکرمہ آجائے گا۔ تاکہ فتنہ سے پناہ ملے۔ یاد رہے۔ کہ مکہ مکرمہ ہی ایک ایسی جگہ ہے۔ جو سب کی پناہ گاہ ہے، اور ہر کسی کو وہاں امن مل سکتا ہے۔ چنانچہ وہ شخص مکہ میں آکر ایک جگہ قیام کرے گا۔ لوگوں کو پتہ چلے گا۔ کہ ایک بڑی عظیم شخصیت مکہ آئی ہوئی ہے اس کی قدر پہچان کر وہ خدمت میں حاضر ہونگے اور اس کو اپنا امام بنانے کے لئے باہر لے آئیں گے، وہ شخص امامت سے گریز کریگا۔ اور ناپسند کریگا۔ کہ یہ بوجھ اس کے کندھوں پر رکھا جائے۔ بالآخر لوگ مسجد الحرام کے اندر۔ حجرِ اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کرینگے۔ اور اس کا مہدی موعود ہونا مشہور ہو جائے گا۔ جب اس کی شہرت ملک کے اطراف و اکناف میں پہنچے گی، تو ملک شام کا بادشاہ ایک لشکر حضرت امام مہدی علیہ السّلام کے ساتھ لڑنے کے لئے بھیجے گا۔ جب وہ لشکر مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیدا پر پہنچے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو زمین میں دھنسا دے گا۔ جب لوگوں کو دور دور اس واقعہ کی خبر پہنچے گی۔ تو شام کے ابدال[1] اور عراق سے مومنوں کی

---

[1] ابدال اور عصائب اہل عراق، اولیاء اللہ اور صالحین لوگ ہوں گے جو امام مہدی علیہ السّلام کے لشکر میں شامل ہو کر جہاد کریں گے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابدال وہ لوگ ہیں جن کے سبب دنیا قائم ہے، یہ جاہلوں کا عقیدہ ہے، دنیا و ما فیہا اللہ حی و قیوم کی قدرت اور تصرف سے قائم ہے، اللہ نے کوئی عملہ ایسا نہیں رکھا ہے، جس کو اپنا تصرف، قدرت، اور اختیار دے رکھا ہو۔

EmaanLibrary.com

جماعتیں حضرت امام مہدی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی بیعت کریں گی۔ اور ان کے لشکر میں شامل ہو جائیں گی۔

پھر ایک شخص قریش میں سے حضرت امام مہدی علیہ السّلام کا مخالف کھڑا ہوگا۔ اس شخص کی ننہال بنو کلب سے ہوگی۔ بنو کلب عرب کا مشہور قبیلہ ہے۔ وحیہ کلبی اسی قبیلہ سے تھے۔ پھر یہ شخص بھی ایک لشکر حضرت امام مہدی علیہ السّلام سے لڑنے کے لئے بھیجے گا۔ اور اپنے قبیلہ بنو کلب سے بھی مدد تلاش کرے گا۔ جب اس کا لشکر حضرت امام مہدی، اور اس کے ساتھیوں سے بہ ارادہ قتال آئے گا۔ تو اللہ امام مہدی اور ان کے ساتھیوں کو اس پر فتح دے گا۔ اور بنی کلب مغلوب و مفتوح ہوں گے۔ اور اس طرح فتنہ بنو کلب کا بھی استیصال ہو جائے گا، اس کے بعد امام مہدی علیہ السلام خوب جہاد کریں گے۔ کفر، شرک، بغاوت اور تمام منکرات کا قلع قمع کر دیں گے۔ اور مال غنیمت بہت تقسیم کریں گے۔ روئے زمین پر اسلام ہی اسلام ہو جائے گا۔ جیسا کہ حضورؐ نے حدیث مذکور میں فرمایا۔ وَيُلْقِيَ الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ۔ "اور اسلام اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا"

جِرَان کہتے ہیں، اونٹ کی گردن کا اگلا حصہ، جائے ذبح سے جب اونٹ زمین پر بیٹھتا ہے تو پھیلا دیتا ہے گردن اپنی، جب گردن پھیلاتا ہے۔ تو جران زمین پر رکھ دیتا ہے۔ پھر بڑا آرام پکڑتا ہے۔ یہی لفظ حدیث میں بطور کنایہ کے آیا ہے۔ کہ اسلام زمین پر جران رکھ دے گا۔ یعنی اسلام زمین میں پورا قرار پکڑے گا۔ ساری دنیا میں اسے سکون و ثبات حاصل ہوگا۔ فتنہ و فساد، جنگ و جدال، شرک و احداث کا نام و

نشان نہ رہے گا۔ ہر جگہ امن و امان، اور عدل و انصاف کا دَور دَورہ ہوگا۔

وَیَعْمَلُ فِی النَّاسِ بِسُنَّۃِ نَبِیِّھِمْ۔ اور حضرت امام مہدی علیہ السّلام لوگوں میں ان کے نبی جناب خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اجرا کریں گے۔ سارا جہان سنت کے نور سے جگمگا اٹھے گا۔

پھر جناب امام مہدی علیہ السّلام سات برس تک زندہ رہ کر دنیا میں اسلام کا ڈنکہ بجا کر وفات پا جائیں گے۔ اور لاکھوں مسلمان ان کا جنازہ پڑھ کر دفن کر دیں گے۔ رہے نام اللہ کا!

حضرت عمرؓ فتنوں کی روک کا دروازہ تھے

حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں۔ کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس تھا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فتنہ والی حدیث کس کو واقعی صورت میں یاد ہے؟ میں نے کہا۔ مجھے یاد ہے۔ فرمایا تم دلیر ہو۔ بتاؤ وہ حدیث کس طرح ہے؟ میں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ کہ آدمی اپنی بیوی، مال، جان، اولاد، اور ہمسایہ کی وجہ سے جس فتنہ میں پڑتا ہے۔ اس کا اتار، روزوں سے، نماز سے، خیرات سے، کارِ خیر کا حکم دینے اور امرِ بد سے روکنے سے ہو جاتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میرا مقصود یہ نہیں ہے۔ بلکہ میری مراد اس فتنہ سے ہے۔ جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا۔ میں نے کہا۔ امیر المؤمنین! آپ کو اس سے کیا سروکار۔ آپ کے اور اس کے درمیان تو بند دروازہ

EmaanLibrary.com

ہے۔ فرمایا۔ وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا۔ توڑا جائے گا۔ فرمایا۔ پھر بند ہونے کی اس میں قابلیت ہی نہ رہے گی (صحیح مسلم)

حضرت حذیفہؓ سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا حضرت عمرؓ اس دروازہ کو جانتے تھے، جو فتنوں کی روک تھا۔ حذیفہؓ نے کہا۔ ہاں جانتے تھے، اور وہ دروازہ خود حضرت عمرؓ کی ذات تھی۔

مُلاحظہ:۔ معلوم ہُوا۔ جناب امیر المؤمنین حضرت عمرؓ فاروق رضی اللہ عنہ کا وجودِ گرامی اسلام کے لئے ایک ڈھال تھی۔ نہیں بلکہ وجود گرامی ایک قلعہ تھا۔ آپ کا سراپا ایک دروازہ تھا۔ جو تمام فتنوں کو روکے ہوئے تھا۔ جونہی یہ دروازہ توڑا گیا۔ آپ کو مسجد نبوی کے محراب میں شہید کر دیا گیا۔ تو فتنوں کا باب وا ہو گیا۔ حضرت عثمانؓ کا قتل، حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی جنگیں، اور پھر یزید و حسین کا واقعہ کربلا۔ ایسے فتنے شروع ہوئے۔ کہ ان سے اسلام کو ازحد نقصان پہنچا۔ حضرت عمرؓ کا وجود کتنا رحمتوں اور برکتوں سے لبریز تھا۔ اور کیا جاہ و جلال اور سطوت و ہیبت تھی آپ کی۔ کہ فتنے تاحینِ حیات اقدس سر نہ اٹھا سکے۔ اور شیطان بھی آپ سے لرزہ براندام تھا۔ لاکھوں رحمتیں ہوں حضرت عمرؓ کی روح پاک پر۔

قیامت سے قبل کی دس بڑی نشانیاں

ابو سریحہ حذیفہ بن اسیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانے میں تھے۔ اور ہم نیچے بیٹھے تھے، آپ نے ہم کو جھانکا۔ اور فرمایا۔ کہ تم کیا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا۔ کہ قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لَا تَکُوْنُ حَتّٰی تَکُوْنَ

EmaanLibrary.com

عَشَرُ اٰیَاتٍ۔ قیامت نہ ہوگی۔ جب تک دس نشانیاں نہ ہوں گی۔ (جو یہ ہیں):-

① خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ۔ زمین کا دھنسنا مشرق میں۔

② وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ۔ زمین کا دھنسنا مغرب میں۔

③ وَخَسْفٌ فِیْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ۔ زمین کا دھنسنا جزیرہ عرب میں۔

④ وَالدُّخَانُ۔ اور دھواں۔

⑤ وَالدَّجَّالُ۔ اور دجّال۔

⑥ وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ۔ اور زمین کا جانور۔

⑦ وَیَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ۔ اور یاجوج اور ماجوج۔

⑧ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ اور نکلنا آفتاب کا پچھم سے۔

⑨ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ۔ ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی۔ اور لوگوں کو ہانک لے جائے گی۔ (صحیح مسلم)

⑩ نُزُوْلُ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نازل ہونا۔

یہ دسویں نشانی دوسری روایت میں ہے۔ اور ایک روایت میں آندھی ہے۔ جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

مُلاحظہ:- خسف یعنی زمین کا دھنسنا۔ مشرق میں، اور مغرب میں، اور جزیرہ عرب میں۔ قیامت کی چھوٹی نشانیوں کی صورت میں تو کئی بار خسف ہو چکا ہے۔ مشرق اور مغرب میں۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ قبل قیامت کئی بار ہو۔ اور قیامت کے زیادہ نزدیک ہونے کے وقت شدید خسف ہو۔ اور ملک عرب میں بھی ہوگا۔ زلزلہ بھی تو خسف کا

EmaanLibrary.com

مقدمہ ہوتا ہے، یہ ملک عرب میں آچکا ہے۔

دھوآں :۔ ایک دفعہ قریش پر قحط پڑا تھا۔ اور آسمان اور اس کے بیچ میں دھوآں سا نظر آتا تھا۔ آثار قیامت میں یہ دھوآں بھی شامل ہے۔ اور قرب قیامت کو ایک ہمہ گیر دھوآں ظاہر ہوگا ۔ جس سے کافروں کا دم رُکے گا۔ اور مسلمانوں کو زکام کی سی حالت ہوگی۔ یہ دھواں چالیس روز تک رہے گا۔ یہ بھی قیامت کی کھلی نشانی ہوگی۔

دجّال کا فتنہ :۔ دجال کا آنا قیامت کا بہت بڑا نشان ہے، اور دجال کا فتنہ بھی بہت بڑا فتنہ ہے۔ دجال الوہیت کا دعویٰ کریگا۔ مسلمانوں کی آزمائش کے لئے اللہ تعالےٰ دجال کے ہاتھ سے بڑے عجیب وغریب کام کرائے گا۔ مثلاً اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی۔ ایک نہر پانی کی، اور ایک نہر آگ کی۔ مُردوں کا جلانا۔ پانی کا برسانا۔ زمین کے خزانے نکالنا۔ یہ باتیں وہ استدراجًا کر دکھائے گا۔ پکے مومن اس کو کافر کہیں گے۔ اور اس کے فریب اور دجل میں نہ آئیں گے۔ ضعیف الاعتقاد، اور نام کے مسلمان اس کے دھوکے میں آکر دین و ایمان گنوالیں گے۔

دجال کانا ہوگا۔ یعنی اس کی دائیں آنکھ کانی ہوگی۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ ہر پڑھا ہُوا اور اَن پڑھ لفظ کافر پڑھ لے گا۔ اس فتنہ عظیمہ کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے۔ اس کی تفصیل بیان کی جاتی ہے :۔

Emaan Library.com

دجّال کا حال

دجّال کانا ہونا حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ کَ ف ر ۔ (صحیح مسلم)

"کوئی نبی ایسا نہیں گزرا۔ جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار رہو۔ وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ک۔ف۔ر۔ لکھا ہے۔"

دجال کے ساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا:۔ جَفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّتٌ وَّنَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَ جَنَّتُهٗ نَارٌ ۔ (صحیح مسلم)

"دجال گھنے بالوں والا ہوگا۔ اس کے ساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی۔ سو اس کی آگ تو باغ ہوگی۔ اور اس کا باغ آگ ہوگی۔"

(نوٹ):۔ یہ اللہ کی طرف اس کے بندوں کی آزمائش ہوگی۔ کہ کون دجال سے کفر کرکے حق پر قائم رہتا ہے۔ اور کون اس کی اطاعت کر کے ایمان ضائع اور برباد کرتا ہے۔ دراصل دجال کے استدراج کے سامنے بڑے کوہ آسا ایمان والے ہی ثابت قدم رہیں گے۔ دجال بڑا جابر، قاہر،

EmaanLibrary.com

اور محیّر العقول باتیں کرنے، اور انسان کو ورطہ حیرت میں ڈال دینے والا ہوگا۔ اس کے ان کاموں کو استدراج قرار دیں۔ سحر طرازی کہیں۔ نظر بندی سمجھیں۔ جو لوگ اس وقت موجود ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ثابت قدمی کی توفیق دے۔ اور با ایمان رکھے۔ پھر وہ جس اپنے نافرمان، اور باغی کو آگ میں ڈالے گا۔ وہ آگ اس کے لئے گل و گلزار ہو جائے گی اور اپنے جس مرید کو باغ میں داخل کرے گا۔ وہ باغ اس کیلئے آگ بن جائے گا۔

دجّال کے ساتھ دو نہریں ہونگی

حضرت حذیفہ رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی۔ بہتی ہوئیں۔ ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی۔ اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی۔ پھر جو کوئی یہ موقع پائے۔ وہ اس نہر میں چلا جائے۔ جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو۔ اور اپنی آنکھ بند کرلے۔ اور سر جھکا کر اس میں سے پیئے۔ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ اور دجال کی ایک آنکھ بالکل چٹ ہوگی۔ اس پر ایک پھلی ہوگی موٹی۔ اور اس کے دونوں آنکھوں کے بیچ کافر لکھا ہوگا۔ جس کو ہر مومن پڑھ لے گا۔ خواہ لکھنا جانتا ہو۔ یا نہ جانتا ہو۔ (صحیح مسلم)

دجال کا فتنہ ایمان کے لئے بڑا خطرناک ہوگا۔ جب لوگ اس کے ہوش ربا کاموں کو دیکھیں گے۔ تو کئی اس کے خدا ہونے پر ایمان لے آئیں گے۔ اور آخرت برباد کرلیں گے۔ لیکن جو مومن موحد۔ اللہ

EmaanLibrary.com

واحد القہار پر محکم یقین رکھنے والے، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے دجال کا حال جاننے والے ہوں گے۔ وہ ہرگز اس کی کسی بات سے متاثر نہ ہوں گے۔ اس کے استدراج اور طلسمی شعبدوں سے ان کا ایمان ذرا متزلزل نہ ہوگا۔ وہ صاف کہیں گے۔ کہ دجال کافر ہے۔ اور مسلمانوں، مومنوں، موحدوں، کے لئے ایک آزمائش ہے، اس کی طرف ہرگز التفات نہ کریں گے۔ اور اگر دجال غضب ناک ہوکر کسی مومن کو آگ کی نہر میں ڈال دے گا۔ تو وہ آگ کی نہر اس مومن کے لئے باغ بن جائے گا۔ اور وہ اس میں سکون اور چین پائے گا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کے فتنہ عظیمہ کے متعلق بہت ڈرایا ہے۔ اور اس کی خبر بار بار دی ہے۔ تاکہ مومن یاد رکھیں، چنانچہ حضورؐ مزید ارشاد فرماتے ہیں:۔

اَلَا اُخْبِرُکُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِیْثًا مَّا حَدَّثَہٗ نَبِیٌّ قَوْمَہٗ اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّہٗ یَجِیْءُ مَعَہٗ مِثْلُ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ یَقُوْلُ اِنَّھَا الْجَنَّۃُ ھِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمْ بِہٖ کَمَا اَنْذَرَ بِہٖ نُوْحٌ قَوْمَہٗ۔ (صحیح مسلم)

"میں تم سے دجال کی ایک ایسی بات نہ کہوں، جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہ کہی ہو — (سنو!) وہ (دجال) کانا ہوگا۔ اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح کی دو چیزیں ہوں گی۔ پھر جس کو وہ جنت کہے گا۔ دراصل وہ آگ ہوگی۔ اور میں نے تم کو دجال سے ڈرا دیا۔ جیسے حضرت نوح علیہ السّلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔"

EmaanLibrary.com

دجّال کا زمانہ خروج اور دیگر حالات

حضرت نواس بن سمعان رض سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کو دجال کا ذکر کیا۔ کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا۔ (یعنی کبھی اس کو حقیر ظاہر کیا۔ اور کبھی اس کو بہت بڑا بتایا)۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا۔ کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آگیا ہے۔ جب ہم پھر آپ کے پاس شام کو گئے۔ تو آپ نے ہمارے چہروں پر اثر معلوم کیا۔ (یعنی ڈر اور خوف)۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ص! آپ نے دجال کا ذکر کیا۔ اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا۔ یہاں تک کہ ہم کو گمان ہو گیا۔ کہ دجال ان کھجور کے درختوں میں موجود ہے۔ (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو دجال کے سوا، اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے (یعنی تمہاری آپس میں لڑائیوں کا)۔ اگر دجال نکلا۔ اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا۔ تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا۔ اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا۔ اور اگر وہ نکلا۔ اور میں تم میں موجود نہ ہوا۔ تو ہر مسلمان مرد اس کو الزام دے گا۔ (اس کے دجل اور کفر کا)۔ اور حق تعالےٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر۔

(سنو!)۔ البتہ دجال ژولیدہ مُو جوان ہے۔ اس کی آنکھ میں ٹینٹ (پھولا) ہے۔ میں اس کی اصلی مشابہت عبد العزیٰ بن قطن کے ساتھ دیتا ہوں۔ (عبد العزیٰ ایک کافر تھا۔ جس کی آنکھ میں پھولا

تھا)۔ پھر جو شخص تم میں سے دجال کو پائے۔ اس کو چاہیئے کہ سورہ کہف کی شروع کی آیتیں اس پر پڑھے ۔ (سنو!) دجال نکلے گا شام، اور عراق کے درمیان کی راہ سے۔ خرابی ڈالے گا دائیں۔ اور فساد برپا کرے گا بائیں۔ پھر اے خدا کے بندو! ۔ ایمان پر قائم رہنا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا۔ آپ نے فرمایا۔ چالیس دن! ۔ (سنو!) ایک دن، ان دنوں کا، ایک سال کے برابر ہوگا۔ اور دوسرا دن (ان چالیس دنوں کا) ایک مہینے کا ہوگا۔ اور تیسرا دن ایک ہفتہ کا۔ اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں۔ (معلوم ہوا) کہ ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے، اور چودہ دن تک رہے گا)۔

صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! جو دن سال بھر کے برابر ہوگا۔ اس دن ہم کو ایک ہی دن کی نمازیں کفایت کریں گی ۔ ؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں! تم اندازہ[1] کر لینا اس دن میں بقدر اس کے جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو۔ اسی طرح اس دن بھی اٹکل[2] کر کے نمازیں پڑھ لینا۔

---

[1] مثلاً ایک دن کی پانچ نمازیں ہیں۔ اور ایک ماہ کی ایک سو پچاس ہوئیں اور ایک سال کی اٹھارہ سو ہوئیں۔ صبح کی نماز کے آٹھ گھنٹہ بعد ظہر کا وقت آجاتا ہے، اور ظہر اور عصر کا وقفہ تین گھنٹہ، عصر سے شام کا اڑھائی گھنٹہ اور شام سے عشار کا ڈیڑھ گھنٹہ سمجھ لیں۔ اس طرح مہینے کا اور سال کا حساب لگایا جاسکتا ہے۔ آج کل تو گھڑیاں موجود ہیں ان سے اوقات کا خوب اندازہ ہوسکتا ہے ۔ [2] اس سے ایک مسئلہ اور بھی حل ہوگیا۔ کہ جو لوگ کہتے ہیں، کہ قطب شمالی اور قطب جنوبی میں چھ ماہ دن رہتا ہے اور چھ ماہ رات۔ وہاں اگر آبادی ہو جائے، یا کوئی جائے تو نمازیں کس طرح پڑھے۔ اس کا جواب مذکورہ حدیث سے مل گیا۔ (باقی صـ۲۰۶ پر)

EmaanLibrary.com

صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! زمین پر دجال کتنی تیزی سے جائے گا۔ آپ نے فرمایا۔ جیسے وہ مینہہ جس کو پیچھے سے ہوا اڑاتی ہو۔ پس وہ ایک قوم پر آئے گا۔ اور ان کو کفر کی طرف بلائے گا۔ وہ اس پر ایمان لائیں گے۔ اور اس کی بات مانیں گے۔ تو آسمان کو حکم کرے گا۔ وہ پانی[1] برسائے گا۔ اور زمین کو حکم کرے گا۔ وہ ان کی گھاس اور اناج اگائے گی۔ اس قوم کے چرنے والے جانور شام کو واپس آئیں گے تو ان کے کوہان بہت بڑے، اور تھن بہت کشادہ ہوں گے، اور کوکھیں (بھرنے کی وجہ سے) خوب تنی ہوئی ہوں گی۔

اس کے بعد دجال دوسری قوم پر آئے گا۔ ان کو بھی کفر کی طرف بلائے گا۔ لیکن وہ اس کی بات کو نہ مانیں گے، وہ ان سے ہٹ جائیگا،

(بقیہ صفحہ ۲۰۵) کہ اندازہ کرکے پڑھے۔ چھ ماہ کی نو سو[۹۰۰] نمازیں بنتی ہیں۔ نو سو نمازوں کو ایک سو اسی[۱۸۰] دنوں کے حساب سے پڑھ لے۔ اور ایک دن چودہ گھنٹے کا قرار دے کر پانچوں نمازیں معلوم وقفے سے ادا کرتا جائے۔

[1] آسمان پانی برسائے گا۔ اور زمین اناج اگائے گی۔ یاد رہے کہ یہ اللہ ہی کریگا۔ بندوں کا امتحان لینے کے لیئے۔ کہ کون دجال پر ایمان لاتا ہے۔ اور کون اس کو فتنہ ایمان جان کر اس سے انکار کرتا ہے، اگر کوئی کہے کہ پیغمبر کا معجزہ بھی تو یہی چیز ہے کہ معجزہ دراصل اللہ کا فعل ہوتا ہے، اور پیغمبر سے اس کا ظہور ہوتا ہے۔ اور دجال کے یہ کام بھی اللہ کا فعل ہوگا اور ظہور اس کا دجال سے ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ پیغمبر کی نبوت کا اللہ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے۔ کہ یہ میرا پیغمبر ہے۔ اس پر میری وحی آتی ہے۔ اور اس کی ذات سے معجزوں کا ظہور اس کی نبوت کی دلیل ہے، برخلاف پیغمبر کے، دجال کے متعلق شریعت میں اعلان ہو چکا ہے کہ یہ کافر ہے۔ دجال ہے۔ فتنہ عظیمہ ہے۔ اس سے بچنا۔ اسے کافر سمجھنا۔ اس پر کوئی وحی نہیں آئے گی۔ یہ خدائی کا دعوے کرنے والا جہنمی ہے۔ لہذا یہ معجزہ نہ ہوگا۔

EmaanLibrary.com

وہ فوراً قحط زدہ ہو جائیں گے۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں ۔ (اور مویشیوں) سے کچھ نہ رہے گا ۔ (یہ مومنوں کی آزمائش ہو گی) ۔

دجال ویرانوں کی طرف گزرے گا ۔ اور ان سے کہے گا ۔ اپنے خزانے برآمد کرو ۔ تو فوراً وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے، جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں ۔

پھر دجال ایک کامل الشباب (جوانی میں پورا پورا بھرا ہوا) شخص کو اپنی طرف بلائے گا ۔ (وہ دجال کو ماننے سے انکار کردے گا) ۔ دجال تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا ۔ اور دونوں ٹکڑوں کو ایک تیر کی مسافت سے علیٰحدہ علیٰحدہ رکھ دے گا ۔ پھر آواز دے گا ۔ تو وہ جوان (زندہ ہو کر) آجائے گا ۔ مگر اس وقت اس شخص کا چہرہ شگفتہ اور خنداں ہو گا ۔ دجال اسی حال میں ہو گا ۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السّلام کو بھیج دے گا ۔ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام سفید مینار کے پاس اتریں گے ۔ دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف، زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے ۔ اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ۔ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام سر جھکائیں گے ۔ تو پسینہ ٹپکے گا ۔ اور جب اپنا سر اٹھائینگے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی ۔

جس کافر کو حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کے دم کی بھاپ لگے گی، وہ مرجائے گا ۔ اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا ۔ جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی ۔

پھر جب عیسےٰ علیہ السّلام دجال کو تلاش کریں گے ۔ یہاں تک کہ اس کو بابِ لُد (لُد ایک پہاڑ کا نام ہے) پر پائیں گے ۔ وہاں

EmaanLibrary.com

اس کو قتل کردیں گے ۔ پھر عیسٰے علیہ السّلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو خدا نے دجال (کے شر) سے بچایا ہوگا ۔ ان کے چہروں کو سہلائینگے۔ (چہروں سے غبار دور کریں گے)۔ اور ان کو خبر دیں گے اُن درجات کی جو اللہ تعالیٰ نے بہشت میں ان کے لئے تیار کئے ہیں ۔

وہ اسی حال میں ہوں گے، کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسٰے علیہ السّلام پر وحی بھیجے گا۔ کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں۔ کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ۔ تم میرے ان بندوں کو بچا کر کوہ طور کی طرف لے جاؤ۔ اور اللہ تعالےٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا ۔ اور وہ ہر ایک اونچان سے نکل پڑیں گے ۔ ان کی اگلی جماعتیں طبرستان کے دریا پر سے گزریں گی ۔ اور اس کا سب پانی پی جائیں گی ۔ پھر ان کے پچھلے لوگ جب وہاں آئیں گے تو کہیں گے، کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا ۔ پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے ۔ جہاں درختوں کی کثرت ہے ۔ اور وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے ۔ تو کہیں گے ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے ہیں ۔ آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں ۔ تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے، خدا تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹائے گا ۔ وہ سمجھیں گے ۔ کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے"۔ خطوط وحدانی کا یہ مضمون اگلی حدیث سے لیا گیا ہے ۔ جو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابرؓ سے مروی ہے ۔

پھر خدا کا پیغمبر عیسٰے علیہ السّلام اور ان کے ساتھی محصور ہو جائینگے، یہاں تک کہ بیل کی ایک سری ان کو اس سے زیادہ اچھی معلوم ہو گی، جتنے آج کل تم کو سو دینار معلوم ہوتے ہیں ۔ پھر حضرت عیسٰے علیہ السّلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے ۔ نتیجہ یہ ہوگا ۔ کہ یاجوج ماجوج کی گردنوں

EmaanLibrary.com

میں ایک کیڑا پیدا ہوگا۔ جس کے باعث صبح کو یک دم سب مرجائیں گے۔ پھر حضرت عیسٰے علیہ السّلام، اور ان کے ساتھی پہاڑ سے اتر کر نیچے آئیں گے، تو زمین میں بالشت بھر جگہ ان کی (لاشوں کی) سڑاند اور گندگی سے خالی نہ پائیں گے۔ پھر خدا تعالےٰ کے نبی حضرت عیسٰے علیہ السّلام اور ان کے ساتھی خدا سے دعا کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کچھ پرندے ایسے بھیجے گا۔ جیسے بختی اونٹوں کی گردنیں ہوتی ہیں۔ وہ ان کو اٹھالے جائیں گے۔ اور جہاں اللہ کا حکم ہوگا۔ وہاں پھینک دیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ بارش کرے گا۔ جس سے ہر مکان خواہ وہ مٹی کا ہو۔ یا بالوں کا۔ آئینہ کی مانند صاف ہوگا۔ پھر زمین کو حکم ہوگا۔ کہ اپنی پیداوار ظاہر کر۔ اور اپنی برکت واپس دے۔ اور اس دن ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی۔ اور انار کے چھلکے کے سایہ میں رہ سکے گی۔ اور دودھ میں اتنی برکت ہوگی۔ کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگی۔ اور دودھ دینے والی گائے پورے خاندان کو کافی ہوگی۔ دودھ دینے والی بکری پورے گھرانے کو کافی ہوگی۔ اسی دوران اللہ تعالےٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا۔ جس سے ہر مومن اور ہر مسلم کی روح اپنے اپنے گھروں میں ہی قبض ہو جائے گی۔ اور صرف بُرے بد ذات لوگ باقی رہ جائیں گے۔ جو علی الاعلان گدھوں کی طرح آپس میں جماع کریں گے۔ اور انہیں پر قیامت برپا ہوگی۔ (صحیح مسلم باب ذکر دجال)

دجّال کے استدراج سے دھوکا نہ کھائیں

ہم پیچھے بھی بتا چکے ہیں، اور اب مزید تاکید کرتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ دجال اور یاجوج ماجوج کو کئی طرح کی طاقتیں دے گا۔ اور ان

EmaanLibrary.com

سے حیران کن اور تعجب زا افعال کا ظہور کرائے گا۔ صرف اہل ایمان کے لئے کہ کون ان کے خداع و فریب اور داؤں میں آتا ہے، اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے۔ پھر اہل ایمان کو لازم ہے۔ کہ جب کسی کافر، اور خلاف شرع ملنگ سے خرق عادت دیکھیں۔ محیر العقول باتوں کو ملاحظہ کریں تو اس کا ہرگز ہرگز اعتقاد نہ کریں۔ اس کو دجال کا چیلہ مانیں۔ اپنے ایمان اور تقویٰ پر نگاہ رکھیں۔ کسی طرح کی سحر طرازی اور شعبدہ بازی سے متأثر نہ ہوں۔ خرق عادت وہی درست اور صحیح ہے۔ جو پیغمبر کی ذات سے ظہور میں آئے۔ اور کرامت بھی وہی حق ہے۔ جو مومن، متقی، عاملِ کتاب و سنت سے دیکھے۔ اور جو کافر، بے دین، فاسق سے ظاہر ہو۔ وہ استدراج ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

(سنو!) دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ اس کی آگ درحقیقت سرد پانی ہوگا۔ اور پانی آگ ہوگی۔ لہذا تم (دھوکا کھا کر) ہلاک نہ ہو جانا۔ (صحیح مسلم)

دجّال کے ساتھ پانی کی نہر

دجال کے سب استدراجی کاموں، اور نظر بندیوں پر حیران ہو کر اسکی اطاعت نہیں کر لینی چاہیئے۔ یہ یقیناً بندوں کے لئے من جانب اللہ آزمائش ہوگی۔ اور دجال کے ساتھ پانی کی نہر وغیرہ کا ہونا قابل تعجب نہ جانیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں۔ کہ جتنا دجال کا حال میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

EmaanLibrary.com

سے پوچھا۔ اتنا کسی نے نہیں پوچھا۔ حضور انورؐ نے مغیرہ بن شعبہؓ سے فرمایا۔ تو کیوں فکر کرتا ہے۔ دجال تجھے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ میں (مغیرہؓ) نے عرض کیا۔ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَہُ الطَّعَامَ وَ الْاَنْھَارَ۔ اے اللہ کے رسولؐ! لوگ کہتے ہیں، اس کے ساتھ کھانا ہوگا۔ اور نہریں ہوں گی۔ آپ نے فرمایا۔ ھُوَ اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ۔ یہ بات (طعام و انہار) اللہ پر آسان ہے۔ (صحیح مسلم)

خرقِ عادت وہی درست ہے

ارشاد نبویؐ کا مطلب واضح ہے کہ جو کام دجال سے ظہور میں آئیں گے۔ اللہ پر آسان ہیں۔ صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ یہ باتیں مشیتِ ایزدی سے وجود پذیر ہوں گی۔ اور مومنوں کی آزمائش کے لئے ہونگی، جیسے دنیا میں خیر بھی ہے اور شرّ بھی ہے۔ دونوں کا خالق اللہ ہے، اللہ نے خیر حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور شرّ سے اجتناب کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اور شرّ کا وجود مومنوں کی آزمائش کیلئے ہے۔ دُنبہ بھی ہے اور سوَر بھی ہے۔ دُنبہ حلال ہے کھاؤ سوَر حرام ہے مت کھاؤ۔ شربت صندل، شربت انناس اور بیشمار حلال مشروب ہیں۔ پیو! — اور خمر (WINE) بھی ہے۔ اس سے بہ سختی تمام منع کیا ہے۔ مت پیو! — اب دیکھنا یہ ہے کہ کون دُنبہ چھوڑ کر سور کھاتا ہے۔ اور کون حلال اشربہ چھوڑ کر خمر پیتا ہے۔ کسبِ حلال فرض ہے۔ اور حرام ذرائع سے مال کمانا منع کیا گیا ہے۔ اب جو حلال ذرائع چھوڑ کر حرام ذرائع سے مال کمائے گا۔ وہ آزمائش میں پورا نہ اترا۔ اسی طرح دجال کا وجود،

EmaanLibrary.com

اور اس کے کام مومنوں کے لئے آزمائش ہوں گے۔

دجّال دوبارہ قتل کرنے پر قادر نہ ہوسکے گا

ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے، حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لمبی حدیث دجال کے بارے میں۔ آپ نے یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ دجال پر حرام ہوگا مدینہ کی گھاٹی میں گھسنا، اور آئے گا وہ ایک پتھریلی زمین پر مدینہ کے قریب۔ پھر جائے گا اس کے پاس ایک شخص، جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجّال ہے۔ جس کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں کیا۔ دجال لوگوں سے کہے گا۔ بھلا اگر میں اس کو مار ڈالوں۔ اور پھر جلا دوں۔ تو تم کو اس بات میں کچھ شک رہے گا؟ وہ کہیں گے نہیں۔ پھر دجال اس شخص کو قتل کردے گا۔ پھر اس کو جلائے گا۔ تو وہ شخص (مرد مومن) کہے گا۔ قسم خدا کی مجھے پہلے تیرے بارے میں اتنا یقین نہ تھا۔ جتنا اب ہُوا ہے۔ (یعنی یقیناً تو سو فیصد دجال ہے) پھر دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا۔ لیکن قتل نہ کرسکے گا۔ (صحیح مسلم)

اولاد آدم سے نوّسو ننانوے فی ہزار دوزخ میں جائیں گے،

دجال کے مارے جانے کے بعد سات برس تک دنیا میں امن و امان اور اسلام کا عروج رہے گا۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ لوگوں کی حالت رُو بہ زوال ہوتی جائے گی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے:۔

Emaanlibrary.com

"پھر بُرے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے۔ جو شہوت رانی میں پرندوں کی طرح۔ اور ظلم انگیزی میں درندوں کی طرح ہونگے، نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے۔ اور نہ بُری بات کو بُرا۔ شیطان آدمی کی شکل بنا کر ان کے پاس آئے گا۔ اور کہے گا۔ کیا تم میرا کہا مانو گے؟ لوگ کہیں گے۔ تم ہم کو کیا حکم دیتے ہو۔ شیطان ان کو بت پرستی (شرک) کا حکم دے گا — ان لوگوں کی اس (شرک کی) حالت میں روزی جاری، اور زندگی عیش سے ہو گی۔ (یہ استدراج ہے) اس کے بعد (اُن شرار الناس پر) صور پھونکا جائے گا۔ جو شخص اس کو سنے گا۔ گردن ایک طرف سے جھکا لے گا۔ اور دوسری طرف سے اٹھالے گا (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے گا)۔ اور سب سے پہلے صور وہ شخص سنے گا۔ جو اپنے اونٹوں کے حوض پر گلاوہ کرتا ہو گا' وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ شبنم کی طرح بارش نازل فرمائے گا۔ جس سے لوگوں کے اجسام اگیں گے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔ تو سب لوگ کھڑے ہو کر دیکھ رہے ہونگے، پھر پکارا جائے گا۔ لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ۔ (پھر حکم ہو گا) ان کو کھڑا کرو۔ ان سے باز پرس ہو گی۔ پھر کہا جائیگا دوزخ کا حصہ (ان لوگوں سے) نکال لو! — پوچھا جائے گا۔ کتنے؟ (یعنی اولاد آدم سے دوزخ کا حصہ کس نسبت سے نکالیں) حکم ہو گا۔ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّ تِسْعَةً وَّ

EmaanLibrary.com

تِسْعِیْنَ ۔ نو سو ننانوے فی ہزار! ۔ (یعنی ہزار میں ایک جنتی ہوگا) ۔ حضورؐ نے فرمایا ۔ یہی وہ دن ہے جو بچوں کو (اپنی ہیبت و مصیبت یا درازی سے) بوڑھا کر دے گا۔ اور یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ سے یہی دن مراد ہے ۔ اس دن پنڈلی کھلے گی؛ یعنی بہت سختی ہوگی ۔ (صحیح مسلم)

حشر کا خوفناک دن

قارئین کرام! حشر کا دن بڑا خوفناک ہوگا۔ اس روز کے آرام و سکون کے لئے آج ہی سامان کرنا چاہیئے ۔ جس کی صورت یہ ہے ۔ کہ اپنے جسم و جان پر اللہ کی حکمرانی مسلط کرلیں ۔ ہاتھوں، پاؤں، آنکھوں، کانوں اور زبان کو وحیِ قرآنی کے قبضے میں دے دیں ۔ اور اپنے ظاہر و باطن کو پورے طور سے اللہ کے حوالے کردیں ۔ ؎

وہ جس نے ایک حرف کُن سے پیدا کردیا عالم
کشاکش کی صدائے ہاؤ ہُو سے بھر دیا عالم
نظامِ آسمانی ہے اسی کی حُکمرانی سے
بہارِ جاودانی ہے اسی کی باغبانی سے
اسی کے نور سے پُر نور ہیں شمس و قمر تارے
وہی ثابت ہے جس کے گرد پھرتے ہیں یہ سیّارے
یہ سرد و گرم خشک و تر، اجالا اور تاریکی
نظر آتی ہے سب میں شان اسی اک ذاتِ باری کی
زمیں پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اس کی قدرت کے
بچھائے ہیں اُسی داتا نے دسترخوان حکمت کے

EmaanLibrary.com

بشر کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے
مُحمّدؐ مصطفٰے کے نام پر شیدا کیا جس نے

مکہ اور مدینہ میں دجّال نہ جائے گا

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شہر ایسا نہیں۔ جس میں دجّال نہ جائے سوا مکّہ اور مدینہ کے۔ کہ ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے۔ اور چوکیداری کریں گے۔ پھر دجال اس سرزمین میں اتریگا۔ (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے گا۔ (یعنی تین بار زلزلہ آئے گا۔) اور مدینے میں جو کافر، اور منافق ہوگا۔ وہ دجال کے پاس چلا جائے گا

(صحیح مسلم)

قیامت شرار النّاس پر قائم ہوگی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ ۔ "قیامت قائم نہیں ہوگی مگر ان پر جو بدتر لوگ ہوں گے۔" (صحیح مسلم)

یعنی کوئی مسلمان نیک آدمی دنیا میں نہ رہے گا۔ اور سب کے سب زانی، شرابی، فاسق، بے حیا اور بدکار، درندے قسم کے انسان رہ جائیں گے۔ تو ان پر صور پھونکا جائے گا۔

فساد کے وقت عبادت کرنے کا ثواب

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ ۝ (صحیح مسلم)

"حضرت معقل بن یسار رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے

EmaanLibrary.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فتنہ و فساد کے وقت عبادت کرنے کا ثواب اتنا ہے۔ جتنا میرے پاس ہجرت کرکے آنا ہے۔"

یعنی جب بدعت، شرک، بدی، بے حیائی، بدکاری، الحاد، بے دینی، مار دھاڑ۔ قتل۔ اغوا، چوری، اور فحاشی کا دور ہوگا۔ اس وقت توحید پر قائم رہتے ہوئے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، صدقات و خیرات، اور حقوق العباد پر قائم رہنا ھِجْرَتٌ اِلَی الرَّسُوْلؐ کا ثواب ہے۔

سَو شہید کا ثواب

ایک اور حدیث میں رحمت عالمؐ نے فرمایا ہے۔ میری امت کے فساد کے وقت، جو شخص میری سنت پر مضبوطی سے جم جائے گا۔ (جان جائے تو جائے پر عمل بالسنۃ نہ جائے)۔ اس کو سَو شہید کا ثواب ملے گا۔ (مشکوٰۃ)

دَابَّۃُ الْاَرْض

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ (پ۲۰ ع ۲)

"اور جب (خدا کا) قول ان لوگوں پر پورا ہوگا۔ تو ہم زمین سے ان کے لئے ایک جانور نکالیں گے۔ وہ ان سے باتیں کریگا کہ لوگ ہماری باتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایک آنے والے زمانہ کی خبر دی ہے کہ جب لوگ مشرک، بے دین، بدعقیدہ، اور بدکردار ہو جائیں گے، دین اسلام بگڑ جائے گا۔ قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ تو اللہ تعالیٰ کا

EmaanLibrary.com

قول یعنی وعدہ پورا ہو جائے گا۔ کہ یہ لوگ اب ایمان نہیں لائیں گے اور عذاب کے لائق ہو جائیں گے۔ تو قرب قیامت کی ایک بڑی نشانی دابۃ الارض کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ فرمایا۔ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ نکالیں گے ہم ان کے لئے ایک دابہ زمین سے۔" یعنی ایک جانور، یہ جانور عجیب الخلقت ہوگا۔ اس کا سر بیل کے سر کے مشابہ ہوگا۔ آنکھیں خنزیر جیسی، کان ہاتھی کی طرح۔ گردن شتر مرغ کی سی۔ منہ شیر کی مانند، رنگ چیتے کا۔ کمر بلّی کی۔ دم مینڈھے کی، پاؤں اونٹ جیسے، جسم پر بال اور کھُر ہوں گے۔ شکل انسانی، چہرے پر داڑھی ہوگی۔

یہ جانور بولے گا۔ اور باتیں کرے گا۔ کہے گا۔ کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر یقین نہیں رہا۔

حدیث عبداللہ بن عمرؓ میں ہے۔ کہ لوگوں پر سب سے پہلے جو آیت ظاہر ہوگی۔ وہ مغرب سے آفتاب کا نکلنا اور دابۃ الارض کا چاشت کے وقت نکلنا۔ اور ان دونوں میں سے جو آیت کہ مقدم ہوگی۔ دوسری اس کے نشان پر قریب ظاہر ہوگی۔ (رواہ مسلم)

حدیث ابوہریرہؓ میں ہے۔ تم لوگ اعمال صالح کرنے میں چھ آیات پر جلدی کرو۔

دھواں۔ دجال کا آنا۔ دابۃ الارض کا نکلنا سورج کا مغرب سے نکلنا۔ امر عامہ یعنی قیامت۔ امر خاص یعنی موت۔ (صحیح مسلم)

قیامت صغریٰ تیرے سر پر ہے

ان چھ آیات سے قبل آدمی کو اپنے سفر آخرت کا سامان جلد از جلد کر لینا چاہئے۔ اے عاجز، کمزور، ضعیف اور حباب بر آب انسان! دیکھ سامنے

EmaanLibrary.com

موت کھڑی ہے! قیامت صغریٰ تیرے سر پر ہے! پھر تو کب غفلت کی نیند سے بیدار ہوگا؟ تیرے حواس کب قائم ہوں گے؟ تو نے کس وقت سوجھ بوجھ سے کام لینا ہے؟ تیری آنکھ کب کھلے گی؟ تیرے یمین و یسار میں آثار قیامت تجھے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ عاقبت کی فکر کرلے، تیرے ماحول کی فضا آیاتِ ساعت سے لبریز ہو گئی ہے۔ جس میں غفلت کا سانس روح کی موت ہے۔

دابۃ الارض ایک چارپایہ ہے۔ جو جبل صفا کو پھاڑ کر نکلے گا۔ اور اس کے ساتھ عصائے موسیٰ علیہ السّلام، اور انگشتری سلیمان علیہ السّلام کی ہوگی۔ کوئی دوڑنے میں اس کے ساتھ نہ پہنچ سکے گا۔ اور نہ اس سے بھاگ سکے گا۔ عصا سے مومن کے ماتھے پر مومن لکھے گا جس سے اس کا چہرہ روشن ہو جائے گا۔ اور مُہر کر دے گا کافر پر چھاپ سے، اور لکھے گا اس کے منہ پر کافر۔ جس سے اس کا منہ کالا ہو جائیگا اس طرح مومن اور کافر پہچانے جائیں گے۔

ابوداؤد طیالسی میں ہے، کہ دابۃ الارض تین مرتبہ نکلے گا۔ دُور دراز جنگل سے ظاہر ہوگا۔ اور لوگوں کی زبانوں پر اس کا قصہ چڑھ جائے گا یہاں تک کہ مکّہ میں بھی اس کا شہرہ پہنچے گا۔ پھر جب کہ لوگ خدا کی سب سے بڑی حرمت وعظمت والی مسجد حرام میں ہوں گے اس وقت اچانک انہیں دابۃ الارض دکھائی دے گا۔ رکن اور مقام کے درمیان اپنے سر سے مٹی جھاڑ رہا ہوگا۔ لوگ اسے دیکھ کر ادھر ادھر ہونے لگیں گے۔ یہ مومنوں کی جماعت کے پاس جائے گا۔ اور ان کے منہ مثل روشن ستارے کے منوّر کر دے گا۔ نہ اس سے بھاگ کر کوئی

EmaanLibrary.com

بچ سکتا ہے۔ نہ چھپ کر۔ یہاں تک کہ ایک شخص نماز شروع کر کے اس سے پناہ چاہے گا۔ یہ اس کے پیچھے سے آکر کہے گا۔ کہ اب نماز کو کھڑا ہوا ہے؟ پھر اس کی پیشانی پر نشان کردے گا۔ اور چلا جائے گا۔ اس کے ان نشانات کے بعد کافر مومن کا صاف طور پر امتیاز ہو جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ زمین سے ایک دابّہ نکلے گا۔ اس کے پاس سلیمان علیہ السّلام کی انگشتری، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا۔ اس عصا سے مومن کے چہرے کو روشن کرے گا۔ اور کافر کی پیشانی پر مُہر لگا دے گا۔ جس سے ایک موضع والے جمع ہوں گے۔ تو آپس میں ایک دوسرے کو (پہچان کر) کہیں گے۔ یہ مومن ہے۔ یہ کافر ہے۔ (ابن ماجہ)

یاجوج ماجوج

یاجوج ماجوج دو قبیلے ہیں۔ بنی آدم سے۔ حضرت نوح علیہ السّلام کے بیٹے یافث کی اولاد ہیں۔ بڑے ظالم خونخوار۔ درندوں کی طرح ہیں۔ قیامت کے قریب یہ دنیا میں پھیل جائیں گے۔ اور مار دھاڑ، قتل و نہب کریں گے۔

ان کا ملک ہفت اقلیم سے ورے قطب شمالی کی سمت ہے۔ اس کے مشرق و مغرب میں دو بہت اونچے پہاڑ ہیں، دیواروں کی طرح۔ ان پر چڑھنے کا کوئی راستہ نہیں، اور وہ دونوں پہاڑ سمندر کے کنارے ہیں۔ صرف جنوب کی طرف تھوڑا راستہ ہے۔ وہاں ذوالقرنین نے لوہے کی بہت بڑی دیوار بنا دی ہوئی ہے۔ یہ آہنی دیوار ساٹھ گز چوڑی، اور پہاڑوں کے برابر بلند ہے۔ یاجوج اور ماجوج — اس لوہے کی دیوار، اور پہاڑوں کے اندر محصور ہیں۔ وہ اس دیوار کو چاٹتے

EmaanLibrary.com

اور توڑتے پھوڑتے رہتے ہیں۔ تاکہ وہاں سے نکل سکیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ اس دیوار کی پوری طرح حفاظت کرتا رہتا ہے۔ جب قیامت کے قریب اللہ چاہے گا۔ وہ خبیث اس دیوار کو توڑ دیں گے۔ اور مکڑی کی طرح دنیا میں پھیل جائیں گے۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے:۔

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝ (پ ۱۷ ع ۱۷)

"یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج (سدّ ذوالقرنین کی قید سے) کھول دیئے جائیں گے۔ اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوئے چلے آئیں گے"

آپ پیچھے ان کا حال پڑھ آئے ہیں۔ کہ یہ طبرستان کے دریا پر سے گزریں گے۔ اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے۔ اور ظلم و ستم اور تباہی اور بربادی کی آندھی بن کر دنیا کو روندتے ہوئے پھر بیت المقدس کے پہاڑ تک پہنچیں گے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام اپنے ساتھیوں کو لے کر ایک محفوظ جگہ میں چلے جائیں گے۔ اور یاجوج ماجوج کے عذاب سے نجات کی دعائیں مانگیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر وبا آئے گی، اور وہ سب ہلاک ہو جائیں گے۔ زمین پر بالشت بھر جگہ ان کی لاشوں سے خالی نہ رہے گی۔ گندگی اور سڑاند سے دماغ پھٹے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کچھ پرندے بھیجے گا۔ جو ان کی لاشوں کو ٹھکانے لگائیں گے۔ پھر اللہ بارش کرے گا۔ جس سے زمین آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گی اور ہر قسم کی برکتیں اور نعمتیں بے حساب مہیا ہوں گی۔ اور دنیا میں امن و چین کی ہوا چلے گی۔ سب اللہ والے خوش و خرّم اور باغ و

بہار زندگی گزاریں گے۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی تبلیغ سے دین اسلام کو بہت عروج ہوگا. بڑی برکتوں، اور رحمتوں کا دَور ہوگا۔ حضرت عیسٰے علیہ السّلام نکاح کریں گے. ان کے اولاد ہوگی۔ پھر وہ مرجائیں گے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم کی قبر کے ساتھ حجرۂ عائشہ میں دفن ہوں گے۔

ان کے بعد ایک قحطانی[1] خلیفہ ہوگا. جس کا نام جہجاہ[2] ہوگا۔ یہ بڑا نیک، عادل، اور خدا پرست بادشاہ ہوگا۔ اس کے بعد اور چند بادشاہ ہوں گے۔ پھر رفتہ رفتہ لوگوں کی حالت ابتر ہوتی جائے گی، یہاں تک کہ شرار الناس رہ جائیں گے۔ جن پر قیامت برپا ہوگی۔

سُورج کا مغرب سے طلوع ہونا

ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی طرف توبہ کے لئے ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستّر سال کا راستہ ہے۔ وہ دروازہ بند نہ ہوگا۔ جب تک سورج مغرب کی طرف طلوع نہ کرے۔"

قارئین کرام! ۔ ابھی درِ توبہ وا ہے۔ اور زندگی کی گنگا بہ رہی ہے۔ وقت کو غنیمت جانیں۔ اور خلوص دل سے توبہ کرلیں، احکامِ الٰہی کی پوری طرح پابندی کرتے رہیں۔ اور استغفار جاری رکھیں۔ کہ

---

[1] رحمت عالم ؐ نے فرمایا۔ قیامت بپا ہونے سے قبل ایک قحطانی آدمی نکل کر لاٹھی سے لوگوں کو ہنکائے گا۔ (مسلم شریف)

[2] حضرت انور ؐ نے فرمایا۔ دن رات کا سلسلہ ختم نہ ہوگا۔ جب تک ایک شخص جس کو جہجاہ کہا جائے گا۔ بادشاہ نہ ہوگا۔ (مسلم شریف)

EmaamLibrary.com

صغائر کی گرد سے دامن بچانا مشکل ہے۔

آہ! — وہ وقت بھی کتنا افسوسناک ہوگا۔ جب سورج مغرب سے نکلے گا۔ اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔

یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔ (پ ۷ ع ۷)

"جس دن تمہارے پروردگار کے بعض نشان (یعنی قیامت کے بڑے آثار) ظاہر ہونگے۔ کسی شخص کو جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا۔ اس دن ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔"

اس آیت میں آیات سے مراد قیامت کی نشانیاں ہیں — جب وہ ظاہر ہوں گی۔ مثل مغرب سے طلوع شمس، تو اس وقت کافر کا ایمان لانا، یا گنہگار کا توبہ کرنا قبول نہ ہوگا۔ کہ درِ توبہ بند ہو چکے گا۔

آفتاب کے مغرب سے نکلنے کی صورت یہ ہوگی۔ کہ مہینہ ذی الحجہ کا ہوگا۔ عید الاضحیٰ کے بعد ایک رات بہت لمبی ہوگی۔ لوگ انتظار کر کر تھک جائینگے۔ لیکن سورج نہ نکلے گا۔ آخر خلقت تنگ آکر گھبرا جائے گی سب روئیں گے اور چیخ و پکار کرینگے۔ جب قریبًا تین رات کا عرصہ گزر جائے گا۔ تو اچانک مغرب کی طرف سے قرصِ آفتاب طلوع ہوگا۔ دنیا لرز جائے گی۔ اور توبہ و استغفار کرنے لگے گی۔ لیکن توبہ وغیرہ قبول نہ ہوگی۔ کہ دروازہ توبہ کا بند ہو چکا ہوگا۔

پھر آفتاب مغرب سے نکل کر خوب بلند ہوگا۔ کہ پہر یا سوا پہر گزر جائے گا۔ (یعنی دس بجے دن کے ہو جائیں گے) پھر سورج واپس

EmaanLibrary.com

ہو کر مغرب میں ڈوب جائے گا۔ پھر اس کے بعد حسب دستور مشرق سے نکلنا شروع کر دے گا۔

آگ کا نکلنا

قیامت کی آخری نشانی — یہ ایک آگ ہو گی، کہ یمن کی جانب سے نکلے گی۔ اور لوگوں کو ہانکے گی۔ یعنی خلقت اس آگ سے ڈرتی آگے آگے بھاگے گی۔ اور یہ آگ ان کے پیچھے پیچھے دوڑے گی۔ دوپہر کے وقت خلقت تھک کر گر پڑے گی۔ پیچھے آگ بھی تھم جائے گی۔ شام کے قریب پھر اُٹھ کر بھاگیں گے۔ اور آگ پیچھے سے ان پر حملہ کرے گی۔ رات کو لوگ ذرا آرام کریں گے۔ آگ بھی رُک جائے گی۔ صبح پھر آگ جوش میں آئیگی۔ اور لوگوں کو ہانکنا شروع کر دے گی۔ یہاں تک کہ خلقت ملک شام میں پہنچ جائے گی، اس کے بعد آگ غیب ہو جائیگی۔ اور چند برسوں کے بعد صور پھونک دیا جائے گا۔

تمام اہلِ ایمان کا مرجانا اور کعبہ کا گرایا جانا

چونکہ قیامت بدکاروں اور شرار الناس پر قائم ہونی ہے۔ اس لئے نفخہ صور سے قبل اللہ مومنوں کو دنیا سے اٹھا لے گا — اس کی صورت یہ ہو گی۔ کہ

اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔ (صحیح مسلم)

EmaanLibrary.com

"یکایک اللہ تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا۔ جو ان (مومنوں) کی بغلوں کے نیچے لگے گی۔ پس ہر مومن اور مسلم کی روح قبض کر لے گی۔ اور پھر بُرے بد ذات لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح اپنی عورتوں سے لوگوں کے سامنے جماع کریں گے۔ اِن پر قیامت قائم ہوگی۔"

کعبہ کو ایک حبشی گرا دے گا

حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبہ کو ایک حبشی شخص جس کی پنڈلیاں باریک ہونگی، ویران کریگا۔ (صحیح مسلم) اور بخاری شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت اس طرح آئی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گویا میں اس وقت اس سیاہ رنگ بھٹے شخص کو دیکھ رہا ہوں۔ جو (کافر۔ بے ایمان) کعبہ کا پتھر پتھر اکھیڑ دے گا۔ بھٹہ سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ شخص چلنے میں پاؤں ٹیڑھا، اور ٹخنے دور دور رکھے گا۔

الحاصل ایسا وقت آجائے گا۔ کہ کوئی مومن، مسلمان نہ رہے گا۔ حق پرستی، خوفِ خدا، آخرت پر ایمان، اعتقادِ قیامت اٹھ جائیگا۔ جور و ستم، بیحیائی، بدکاری، بدمعاشی، فحاشی، لوٹ مار عام ہو جائے گی، کعبہ تک گرا دیا جائیگا۔ ان حالات میں صور اسرافیل شور مچا دے گا۔

نزولِ عیسےٰ علیہ السّلام

حضرت عیسےٰ علیہ السّلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونگے،

Emaanlibrary.com

کچھ ذکر آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیں :-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا، ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۝ (بخاری مسلم)

"روایت ہے ابوہریرۃ رضؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے، قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے۔ تحقیق اتریں گے تم میں (یعنی تمہارے اہل دین میں) عیسٰے بیٹے مریم علیہما السّلام۔ درحالیکہ حاکم عادل ہوں گے۔ توڑیں گے صلیب کو، اور قتل کریں گے سور کو۔ اور رکھ دیں گے جزیہ کو۔ اور بہت ہوگا مال (حضرت عیسٰے علیہ السّلام کے زمانے میں)۔ یہاں تک کہ نہیں قبول کرے گا اس کو کوئی، یہاں تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا میں ہے۔ پھر کہتے ہیں ابوہریرۃ رضؓ پس اگر شک رکھتے ہو تم اس چیز میں تو پڑھو اگر چاہو یہ آیت اور نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے (یعنی یہود و نصاریٰ) مگر کہ ایمان لائے گا حضرت عیسٰےؑ پر پہلے ان کے مرنے کے۔"

مُلاحظہ :- حضرت عیسٰے علیہ السّلام قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے۔ بعض بدعقیدہ لوگ حضرت ابن مریم کے نزول کے قائل نہیں۔ انہیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قسم کھا کر کہہ رہے ہیں۔

EmaanLibrary.com

کہ حضرت ابن مریم نازل ہوں گے۔ پھر غور کرو۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ۔ قسم ہے اس ذات کی۔ کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے۔ یَنْزِلُ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ۔ نازل ہوگا تم میں ابن مریم۔ اب جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قسم پر اعتبار نہ آئے۔ اس ظالم کا کیا علاج ؟ اور پھر یہ حدیث بخاری۔ مسلم کی ہے۔ جس کی صحت میں کوئی کلام نہیں۔

حضرت عیسٰے علیہ السّلام حاکم عادل ہوں گے۔ بے دینوں، ملحدوں، مشرکوں، اور کافروں کے ساتھ جہاد کریں گے۔ پھر اسلام کو غالب کر کے اس کا حکم نافذ کریں گے۔ اور عدل و انصاف پھیلائیں گے۔

فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ۔ پس توڑیں گے صلیب کو۔ یعنی دین نصرانیہ کو جو شرک سے بھر گیا ہوگا۔ باطل کریں گے۔ اور حکم کریں گے کتاب و سنت پر۔ نیز لکڑی کی صلیب بنا کر جو عیسائی گلے میں لٹکاتے ہیں، اسے بھی مٹائیں گے۔

وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ۔ اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ یعنی سور کے پالنے، کھانے اور بیچنے کو حرام کریں گے۔

وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ۔ اور رکھ دیں گے جزیہ۔ یعنی اہل ذمہ سے جزیہ نہ لیں گے۔ بلکہ حکم کریں گے اسلام قبول کرنے کا۔ کہ مسلمان ہو کر رہو، نصرانیت کا پورا پورا قلع قمع کر دیں گے۔

اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی محتاج ہی نہ رہے گا۔ کہ اس کو جزیہ سے دیا جائے۔ اس لئے جزیہ لیں گے ہی نہیں۔

وَیَفِیْضُ الْمَالَ۔ اور بہت ہوگا مال۔ یہاں تک کہ کوئی قبول نہ کرے گا۔ ہر کوئی مالدار ہوگا۔ وہ کیوں کسی سے قبول کرے۔

EmaanLibrary.com

یہاں تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا و مافیہا سے۔ یعنی حضرت عیسٰے علیہ السلام کے دَور میں لوگ اتنے اللہ والے ہوں گے، دنیا سے بے رغبت۔ اور نماز، روزہ، اور عبادات کے فدائی ہوں گے۔ کہ وہ ایک سجدہ کو دنیا و مافیہا سے بہتر سمجھیں گے۔ تمام متاع دنیا کے مقابلہ میں ایک سجدہ زیادہ قیمتی اور وقیع جانیں گے۔ دنیا جاتی رہے تو جائے، پر نماز نہ جائے۔ یعنی سجدوں (نمازوں) کے مقابلہ میں دنیا کو ٹھکرا دیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا۔ کہ اگر تمہیں کسی طرح کا شک ہے، تو قرآن کی یہ آیت پڑھو:۔

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ۔

"اور نہیں کوئی اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے مگر کہ ایمان لائیگا حضرت عیسٰےؑ پر اس کی موت سے پہلے"

یہود و نصاریٰ بگڑ چکے ہیں۔ ان کے عقیدے گندے اور مشرکانہ ہو گئے ہیں۔ کئی عزیر علیہ السّلام کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں۔ کئی حضرت عیسٰے علیہ السّلام کو اللہ کہتے ہیں۔ بعض اللہ کا بیٹا بتاتے ہیں۔ اور کئی اللہ کا جز بناتے ہیں۔ تثلیث کا گندہ عقیدہ بھی نصاریٰ ہی کا ہے۔ جب حضرت عیسٰے علیہ السلام نازل ہوں گے۔ تو وہ ان یہود و نصاریٰ کو تبلیغ کریں گے۔ اور ان کے ایسے گندے اور مشرکانہ عقیدے درست کریں گے۔ پھر وہ اپنے مشرکانہ عقائد و اعمال سے توبہ کریں گے۔ اور حضرت عیسٰے علیہ السّلام پر صحیح ایمان لے آئیں گے۔ ان کو عبدہٗ ورسولہٗ مانیں گے۔ کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نہ اِلٰہ ہیں۔ نہ بیٹا ہیں۔ نہ جز ہیں۔ یہ مطلب ہے مذکورہ آیت کا۔ کہ حضرت عیسٰی

EmaanLibrary.com

علیہ السّلام کی موت سے پہلے سب اہل کتاب ان پر (صحیح) ایمان لے آئیں گے۔

جس وقت اتریں گے عیسٰے بن مریم

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَلَیَكْسِرَنَّ الصَّلِیْبَ وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیْرَ وَلَیَضَعَنَّ الْجِزْیَةَ وَلَیَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَیَدْعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُهٗ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا قَالَ كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ قسم خدا کی البتہ اتریں گے عیسٰے بیٹے مریم کے۔ (آسمان سے) اس حال میں کہ حاکم عادل ہوں گے۔ پس توڑینگے صلیب کو اور قتل کریں گے سور کو۔ اور رکھ دیں گے جزیہ، اور چھوڑی جائیں گی اونٹنیاں جوان۔ نہیں کی جائے گی سواری ان پر اور البتہ جاتا رہے گا لوگوں میں سے کینہ اور بغض اور حسد۔ اور البتہ بلائیں گے حضرت عیسٰے لوگوں کو طرف قبول کرنے مال کے پس نہیں قبول کرنے کا اس کو کوئی۔ یعنی بسبب استغناء کے"

اور بخاری مسلم میں ایک روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوگا۔ حال تمہارا جب کہ اتریں گے عیسٰے بن مریم کے درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا۔

(بخاری مسلم)

Emaan Library.com

مُلاحظہ:- اس حدیث میں بھی حضرت عیسٰے علیہ السّلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی قسم کھا کر کہا ہے۔ کہ عیسٰے علیہ السّلام (آسمان سے) اتریں گے۔ اور حاکم عادل ہوں گے۔ توڑیں گے صلیب کو، یعنی عیسائیت کا ابطال کریں گے۔ اور سور کو قتل کریں گے" یعنی اس کا کھانا حرام کرینگے آج ساری دنیا کے عیسائی سور کو کھاتے ہیں۔ اس کو حضرت عیسٰے قانوناً بند کردیں گے۔

اور چھوڑی جائیں گی اونٹنیاں جوان۔ یعنی اور بہت سی سواریاں نکل آئیں گی۔ اس لئے اونٹنیاں سواری کے لئے بیکار ہو جائیں گی۔ ان سے سواری کا کام نہیں لیا جائے گا۔ آج کل بھی ملک عرب میں ہوائی جہاز، ریل۔ کاریں۔ لاریاں۔ بسیں۔ موٹریں۔ سکوٹر۔ سائیکل عام ہو گئے ہیں اب کون اونٹ کی سواری کرتا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے:-

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔ (پ۳۰ ع ۶)۔" اور جب دس مہینے کی گیا بھن اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی"

قرآن نے قیامت کی نشانیوں میں ایک یہ بھی بتائی ہے کہ گیا بھن، یعنی جوان اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی۔ کتنی صحیح خبر ہے قرآن کی۔ دیکھ لو۔ آج عرب میں اونٹنیاں چھٹی پھر رہی ہیں۔ ان کی جگہ دَورِ حاضر کی سواریوں نے لے لی ہے۔ کما مر۔

جاتا رہے گا لوگوں میں سے کینہ۔ اور بغض اور حسد" یہ سب باتیں مال و دولت، اور دنیا کی محبت کے باعث ہوتی ہے۔ جب مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ کوئی خیرات لینے والا نہ ملے گا۔ اور لوگ دَورِ عیسٰے میں اتنے خدا پرست ہو جائیں گے۔ کہ وہ نماز کے ایک سجدہ کو دنیا و ما فیہا سے

EmaanLibrary.com

بہتر جانیں گے۔ تو پھر کینہ، بغض اور حسد کیونکر ہو سکتا ہے۔

وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ — امام تمہارا تم میں سے ہوگا۔ یعنی عیسٰے علیہ السّلام کے ہوتے ہوئے بھی امامت نماز کی حضرت امام مہدی علیہ السّلام کرائیں گے، بہ سبب اس امت کے شرف اور بزرگی کے۔"

ایک جماعت قیامت تک حق پر رہے گی

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُھُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ — (رواہ مسلم)

"حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمیشہ رہے گی۔ ایک جماعت میری امت سے کہ لڑے گی حق پر واسطے حق کے۔ درحالیکہ غالب ہوں گے (اپنے دشمنوں پر) قیامت تک۔ (یعنی قرب قیامت تک) فرمایا حضورؐ نے، پس اتریں گے عیسٰے بیٹے مریم کے (آسمان سے) پس کہے گا امیر امت کا۔ (یعنی امام مہدی علیہ السّلام) اے عیسٰے! آؤ نماز پڑھاؤ ہم کو! (کیونکہ اولیٰ اور افضل ساتھ امامت کے تم ہو)۔ پس کہیں گے حضرت عیسٰے علیہ السلام، نہیں امامت کرتا ہیں۔ تحقیق بعضے تم میں سے بعضوں پر امیر ہیں۔ بسبب بزرگ رکھنے اللہ تعالیٰ کے اس امت مکرمہ محمدیہ کو۔ (صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم)۔"

EmaanLibrary.com

مُلاحظہ:- اس حدیث میں ایک جماعت کے تا قربِ قیامت حق پر قائم رہنے اور حق کے لئے لڑنے کی خبر دی گئی ہے۔ یہ مبارک خبر صرف اس امت کے لئے ہے۔ ورنہ اس سے پہلی امتیں گمراہ ہو گئی ہیں۔ جیسا کہ حدیث مشکوٰۃ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بنی اسرائیل کے بہتر فرقے ہو گئے تھے۔ سب کے سب گمراہ تھے، لیکن میری امت میں تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ بہتّر تو گمراہ ہوں گے لیکن ایک جماعت قیامت تک حق پر رہے گی۔ جس کی شناخت میں آپ نے فرمایا۔ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ۔ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ یعنی جس راستے پر میں۔ اور میرے پیچھے میرے صحابہ چل رہے ہیں۔ اس راہ پر چلنے والی جماعت حق پر ہے۔ اور قیامت تک حق پر رہے گی۔

یہ جماعت (جو صرف کتاب و سنت پر چلے گی) ہمیشہ حق کے لئے لڑیگی اور دشمن اس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں گے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام اور حضرت امام مہدی علیہ السّلام کے زمانہ میں بھی یہ جماعت موجود ہو گی۔

امامت حضرت مہدی علیہ السّلام ہی کرائینگے

حضرت عیسٰی علیہ السّلام اور حضرت مہدی علیہ السّلام اکٹھے ہوں گے۔ نماز کا وقت آئے گا۔ تو حضرت امام مہدی، حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کو کہیں گے۔ آیئے آپ نماز کی امامت کریں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کہیں گے میں امامت نہیں کراؤں گا۔ آپ ہی کرائیں۔ کیونکہ امت محمّدیہ کو اللہ نے بڑا شرف، اور بزرگی بخشی ہے۔ اس لئے تم میں سے ہی امام ہو گا۔

حضرت عیسےٰ رحمتِ عالم کی قبر کے پاس دفن ہونگے

رسول اللہ صلی اللہ

EmaanLibrary.com

علیہ وسلم نے فرمایا:- یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ عیسےٰ بیٹے مریم کے (آسمان سے) زمین کی طرف نازل ہوں گے۔ پھر نکاح کریں گے اور پیدا کی جائے گی ان کے لئے اولاد ۔ ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَیْنَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرَ ۔ پھر مریں گے حضرت عیسےٰ، پس دفن کئے جائیں گے نزدیک میرے بیچ میرے مقبرے کے۔ پس اٹھوں گا میں اور حضرت عیسےٰ ایک مقبرہ میں درمیان ابوبکرؓ وعمرؓ کے۔ (مشکوٰۃ شریف)

نفخۂ صُور[1] بارِ اوّل

بَلْ تَاْتِیْھِمْ بَغْتَۃً فَتَبْھَتُھُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّھَا وَ لَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝ (پ۱۷ ع ۳)

"بلکہ وہ (قیامت) ایک دم سے ان پر آموجود ہوگی۔ اور ان کو ہکا بکا کردے گی۔ پس وہ نہ تو اس کو ہٹا سکیں گے، اور نہ ان کو مہلت ہی ملے گی"

مُلاحظہ:- لوگ اپنے کاروبار میں مصروف ہوں گے۔ کوئی چیزیں

---

[1] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت قیامت بپا ہوگی۔ تو بعض لوگ دودھ دوہتے ہوں گے اور دودھ ان کے منہ تک نہ جانے پائے گا۔ کہ قیامت قائم ہو جائے گی، وہ آدمی کپڑے کی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے۔ اور سودا ختم نہیں کرنے پائیں گے کہ قیامت آجائے گی۔ ایک شخص اپنے حوض کو لیس کر رہا ہوگا۔ لیس کر کے باہر نہ نکلنے پائے گا۔ کہ قیامت آجائے گی۔ (صحیح مسلم)

خریدتا ہوگا۔ کوئی بیچتا ہوگا۔ کوئی کھانا کھاتا ہوگا۔ کوئی پانی پیتا ہوگا غرض ہر کوئی اپنے کام میں لگا ہوگا۔ کسی کو کچھ علم نہ ہوگا۔ کہ ایک سیکنڈ کے بعد کیا ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ اچانک ایک باریک اور طویل آواز سنائی دے گی۔ یہ آواز ہر جگہ ایک جیسی ہی سنائی دے گی۔ جو ساعت بساعتِ سخت اور تیز، اور بلند ہوتی جائے گی۔ اور ایک آدھ منٹ کے اندر آسمانی بجلی کی طرح کڑک اور گرج شروع ہو جائے گی۔ جس سے خلقت کے اندر ہول۔ دہشت۔ اور حیرانی پیدا ہو گی۔ زمین لرزے گی۔ سخت زلزلہ اور ہیبت ناک بھونچال آئے گا۔ جو مسلسل جاری رہے گا۔ اور بڑھتا ہی جائے گا۔ جنگل کے وحوش گھبرا کر شہروں کا رخ کریں گے، اور شہر کی خلقت حواس باختہ ہو کر دیوانہ وار جنگلوں کی جانب دوڑے گی۔ اور لوگ بے ہوشی اور مدہوشی کے عالم میں ایک دوسرے کے اوپر گریں گے ان کے جگر پھٹ جائیں گے، دماغ معطل ہو جائیں گے۔ اور آن واحد میں ان کی لاشیں زمین پر تڑپنے لگیں گی۔ اسی طرح تمام خلقت مرجائے گی، وہ تباہی۔ اور بربادی ہو گی۔ کہ الامان والحفیظ — زمین پھٹنے لگے گی۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اڑ جائیں گے۔ ستارے جھڑ جائیں گے۔ سورج اور چاند بھی بے نور ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ دریاؤں کا پانی بھی جوش مارنے اور کھولنے لگے گا۔ بادل اور آندھی کے زور سے اندھیرا چھا جائے گا۔ اور وہ آواز بڑھتی چلی جائے گی۔ بالکل جس طرح بجلی زور سے کڑکتی ہے۔ اور بادل گرجتا ہے۔ کہ خلقت کلیجہ تھام لیتی ہے۔ الحاصل تمام کائنات درہم برہم ہو جائے گی۔

انسانوں کا نام و نشان نہ رہے گا۔ جن نیست و نابود ہو جائینگے،

EmaanLibrary.com

اور فرشتے بھی موت کی نیند سو جائیں گے۔ تمام مویشی اور ذی روح، ہلاک ہو جائیں گے۔ ملک الموت ابلیس کو ڈھونڈ کر گرزیں مار مار کر رُوح قبض کرے گا۔ اور جس قدر سختی نزع کی ساری خلقت کو ہو گی۔ اتنی اکیلے ابلیس کو ہو گی۔ کیونکہ تمام اولاد آدم کو گمراہ کرنے، اور ان کو جہنم کی راہ دکھانے والا یہی ابلیس ہے۔ جن شرار الناس پر قیامت قائم ہو گی وہ بھی سب اسی ابلیس کے شرّ سے شرار الناس بنے ہیں۔ غرض کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۔ سب کچھ فنا ہو جائے گا۔

نفخ صُور کے دوران گھبراہٹ کا عالم

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ۝ (پ۱۹ ع۳)

"اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب آسمانوں والے اور زمین والے گھبرا اٹھیں گے۔ مگر جسے چاہے اللہ۔ اور سارے کے سارے عاجز ہو کر اس کے سامنے حاضر ہوں گے۔"

مُلاحظہ:۔ یعنی جب صور پھونکا جائے گا۔ تو تمام آسمانوں اور زمین والوں پر فزع کا عالم طاری ہو گا۔ ان پر گھبراہٹ مسلّط ہو گی۔ بے قراری اضطراب اور بدحواسی چھا جائے گی۔ ہوش اڑ جائیں گے۔

اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۔ مگر جسے چاہے اللہ ۔ یعنی اللہ جسے چاہے فزعِ صور سے بچا لے گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ بعض زندہ رہیں گے، اور وہ مریں گے نہیں۔ چنانچہ چاروں مقرب فرشتے یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السّلام۔ حضرت اسرافیل علیہ السّلام اور حضرت عزرائیل علیہ السّلام نفخہ صور کے بعد زندہ رہیں گے۔

EmaanLibrary.com

جب نفخہ صور ختم ہو جائے گا۔ تو اللہ تعالےٰ حضرت میکائیل علیہ السّلام کی روح قبض کرلے گا۔ اس کے بعد حضرت عزرائیل علیہ السّلام کی روح۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السّلام کی روح قبض کرے گا۔ اور سب سے اخیر حضرت جبرائیل علیہ السّلام کی موت واقع ہوگی۔

بعضوں نے ان چاروں فرشتوں کے علاوہ حاملین عرش کو بھی فزع سے مستثنےٰ کیا ہے۔ نفخہ کے بعد ان سب کی روحیں بھی قبض کی جائیں گی، البتہ جنت۔ دوزخ۔ لوح۔ قلم۔ کرسی۔ عرش۔ ارواح۔ صور۔ فنا نہ ہوں گے۔ لیکن بعض تفاسیر میں ہے۔ کہ ایک لحظہ کے لئے یہ بھی فنا ہو کر پھر بہ اذن اللہ موجود ہو جائیں گے۔

الحاصل نفخہ اولیٰ کے بعد سب فنا ہو جائیں گے۔ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دَاخِرِيْنَ — اور (نفخہ ثانیہ کے بعد) سب کے سب اللہ کے پاس عاجز ہو کر حاضر ہوں گے۔

پنجے میں لیگا اللہ زمین کو اور لپیٹے گا آسمان کو،

حضرت ابی ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے :-

يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِى السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ ۝ (بخاری مسلم)

"پنجہ میں لیگا اللہ زمین کو قیامت کے دن، اور لپیٹے گا آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں۔ پھر فرمائے گا اللہ تعالیٰ میں ہوں بادشاہ (یعنی نہیں ہے بادشاہت حقیقی مگر میرے ہی لئے۔ اور میں شہنشاہ ہوں)۔ کہاں ہیں بادشاہ جو زمین میں بادشاہی کا دعویٰ کرتے تھے"

EmaanLibrary.com

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا۔ اور آسمان کو لپیٹ لے گا۔ اس سے اللہ کی عظمت، جلال اور کبریائی کا پتہ چلتا ہے، اللہ اکبر! اتنی بڑی زمین اور اس قدر وسیع آسمان کو اللہ صفحہ کی طرح لپیٹ کر رکھ دے گا۔ اور جب تمام اہل آسمان اور اہل زمین نیست و نابود ہو جائینگے کوئی بھی نہ رہے گا۔ تو پھر فرمائے گا۔ اَنَا الْمَلِكُ ۔ میں ہوں بادشاہ، یعنی بادشاہوں کا بادشاہ۔ جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز ہے، آج کہاں ہیں بادشاہ؟ یعنی جو دنیا میں بادشاہی کے دعوے کرتے تھے۔ آج کہاں ہیں؟ سناٹا ہوگا۔ کون جواب دے۔

قرآن مجید میں بھی یہ مضمون آیا ہے:۔

يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ (پ ۲۴ ع ۷)

"جب (سب) لوگ (اللہ کے) سامنے آ موجود ہوں گے۔ (اور) ان کی بات اللہ سے مخفی نہ ہوگی۔ (اللہ کی طرف سے ندا ہوگی) آج کس کی بادشاہی ہے؟ (مارے ہیبت کے سب خاموش ہوں گے۔ پھر اللہ اپنے سوال کا جواب آپ ہی دے گا)۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ (آج) بادشاہی اللہ زبردست ہی کی ہے۔"

کیونکر چین سے بیٹھوں میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهُ فَاسْتَغٰى سَمْعَهُ وَحَنٰى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا

Emaanlibrary.com

تَامُرُنَا قَالَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ (ترمذی)

"حضرت ابی سعید خدریؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں کیونکر چین سے رہوں۔ حالانکہ صاحبِ صور (حضرت اسرافیل علیہ السّلام) رکھے ہوئے ہیں صور کی ایک طرف اپنے منہ میں پھونکنے کے لئے۔ اور کان جھکا رکھا ہے۔ اور پیشانی کو بل دے رکھا ہے۔ اور اس امر کے انتظار میں ہے کہ کس وقت نفخ صور کا حکم دیا جائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! (ایسے وقت میں) آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ پڑھو۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ"

آسمان کا انفطار اور کواکب کا انتشار

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (پ۳۰ ع ۷)

اِرشادِ خداوندی ہے

"(یاد کرو وہ وقت غافلو) جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔ اور جب دریا بہ چلیں گے۔ اور جب قبریں اٹھائی جائیں گی۔ (اس وقت) ہر شخص جان لے گا۔ جو اس نے آگے بھیجا۔ اور پیچھے چھوڑا۔ اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے

EmaanLibrary.com

کس چیز نے بہکایا جس نے تجھے بنایا - پھر تجھے ٹھیک کیا - پھر تجھ کو برابر کیا - جس صورت میں چاہا - تیری ترکیب کی - نہیں نہیں - تم تو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہو - (سنو) یقیناً تم پر نگہبان بزرگ لکھنے والے مقرر ہیں - جانتے ہیں جو تم کرتے ہو"

یعنی جب قیامت آئے گی - تو اس روز آسمان پھٹ جائے گا - آسمان کے پھٹنے کا مضمون کئی آیات میں آیا ہے - دیکھئے ارشاد ہوتا ہے :-

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ - (پ۳۰ - انشقاق) - "جب آسمان پھٹ جائیگا"

یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے - کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے - کہ یہ جہان درہم برہم ، اور تہ و بالا ہو جائے گا - اور اس کے بعد ایک اور جہان آموجود ہوگا - اس جہان میں دنیا کے اعمال کی جزا اور سزا دی جائیگی پھر اس نئے جہان کا آغاز دنیا کے فنا ہونے کے بعد ہوگا - فرمایا - کہ یہ آسمان پھٹ جائے گا" اور آسمان کا پھٹنا کچھ محال نہیں - کیونکہ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا - اور وہ (آسمان) اپنے رب کے حکم پر کان رکھے گا" یعنی جو تکوینی امر اس کے لئے صادر ہوگا - وہ اسے فی الفور مانے گا - جو حالت اللہ چاہے گا - وہی حالت آسمان پر دفعتہً طاری ہو جائے گی - وَحُقَّتْ — اور آسمان کو لائق بھی یہی ہے - کہ حکم کی تعمیل کرے" اس کی وجہ یہ ہے کہ آسمان ممکن ہے - اور ممکن اپنے وجود اور باقی رہنے میں اللہ کا محتاج ہے - تو ممکن اور محتاج کو جب تک اللہ چاہے قائم رکھے - جب چاہے مٹا دے - چنانچہ مٹا دے گا -

آسمان کے فنا کرنے میں ان اوہام پرست لوگوں کے وہموں اور شاعروں کے کلام کی بھی تردید ہو گئی ہے - جو سعادت اور نحوست میں آسمان کو

EmaanLibrary.com

مختار مانتے تھے۔ ناکامیوں اور نامرادیوں میں شعراء عموماً آسمان کو جلی کٹی سناتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ لوگ اجرام سماوی کو خیر و شر میں مختار مانتے اور ان کی نذر نیاز دیتے ہیں۔ کوئی زہرہ کو، کوئی آفتاب کو، کوئی مشتری کو، کوئی عطارد کو، سعادت کا مختار مانتے ہیں۔ چنانچہ اب تک ہندو ان سیاروں کے نام جپتے اور ہَوَن کرتے ہیں۔ اس خیال سے کہ سیارے ان کو برکتوں اور خوش بختیوں سے نوازیں گے۔ اہل عرب دورِ جاہلیت میں آسمان کی گردش اور سیاروں کی رفتار کے ساتھ اپنی قسمتوں کو وابستہ جانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر سب کے اوہام و خیالات کو باطل کر دیا۔ کہ یہ آسمان پھٹ جائے گا۔ اور یہ سب سیارے اور ستارے بے نور ہو کر جھڑ پڑیں گے۔ اجرام سماوی درہم برہم ہو جائیں گے۔ غافلو! اللہ سے لَو لگاؤ۔ اس کی عبادت میں جان کی خیر جانو۔ یہ اجرام علوی اور اجرام سفلی سب برباد ہو جائیں گے۔

اَلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ۔ (پ۲۹ مزمل) "آسمان پھٹ جانے والا ہے ساتھ اس کے"

پوری آیت یہ ہے:۔ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ (مزمل)

"اللہ فرماتا ہے (اے کافرو! اور بنی رحمت کے باغیو!) اس دن (قیامت) سے کیونکر بچو گے جو لڑکوں کو بوڑھا کر دے گا"

یہ کنایہ ہے اس دن کی سختی، شدت، اور درازی سے، کہ مارے غم اور ہیبت کے لڑکے بوڑھے ہو جائیں گے۔ غم اور الم سے بوڑھاپا جلد آ جاتا ہے۔ تو قیامت کے روز بالفرض اگر لڑکے بھی ہوں گے۔ تو اس دن

EmaanLibrary.com

کی درازی اور خوف و ہراس سے ان کے سر سفید ہو جائیں گے۔ یعنی بڑا اندوہناک دن ہوگا۔ ہیبت ذوالجلال سے آسمان کے ٹکڑے ہو جائینگے۔ کَانَ وَعْدُہٗ مَفْعُوْلًا — اس دن کا وعدہ یقیناً سچ ہے۔ اور ہو کر رہے گا۔ قیامت کے دن میں کوئی شبہ نہیں۔

وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا — اور کھولا جائے گا آسمان پس ہو جائیں گے دروازے"

یعنی صور پھونکنے سے آسمان میں دراڑیں پڑ جائیں گی، ان دراڑوں کو دروازوں سے تعبیر کیا ہے۔ جس طرح دنیا کی چھت میں گرتے وقت دراڑیں پڑتی ہیں۔ ایسے آسمان کا چھت پھٹے گا۔ اور اس میں دراڑیں پڑ جائیں گی۔ اور پھر برباد ہو جائے گا۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۝ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝ (پ۱۹ ع۱)

"اور جس روز بادلوں سے آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جوق در جوق فرشتے اترنے لگیں گے۔ تو اس دن حقیقی، بادشاہت رحمٰن ہی کی ہوگی۔ اور وہ دن کافروں پر بڑا ہی سخت ہوگا"

غمام ابر سفید کو کہتے ہیں۔ آسمان پھٹتے ہی سفید ابر نمودار ہوگا۔ جس میں فرشتوں کے پرے کے پرے اتریں گے۔ اور میدان حشر میں سب لوگوں کو گھیر لیں گے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو سب انسانوں اور تمام جنوں کو ایک ہی میدان میں جمع کرے گا۔ تمام جانور، چوپائے، درندے، پرندے، اور کل مخلوق وہاں موجود ہوگی۔

EmaanLibrary.com

پہلے اول آسمان پھٹے گا۔ اور اس کے فرشتے اتریں گے۔ جو تمام مخلوق کو چو طرف سے گھیریں گے۔ اور ان کی گنتی سے زیادہ ہوں گے۔ پھر دوسرا آسمان پھٹے گا۔ اس کے فرشتے آئیں گے۔ جو زمین کی اور آسمان اول کی تمام مخلوق کی گنتی سے بھی زیادہ ہوں گے۔ پھر تیسرا آسمان شق ہوگا۔ اس کے فرشتے دونوں آسمانوں کے فرشتوں، اور زمین کی مخلوق سے بھی زیادہ ہونگے سب کو گھیر کر کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر اسی طرح چوتھا۔ پھر پانچواں، پھر چھٹا اور پھر ساتواں آسمان پھٹے گا۔ (ابن کثیر)

بادشاہی اس دن صرف اللہ رحمٰن ہی کی ہوگی۔ کسی کو دم مارنے کی مجال نہ ہوگی۔ خاموشی اور سناٹا ہوگا۔ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا — اور یہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۔ روئیں گے۔ چلائیں گے۔ کوئی حامی، ناصر اور واقف نہ ملے گا۔ جو کچھ کام آسکے۔

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝

"پس جب آسمان پھٹ جائے گا۔ پس ہو جائیگا سرخ مانند چمڑے کے"

یعنی آسمان پھٹ کر سرخ چمڑے کی طرح ہو جائے گا۔ ایک روایت میں گلابی رنگ کی مانند ہوگا۔ ورد۔ گلاب کے پھول کو کہتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ پہلے گلاب کے رنگ کی مانند ہوگا۔ پھر سرخ ہو جائے گا۔ مطلب یہ ہے۔ کہ آسمان متعدد رنگ تبدیل کرے گا۔ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا۔ جیسے روغن گلاب کا رنگ ہوتا ہے۔ زیتون کے تیل کی تلچھٹ کی مانند ہوگا سرخ چمڑے کی طرح ہوگا۔ خدا کی ہیبت اور دہشت سے کئی رنگ تبدیل کرکے پارہ پارہ ہو جائے گا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت کی ہولناکیاں بیان فرما رہا ہے۔ اور علوی اور سفلی نظام کا درہم برہم ہونا بتا رہا ہے۔ کہ

EmaanLibrary.com

یہاں کسی نے بیٹھ نہیں رہنا۔ یہاں کی ہر چیز راہی اور فانی ہے۔ ہر شے معرضِ فنا میں ہے۔

وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ ۔۔ "اور جب تارے جھڑ جائینگے" (پ ۳۰ ع ۷)

جب آسمان ہی پھٹ گیا۔ اور پارہ پارہ ہو کر برباد ہو گیا۔ تو تارے کہاں رہیں گے؟ ۔ یقیناً تارے بھی سب گر پڑیں گے۔

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۔ "اور جب دریا بہہ چلیں گے"

یعنی اللہ تعالیٰ سمندروں کو ایک دوسرے میں بہا دے گا۔ کھاری اور میٹھے سمندر آپس میں خلط ہو جائیں گے۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ اس وقت سمندروں کا پانی ٹھیرا ہُوا ہے۔ جب ان میں تفجیر ہو گی ۔ یعنی قیامت کو ان کا ساکن پانی رواں کیا گیا۔ تو سب پانی بہ کر دور ہو جائے گا۔ اور اس کے نیچے سے دوزخ کی آگ جوش مارے گی۔ غرض اللہ تعالیٰ اس فانی کائنات کو مٹا دے گا۔ اس غضب کے آگے کوئی چیز ثابت و قائم نہ رہے گی۔

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۔ "اور جب قبریں اٹھائی جائیں گی"

یعنی قبریں پھٹ جائیں گی۔ اور ان کے شق ہونے کے بعد مردے جی اٹھیں گے۔ الحاصل ۔ آسمان شق ہو گا۔ ستارے بکھریں گے۔ سمندر بہ نکلیں گے۔ اور قبروں سے مردے جی اٹھیں گے۔ تو پھر۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۔ "تو اس وقت (یعنی قیامت کے دن) ہر نفس جان لے گا۔ جو اس نے آگے بھیجا۔ اور جو پیچھے چھوڑا"

مَا قَدَّمَتْ ۔ "وہ اعمال نیک و بد جو عمل میں لایا تھا۔

EmaanLibrary.com

مَا اَخَّرَتْ ۔ "جو طریقہ مرنے کے بعد چھوڑ آیا تھا کہ اس پر دوسروں نے اقتدار کی"

پس اگر نیک طریقہ (سنت کے مطابق) چھوڑ آیا تھا۔ تو جس نے اس مسنون نیک طریقہ پر عمل کیا۔ اس نے ثواب پایا۔ اور جتنے بھی اس نیک طریقے پر عمل کریں گے۔ ہر ایک کے ثواب کے برابر اس کو بھی ثواب ملے گا۔ پس یہی پیچھے چھوڑا ہوا کام ہے۔

تمام نیک اور بد اعمال جو زندگی میں کئے۔ وہ مَا قَدَّمَتْ ہیں۔ اور جو نیک اور بُرے کام اور طریقے اور چلن پیچھے چھوڑ مرا۔ وہ مَا اَخَّرَتْ۔ ہیں۔ اگر حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی مردہ سنتوں کو زندہ کر کے مرا۔ تو یہ مَا قَدَّمَتْ ہے۔ اور جو شرک، اور بدعات کے کام جاری کر کے مرا۔ وہ مَا اَخَّرَتْ ہیں۔ پھر جتنے لوگ ان شرک و بدعات پر عمل کرینگے ان سب کا گناہ اس کی گردن پر ہو گا۔ یہ سب باتیں عرصہ محشر میں آدمی کو معلوم ہو جائیں گی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نیک طریقہ اختیار کیا۔ پھر اس کی نیک چلنی کی پیروی دوسروں نے اختیار کی۔ تو اس کو اپنا ثواب ہے۔ اور پیروی کرنے والوں میں سے ہر ایک کے مثل ثواب ہے۔ بدوں اس کے کہ پیروی کرنے والوں کے ثواب سے کچھ کم ہو ۔ اور جس شخص نے بدچلن نکالا۔ اور لوگوں نے اس کی پیروی کی۔ تو اس پر اپنی بدچلنی کا گناہ ہے۔ اور پیروی کرنے والوں میں سے ہر ایک کے گناہ کے برابر گناہ ہے۔ بدوں اس کے کہ پیروی کرنے والوں کے گناہ سے کچھ کم ہو

EmaanLibrary.com

پھر حضرت حذیفہ رضؓ نے یہ آیت پڑھی - عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ،

(رواہ حاکم)

مذکورہ حدیث حضورؐ نے اس وقت ارشاد فرمائی - جب واقعہ ذیل پیش آیا - کہ ایک روز حضور انورؐ مع اصحاب کے مسجد میں تھے - کہ اچانک ایک جماعت آئی - جو تلواریں لٹکائے ہوئے تھے - اور فقط ایک کملی اپنے بدن پر لپیٹے ہوئے تھے - انہوں نے سلام کیا - حضور انورؐ نے جواب دیا - یہ لوگ قبیلہ مضر کے تھے - ان کا فقر و فاقہ دیکھ کر آپ کا چہرہ مبارک رنجیدگی کے طور پر متغیر ہو گیا - اور آپ نے لوگوں کو جمع کر کے وعظ فرمایا - جس کا ماحصل یہ ہے - کہ قیامت کی ہولناکیوں اور عذابوں سے ڈر کر اللہ تعالیٰ کے واسطے جو کچھ ہو سکے صدقہ کرو -

حضورؐ خاموش ہوئے اور مجمع کے لوگ سر نیچا کئے ہوئے سنتے رہے - پھر آپ نے نصیحت کے ساتھ صدقہ کے لئے آمادہ کیا - پہلی تیسری بار بھی رغبت دلائی - اس وقت ایک نوجوان انصاری اٹھ کر گیا اور اپنے گھر سے روپیہ کی ایک تھیلی لایا - جو اس کے دونوں ہاتھوں سے نہیں اٹھتی تھی - یہ تھیلی اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر ڈال دی اس کے دیکھا دیکھی دوسرے لوگ دوڑے - اور جو کچھ جس سے ہو سکا - روپیہ - اناج - خرمہ - کپڑا - ہر ایک نے لا کر پیش کیا - اور دن چڑھے تک وہاں اناج وغیرہ کا ایک انبار لگ گیا - اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے لہلہانے لگا "

تو اس حدیث کا مصداق وہ نوجوان انصاری تھا - کیونکہ اس نے اول صدقہ لانے کی چال نکالی - اور اس کی پیروی میں دوسرے لوگ لائے -

EmaanLibrary.com

رب کریم کے تخلیقی انعامات

قیامت کے روز سب کافر اور آخرت پر شک کرنے والے جان لیں گے۔ کہ وہ دنیا میں غلطی پر تھے۔ شیطان نے ان کو فریب اور چکمہ دے رکھا تھا۔ دراصل قیامت، آخرت، جنت، دوزخ، سب برحق ہیں۔ پھر اس وقت ایمان لانا کچھ مفید نہ ہو سکے گا۔ لہذا اسی دنیا میں ایمان لانے کی اللہ نے تاکید فرمائی ہے۔

شیطان نے انسان کو گمراہ کر رکھا ہے۔ اور دنیا کی زیب و زینت، آرائش و جمال، اور شہوانی لذات میں اسے غرق کر دیا ہے۔ دنیا کے مال و متاع کے شیدائی؟ اور ان سے لذت اندوز ہونے والے خود کو خوش قسمت جانتے ہیں۔ اور غربت و افلاس کو علامت بدبختی تصوّر کرتے ہیں۔ اور فانی دنیا کی لذتوں کے نشے میں مست ہو کر آخرت کو بھلائے بیٹھے ہیں۔ کفار تو مرنے کے بعد زندہ ہونے کو محال جانتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ جب جسم خاک ہو گیا۔ تو پھر یہ دوبارہ کیسے زندہ ہو سکتا ہے۔ یہ رجع عقل سے بعید ہے ان لوگوں نے اللہ تعالےٰ کی عظمت، اور قدرت کو بالکل نہ پہچانا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کو نصیحت فرمائی :-

يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ الَّذِىْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ فِىْ اَىِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۔ (پ ۳۰ ع ۷)

"اے انسان کس چیز نے تجھے دھوکے میں ڈالا۔ اپنے رب کریم سے جس نے تجھے پیدا کیا۔ پس درست کیا تجھ کو۔ پھر معتدل کیا تجھ کو پھر جس کسی صورت میں چاہا مرکب کر دیا تجھ کو"

یعنی اے ابن آدم! تو نے اپنے عظمت والے خالق لایزال سے کیوں غافل برت رکھا ہے۔ کس چیز نے تجھے اس کی نافرمانی، انکار، اور اباء پر

EmaanLibrary.com

اکسا رکھا ہے. کیوں تو اس کا مقابلہ کرتا ہے - کیوں اس کی طرف سے دھوکے
میں آگیا ہے - کیوں اس کی پاک ذات سے مغرور ہو گیا ہے، اپنے رب کریم
سے کس چیز نے تجھے برگشتہ کر دیا ہے - کہ تو فریب اور دھوکے میں آگیا - آخر
کیوں؟ اے پانی کی بوند! - بول تجھے کیا ہو گیا ہے، اپنی حقیقت کو بھول
گیا - اپنے خالق برتر کو کہتا ہے - مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ - کون زندہ
کرے گا ہڈی کو جب کہ وہ سڑ گئی ہو گی - بھربھری، اور خستہ ہو چکی ہو گی -
حالانکہ تجھ کو معلوم ہے. کہ تو پانی کی بوند شکم مادر میں تھا — وہاں تیری
ہڈیاں بھی بنیں - ان پر گوشت بھی چڑھا - پھر جان بھی پڑی - اور تو دنیا
میں آگیا - اب کہتا ہے - کون بوسیدہ ہڈی کو زندہ کرے گا - اتنی جلدی اپنے
خالق برتر سے دھوکے میں آگیا - فریب کھا گیا - حیاتِ دنیا نے تجھے مغرور کر
دیا - در اصل تو مرنا بھول گیا - آخرت کو فراموش کر چکا - اللہ کو منہ دکھانے
پر یقین نہیں رہا - حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا - فَسَوّٰكَ - پھر تجھے درست
کیا - پیدائش کے ساتھ تسویہ اس کا بڑا انعام ہے - کہ قد و قامت میں راستی
بخشی - فَعَدَلَكَ - پھر برابر کیا - یعنی اعضا میں اعتدال عطا کیا — دونوں
ہاتھ برابر بنائے - ایک ہاتھ بڑا ہوتا - دوسرا چھوٹا ہوتا - آدمی بڑا برا لگتا -
ایک ٹانگ بڑی ہوتی - دوسری چھوٹی ہوتی - تو چلتے وقت اس کی کیا
حالت ہوتی - لنگڑا ہوتا - آنکھیں چھوٹی بڑی ہوتیں - اس سے ڈر لگتا —
غرض تمام اعضاء میں اگر اعتدال نہ ہوتا - برابری نہ ہوتی - تو آدمی بڑا بھدا -
ڈراؤنا - اور بدزیب ہوتا - فِيْ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ - پھر جس صورت
میں چاہا تجھے ترکیب دی — یعنی تیری ترکیب احسن تقویم میں فرمائی - تجھے
خوب صورت انسان بنا دیا - اشرف المخلوقات کیا -

Emaan

امام احمدؒ نے حدیث روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے ایک روز ہتھیلی پر ایک قطرہ رکھ کر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے۔ کہ اے آدمی! تو کیا مجھے کسی بات سے عاجز کرے گا۔ حالانکہ میں نے تجھے ایسے ایک قطرے سے پیدا کر دیا۔ حتےٰ کہ جب تجھے ٹھیک پورے قد و قامت میں ہوش و حواس کے ساتھ معتدل کیا۔ تو زمین پر اکڑتا ہوا اپنے لباس کو دیکھتا چلا۔ پھر تو نے دنیاوی متاع ادھر ادھر سے سمیٹ کر جمع کی۔ اور دوسروں کو دینے سے روکی۔ یہاں تک کہ جب تیری ہنسلی پر دم آیا۔ (یعنی زندگی سے مایوس ہوا)۔ تو کہنے لگا۔ کہ اب صدقہ کرتا ہوں۔ حالانکہ اب صدقہ کا وقت کہاں ہے۔ (رواہ ابن ماجہ ایضاً)

الحاصل ۔ اللہ نے انسان کو پیدا کیا۔ اسے تسویہ کا لباس پہنایا۔ اور تعدیل کے زیور سے آراستہ کیا۔ اور ترکیب میں حسن کا شاہکار بنا ڈالا۔ اسی شاہکارِ حسن کی تعریف کرتے شعرائے کرام کی عمریں بیت گئیں۔ اے تسویہ۔ تعدیل اور ترکیب کے حسین پیکر۔ ؎

یہ ثابت کر دیا تجھ کو بنا کر دستِ قدرت نے
کہ ہو سکتی ہیں اتنی خوبیاں صورت میں انسان کی

اور ۔ ؎

شبِ مہتاب میں اے سونے والے بسترِ گُل پر
پرستش کر رہا ہے چاند تیرے روئے تاباں کی

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

پھر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں پاکر اور دل لبھانے والی صورتیں رکھتے ہوئے تم اس کی نافرمانی اور بغاوت کرتے ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ تمہارے

EmaanLibrary.com

دلوں میں قیامت کا انکار اور تکذیب بھری ہوئی ہے۔ تم آخرت پر یقین نہیں رکھتے ہو۔ چنانچہ فرمایا:۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۔ "نہیں نہیں ۔ تم تو جزا سزا کے دن کو جھٹلاتے ہو"۔ لیکن خبردار!۔ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ۔" یقیناً تم پر نگہبان بزرگ ۔ لکھنے والے، مقرر ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔ وہ جانتے ہیں "

یعنی کاتب فرشتوں کا لحاظ رکھو۔ وہ تمہارے اعمال لکھ رہے ہیں۔ تمہیں خدا کی نافرمانی اور برائی کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے۔ ان ہی کا لکھا ہوا تمہارا نامۂ اعمال قیامت کے روز تمہارے سامنے رکھ دیا جائے گا اور کہا جائے گا۔ کہ اپنے کرتوت پڑھ لے۔ تمہاری ساری زندگی کے لیل و نہار خلوت اور جلوت کے کام اور اندھیرے اور اجالے کے کرتوت سب تم پڑھ لوگے۔ کوئی بات پوشیدہ نہ رہے گی۔ لہذا اب وقت ہے کہ گذشتہ اعمالِ بد سے توبہ کرلو۔ اور آئندہ توحید پر، قیامت پر، آخرت پر صدق دل سے ایمان لے آؤ۔ اور عمل صالح کرتے ہوئے جان، جانِ آفریں کے سپرد کرو۔

کراماً کاتبین کا اکرام کرو

کراماً کاتبین کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔۔۔ اے لوگو! تم حفظہ کرام کاتبین کا اکرام رکھا کرو۔ جو رات دن کسی وقت تم سے جدا نہیں ہوتے ہیں ۔ سوائے دو حالتوں کے۔ ایک حالت جنابت کی دعورت سے ہم بستر ہوتے وقت، یا احتلام ہو کر نہانے تک دور

EmaanLibrary.com

سے دیکھتے رہتے ہیں) اور دوسری حالت کہ جب تم پیخانہ کو جاتے ہو تو پھر تم کو چاہیئے۔ کہ جب تم نہانے لگو۔ تو کسی دیوار سے یا اوٹ سے آڑ کر لیا کرو۔ (یعنی بے پردہ کھلے میدان میں ننگے نہ نہاؤ۔ یہ حدیث ابن ابی حاتم نے باسناد جید مجاہد تابعیؒ سے مرسل روایت کی ہے۔

فرشتے قطار اندر قطار حاضر ہونگے

كَلَّآ إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِآئَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۝ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ أَحَدٌ ۝ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ أَحَدٌ ۝ (پ ۳۰ ع ۱۴)

"یقیناً جس وقت زمین بالکل پست کر کے بچھا دی جائے گی، اور آئے گا تیرا رب، اور فرشتے قطار قطار، اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی۔ اس دن انسان عبرت حاصل کرے گا۔ لیکن آج عبرت کا فائدہ کہاں۔ وہ کہے گا۔ کاش میں نے اپنی زندگی کے لئے کچھ نیک (کام) اعمال آگے بھیجے ہوتے۔ پھر اس دن نہیں عذاب کرے گا اس کے عذاب کے مثل کوئی۔ اور نہ جکڑے گا اس کے مانند جکڑنا کوئی۔"

سب بلندیاں ہموار ہو جائیں گی

قیامت کی سختیوں۔ اور ہولناکیوں کے مناظر سے یہ بھی ہوگا۔ کہ اس

EmaanLibrary.com

روز زمین پست کردی جائے گی۔ پہاڑ وغیرہ برابر یکساں کر دیئے جائیں گے
دکّہ۔ کے معنے ہیں، دیواروں، ٹیلوں، پہاڑوں وغیرہ کو توڑنا۔ بلندیوں
کو گرا کر پھیلا دینا۔ مطلب یہ ہے۔ کہ روئے زمین کے مکانات، عمارات،
تمام پہاڑوں اور بلندیوں کو منہدم کرکے بچھا دیا جائے گا۔ اور ساری زمین
فرش مستوی ہو جائے گی۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ! — ایسا خوفناک زلزلہ آئے گا۔
کہ کوئی اونچان اور بلندی نہ رہے گی۔ سب گر کر پست ہو جائیں گی۔
ایک اور جگہ ارشاد خداوندی ہے :-

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ
الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ
الْوَاقِعَةُ ۝ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝
وَالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۝ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ
يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ
خَافِيَةٌ ۝ (پ ۲۹ ع ۵)

آٹھ فرشتے عرش کو اٹھائیں گے

"پس جب پھونکا جائیگا صور میں پھونکنا ایک بار اور اٹھائی جائے گی زمین اور پہاڑ۔ پس توڑے جائیں گے توڑنا ایک بار۔ پس اس دن ہو پڑے گی ہو پڑنے والی۔ (یعنی قیامت) اور پھٹ جائے گا آسمان، پس وہ اس دن سست ہوگا۔ (نکما بے کار) اور فرشتے ہوں گے اس کے کناروں پر، اور اٹھائیں گے عرش رب تیرے کا اوپر اپنے۔ اس دن آٹھ[1] (فرشتے)۔ (یاد رکھو) اس دن روبرو لائے جاؤ گے تم

[1] (صفحہ نمبر ۲۵۱ پر)

EmaanLibrary.com

(اللہ کے) نہ چھپی رہے گی تم میں سے کوئی بات چھپی ہوئی "

وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا "اور تیرا رب آئے گا۔ اور فرشتے (بھی) قطار اندر قطار آئیں گے"۔

میدانِ محشر میں اللہ تعالےٰ کا آنا

میدانِ محشر میں رب العزت آئیگا۔ اس آنے کی تاویل ہم نہیں کر سکتے۔ نہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اللہ کا آنا مخلوق کی مانند ہے۔ کیونکہ خالق و مخلوق میں مباٰئنت یعنی جدائی ہے۔ جب جدائی ہے۔ تو مشابہت بھی نہیں ہے۔ جن چیزوں میں مباٰئنت ہوتی ہے۔ ان کی صفات لازمہ میں بھی مباٰئنت ہوتی ہے۔ تو ہم اللہ تعالےٰ کی صفات پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس کی تاویل نہیں کرتے ہیں۔ مثل استویٰ علی العرش کے۔ اس نے بیشک عرش پر قرار پکڑا ہے۔ اس صفت پر ہمارا ایمان ضرور ہے لیکن کیفیت ہم نہیں جانتے۔ ایسے ہی میدان محشر میں اللہ کا آنا مانتے ہیں اور کیفیت کے درپے نہیں ہوتے۔ بہرکیف اپنے بندوں کے فیصلے کرنے کے لئے اللہ آئے گا۔ اور فرشتے اس کے آگے صف بستہ ہوں گے۔

جہنّم لائی جائے گی

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ "اور جس دن جہنم لائی جائے گی"

صحیح مسلم میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(لہ بقیہ صفحہ ۲۵) ابن ماجہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ساتوں آسمانوں کے اوپر آٹھ فرشتے ایسی صفت کے ہیں۔ جن کے پیروں سے لے کر گھٹنوں تک اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ ایک آسمان سے لے کر دوسرے آسمان تک، ان آٹھ فرشتوں پر اللہ تعالیٰ کا دل ہے، اور عرش پر اللہ تبارک و تعالیٰ جل ثناءہٗ مستوی ہے۔ (ابن ماجہ)

EmaanLibrary.com

"جہنم کی اس روز ستر ہزار لگامیں ہوں گی - ہر لگام پر ستر ہزار فرشتے ہوں گے - جو اسے گھسیٹ رہے ہوں گے"

یَوْمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰی لَهُ الذِّکْرٰی ۔ اس دن انسان عبرت حاصل کرے گا - لیکن آج عبرت کا فائدہ کہاں"

حشر میں آدمی پچھتائے گا

یعنی جب قیامت قائم ہوگی، اور اللہ رب العزت فیصلہ قضا کے واسطے حجاب اٹھائے گا - تو اس روز جہنم کو لائیں گے - اس دن انسان یاد کریگا کہ وہ کس خواب اور کس غرور میں پڑا تھا - نئے پرانے سب اعمال کو یاد کرے گا - برائیوں پر پچھتائے گا - اور نیکیوں کے نہ کرنے یا کم کرنے پر کفِ افسوس ملے گا - گناہوں پر از حد نادم اور شرمندہ ہوگا - آنسو بہائے گا - اور زار و قطار روئے گا - لیکن اس وقت - عرصہ محشر میں اس پچھتانے اور افسوس کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا -

مسند احمد میں ہے - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اگر کوئی بندہ اپنے پیدا ہونے سے لے کر مرتے دم تک سجدے میں پڑا رہے اور خدا تعالیٰ کا پورا اطاعت گزار رہے - پھر بھی اپنی اس عبادت کو قیامت کے دن حقیر اور ناچیز سمجھے گا — اور چاہے گا - کہ میں دنیا کی طرف اگر دوبارہ لوٹایا جاؤں - تو اجر و ثواب کے کام اور زیادہ کروں -

یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ۔ "آدمی اس روز کہے گا -
اے کاش! میں نے اپنی حیات کے لئے پہلے سے بھیج رکھا ہوتا"

یعنی ذخیرہ اعمال آگے بھیجا ہوتا - جو آج کے دن میرے کام آتا - اور اس جہنم کے عذاب سے بچنے کا وسیلہ بن جاتا"

EmaanLibrary.com

ایک دنیا کی زندگی ہے۔ جو فانی ہے۔ ایک آخرت کی زندگی ہے جو باقی ہے۔ حشر کے میدان میں آدمی افسوس کرے گا۔ اور اس آخرت کی زندگی کے لئے اعمال کا فقدان پا کر کہے گا۔ اے کاش! میں نے اپنی حیات آخرت کے لئے نیک اعمال آگے بھیجے ہوتے۔ لیکن وہاں افسوس کرنا۔ رونا چیخنا۔ پچھتانا، ہائے وائے پکارنا۔ سب باتیں بے سود ہوں گی۔ خاک فائدہ نہ ہوگا۔

یہ باتیں اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرما رہا ہے۔ کہ انسان دنیا کی زندگی میں وقت کو غنیمت جان کر اعمال صالح کا ذخیرہ کرلے، اور اسی زندگی میں جان لے۔ بلکہ یقین کرلے۔ کہ آخرت میں کفِ افسوس ملنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسی زندگی میں جو کچھ کرنا ہے۔ کرلے۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَّلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ۔

"پس اس روز نہیں عذاب کرے گا اس کے عذاب کے مثل کوئی اور نہیں جکڑے گا۔ اس کے مانند جکڑنا کوئی"

اللہ کا عذاب اور اس کی گرفت

یعنی قیامت کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی مانند کوئی عذاب نہیں کر سکتا اور نہ اس جیسی کسی کی پکڑ دھکڑ ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی مثل اور اس کی قید و بند، اور پکڑ دھکڑ کا جواب ہی نہیں ہے۔ اسکے غضب کے آگے کوئی دم نہیں مارے گا۔ جو عذاب اور بندش کہ اللہ کی قدرت میں ہے۔ وہ کسی کے امکان میں نہیں ہے۔ وہ ایسی گرفت، پکڑ، بندش اور عذاب کرے گا۔ جو دنیا میں کبھی کسی نے دیکھا ہی نہیں۔ اور نہ کسی

EmaanLibrary.com

کے وہم وقیاس میں آسکتا ہے۔ اور نہ ہی یہاں ممکن ہے۔

اے اللہ! ہم کو روز محشر کی سختیوں، اور اپنی گرفتوں اور عذابوں سے اپنی پناہ میں رکھنا۔ اور دنیا میں ہمیں ایسے نیک اعمال کی توفیق دے جو قیامت کے دن تیرے عذابوں اور سزاؤں سے بچاؤ کا ذریعہ بن سکیں

آمین!

اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں اور آسمان کو ہاتھ میں لپیٹ لیگا

ارشاد خداوندی ہے ــــــ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (پ۲۴ ع ۴)

"ان لوگوں نے جیسی، عظمت اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہیئے تھی نہیں کی۔ (وہ اتنی عظمت والی ذات ہے کہ) ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی۔ اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک و برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک ٹھیرائیں"

مشرکوں، کافروں، ملحدوں، اور بے دینوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر و عظمت جانی ہی نہیں۔ اس لئے وہ اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھیرانے لگے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر عزت والا، شان والا، جلال و عظمت والا، بادشاہی والا کوئی نہیں ہے۔ نہ اللہ کا کفو ہے، نہ ہمسر، نہ برابری کرنے والا، نہ کوئی اس کی ذات میں شریک ہے، نہ صفات میں۔

EmaanLibrary.com

جو شخص اللہ کو ذات و صفات میں وحدہٗ لا شریک لہٗ مانتا ہے، اس کی قدرت، طاقت، اختیار، تصرف - قولی، بدنی اور مالی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اور اس کے احکام کی خلوص سے پیروی کرتا ہے ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی قدر کرتا ہے۔ اور جو شرک، بدعت کے عقائد و اعمال رکھتا۔ اور احکام خداوندی، اور فرائض الٰہی سے سراسر تغافل برتتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کرتا۔

عظمت اور جلال والی ذات

صحیح بخاری میں ہے۔ کہ یہودیوں کا ایک بہت بڑا عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ ہم یہ (اپنی کتاب میں) لکھا پاتے ہیں۔ کہ اللہ عزوجلّ ساتویں آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا۔ اور سب زمینوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا۔ اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا۔ اور پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر، اور باقی تمام مخلوق کو ایک انگلی پر رکھ لے گا۔ پھر فرمائے گا۔ کہ میں ہی سب کا مالک اور سچا بادشاہ ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کی بات کی سچائی پر ہنس دیئے۔ یہاں تک کہ آپ کے مسوڑھے مبارک ظاہر ہو گئے۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت فرمائی۔ (یعنی مذکورہ آیت وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ)۔

صحیح بخاری میں ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو قبض کرے گا — اور آسمانوں کو اپنی داہنی مٹھی میں لے لیگا۔ پھر فرمائے گا۔ میں ہوں بادشاہ، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟

صحیح مسلم میں ہے۔ کہ زمینیں اس کی ایک انگلی میں ہونگی، اور آسمان

EmaanLibrary.com

اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے۔ پھر فرمائے گا۔ میں ہی ہوں بادشاہ۔

مسند احمد میں ہے۔ کہ حضورؐ نے ایک دن منبر پر اس آیت (مذکورہ آیت) کی تلاوت کی۔ اور آپ اپنا ہاتھ ہلاتے جاتے تھے۔ آگے پیچھے لا رہے تھے۔ اور فرماتے جاتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی آپ بیان فرمائے گا۔ کہ میں جبّار ہوں۔ میں متکبر ہوں۔ میں مالک ہوں۔ میں باعزت ہوں۔ میں کریم ہوں۔ حضورؐ اس بیان کے وقت اتنا ہل رہے تھے۔ کہ ہمیں ڈر لگنے لگا۔ کہ کہیں منبر سمیت آپ کے، گر نہ پڑے۔

معجم کبیر طبرانی میں ہے۔ کہ حضورؐ نے اپنے صحابہ کی ایک جماعت سے فرمایا۔ میں آج تمہیں سورہ زمر کی آخری آیتیں سناؤں گا۔ جسے ان سے رونا آگیا وہ جنتی ہو گیا۔ پھر آپ نے آخر سورۃ تک کی وہ آیتیں تلاوت کیں۔ بعض روئے۔ اور بعض کو رونا نہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا میں پھر پڑھوں گا۔ جسے رونا نہ آئے۔ وہ رونی شکل بنا کر بہ تکلف روئے۔"

وہ آیتیں یہ ہیں۔ ان کو پڑھیں۔ اور آخرت میں پیش آنے والے حالات پر غور کریں۔ اور لرزیں :-

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ
وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ
كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ قِيلَ ادْخُلُوٓا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ
خَالِدِينَ فِيهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ وَسِيقَ الَّذِينَ
اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ
أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا
خَالِدِينَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا
الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ أَجْرُ
الْعَامِلِينَ ۝ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (پ۲۴ ع ۵)۔

(۱) ۔ اور لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی۔ جیسا کہ اس کی قدر کرنی چاہیئے تھی۔ اور (وہ ایسی قدرت والا ہے کہ) سب زمین قیامت کے روز اس کی ایک مٹھی میں ہوگی۔ اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک اور بلند ہے ان کے شرک کرنے سے!

(۲) ۔ اور صور پھونکا جائے گا۔ پھر آسمانوں اور زمین کے رہنے والے بے ہوش ہو جائیں گے۔ مگر جس کو اللہ چاہے گا پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔ پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے!

EmaanLibrary.com

(۳)۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ اور عمل نامے (لاکر) رکھے جائیں گے۔ اور نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا۔ اور لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ ہوگا۔ اور ان پر (کچھ بھی) ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور ہر شخص کو جو اس نے کیا تھا۔ پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور وہ خوب جانتا ہے۔ جو کچھ وہ کرتے تھے۔

(۴)۔ اور کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہانکے جائینگے یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے۔ تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور وہاں کے نگہبان ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے۔ جو تم پر تمہارے ربّ کی آیتیں پڑھتے تھے۔ اور تمہیں اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے، یہ جواب دیں گے۔ ہاں درست ہے۔ لیکن عذاب کا حکم کافروں پر (ازل ہیں) ہو چکا تھا۔ (پھر ان سے) کہا جائے گا۔ کہ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ جہاں تم نے سدا رہنا ہے۔ پھر کیا بُری جگہ ہے غرور کرنے والوں کی!

(۵)۔ اور جو لوگ اپنے ربّ سے ڈرا کرتے تھے۔ ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس آجائیں گے۔ اور دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے۔ تم پر سلام ہو۔ تم اچھے لوگ ہو۔ چلو اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ!

EmdadLibrary.com

(۶) — یہ کہیں گے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا۔ کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں۔ پھر کیا خوب بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔
(۷) — اور (اے رسول!) آپ فرشتوں کو عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے دیکھیں گے۔ اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے ہونگے اور (اس دن) ان میں انصاف سے فیصلہ ہوگا۔ اور کہا جائیگا کہ ساری خوبی اللہ ہی کے لئے ہے۔ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

میدانِ محشر کا نقشہ

اللہ تعالیٰ اپنی عظمت اور جلالِ کبریائی ظاہر فرماتا ہے۔ کہ قیامت کے روز تمام زمین اس کے قبضۂ قدرت میں ہوگی۔ اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ (زمین کا مٹھی میں لینا اور آسمانوں کا دائیں ہاتھ میں لپیٹنا جس طرح اس کی شان کے لائق ہے۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ کنہہ اور کیفیت کے درپے نہیں ہوتے)۔ اور اللہ فرمائے گا۔ کہاں ہیں جبار متکبّر؟ کدھر گئے زمین کے بادشاہ — آخر اپنے سوال کا جواب آپ ہی دے گا۔ آج اللہ واحد القہار کی بادشاہی ہے۔ میں ہوں بادشاہ! الحاصل اس روز اللہ اپنی قدرت کا اظہار فرمائے گا۔ زمین۔ آسمان، سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، دریا، سمندر، سربفلک عمارتیں، محلات، سب کچھ نیست و نابود ہو جائے گا۔ کوئی جاندار زندہ نہ رہے گا۔ تمام فرشتے بھی موت کی آغوش میں چلے جائیں گے۔

پھر چالیس کے بعد دوسرا نفخہ ہوگا۔ بخاری شریف میں ہے کہ دونوں

EmaanLibrary.com

نفخوں کے درمیان چالیس ہوں گے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا گیا۔ دونوں نفخوں کے درمیان چالیس دن ہونگے۔ فرمایا! میں جواب سے انکار کرتا ہوں۔ پھر پوچھا گیا۔ کیا چالیس سال ہوں گے۔ فرمایا! میں اس کا جواب بھی نہیں دیتا۔ پھر سوال ہُوا۔ کیا چالیس مہینے ہوں گے، فرمایا۔ میں اس کا جواب بھی نہیں دوں گا۔ (یعنی حضورؐ کی زبان سے چالیس سنا تھا۔ چالیس ہی کہوں گا۔ اللہ بہتر جانے۔ چالیس دن ہیں یا چالیس ماہ۔ یا چالیس سال ہیں)۔ پھر فرمایا۔ انسان کی سب چیز گل سڑ جائے گی۔ مگر ایک ہڈی جس کا نام عجُب الذنَب ہے۔ اسی ہڈی سے انسان کا بدن قیامت کے دن ترکیب پائے گا۔

خلقت کا میدان محشر میں جمع ہونا

پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل کو زندہ کرکے فرمائے گا۔ کہ صور پھونکو!۔ اب جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔ فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ۔ تو ایک دم سب خلقت زندہ ہو کر کھڑی ہو جائے گی۔ اور نظریں دوڑانے لگے گی۔ یعنی سب لوگ قیامت کے دلدوز حالات دیکھنے لگیں گے۔ اور فیصلہ کا انتظار کریں گے۔ ایک اور جگہ اللہ نے فرمایا۔ اِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ (پ۳۰ ع۳)۔ سوائے اس کے نہیں۔ کہ (نفخہ ثانیہ) ایک سخت آواز ہوگی۔ جس سے سب لوگ فوراً ہی ایک میدان میں جمع ہو جائیں گے۔ اللہ رب العزت، ایک اور جگہ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝ (پ۲۱ ع۶)

Emaamlibrary.com

"اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ زمین اور آسمان اس کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جب وہ تمہیں زمین میں سے پکار کر بلائیگا تو تم سب ناگہاں نکل پڑو گے۔"

حشر میں سورج قریب آجائے گا

حضرت مقداد بن اسود رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ قَالَ سُلَيْمُ ابْنُ عَامِرٍ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِىْ مَا يَعْنِىْ بِالْمِيْلِ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَوِ الْمِيْلِ الَّذِىْ يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِى الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يُّلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلٰى فِيْهِ ۝ (صحیح مسلم)

"قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک میل تک آجائے گا۔ راوی حدیث سلیم بن عامرؓ نے کہا۔ قسم خدا کی میں نہیں جانتا۔ کہ میل سے کیا مراد ہے۔ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے۔ یا مراد سلائی ہے۔ جس سے سرمہ لگاتے ہیں۔ (تو اس وقت عرصہ محشر میں) لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوا ہوگا۔ کوئی گھٹنوں تک۔ کوئی آزار باندھنے کی

EmaanLibrary.com

جگہ تک ۔کسی کو پسینہ کی لگام ہوگی ۔ اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف ۔ یعنی منہ تک پسینہ ہوگا "

حشر میں ہر کوئی پسینہ میں ڈوبا ہوگا

عرصۂ محشر میں آفتاب نزدیک آجائے گا ۔ اور زمین سفید مائل بسرخی ہوگی ۔ مانند چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے ۔ اور ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے موافق غریقِ عرق ہوگا ۔ کوئی ٹخنوں تک ، کوئی گھٹنوں تک ، کوئی مقامِ ازار تک ، اور کوئی منہ تک پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا ۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ۔ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

"جس دن لوگ کھڑے ہوں گے پروردگار عالم کے سامنے "

قَالَ حَتّٰی یَقُوْمَ اَحَدُھُمْ فِیْ رَشْحِہٖ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ ۔

"حضورؐ نے فرمایا ۔ بعض لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے کھڑے ہونگے ۔ جو دونوں کانوں کے نصف تک ہوگا "

غرض ۔ میدان محشر میں بڑا دردناک وقت ہوگا ۔ آفتاب سر پر ۔ زمین سفید مائل بہ سرخی ۔ عرق ندامت میں غرق ۔ خلقت اللہ کے حضور پیش ہوگی ۔

حشر میں خلقت ننگے بدن ننگے پاؤں ہوگی

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے ۔ کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ۔ آپ فرماتے تھے :۔

یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ جَمِیْعًا یَنْظُرُ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ قَالَ یَا عَائِشَۃُ

EmaanLibrary.com

اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یَّنْظُرَ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ ۔ (صحیح مسلم)

"فرمایا رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے روز، لوگ حشر کئے جائیں گے۔ ننگے پاؤں۔ ننگے بدن۔ بن ختنہ کئے ہوئے۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! مرد اور عورتیں ایک ساتھ ہوں گے۔ تو ایک۔ دوسرے۔ کو دیکھے گا۔ (یعنی بڑی شرم آئے گی) آپ نے فرمایا۔ اے عائشہؓ! مصیبت ایسی سخت ہوگی۔ کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھے گا۔" یعنی اپنے اپنے غم میں مستغرق ہوں گے۔

بڑا دہشت ناک وقت ہوگا

اللہ حشر کی سختیاں آسان کرے۔ اور اپنے فضل سے بیڑے پار کرے، بڑا نازک اور دہشت ناک وقت ہوگا۔ کہ ساری خلقت پا پیادہ۔ ننگے پاؤں، ننگے بدن، عورت اور مرد سب کے سب اکٹھے۔ اللہ واحد القہار کے سامنے اپنی اپنی زندگی کے اعمال کا حساب دینے کے لئے پیش ہوں گے، حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا پر اللہ کی رحمتوں کی برکھا برسے۔ حضورؐ سے دریافت کرتی ہیں۔ کہ اے اللہ کے رسولؐ! جب سب عورتیں اور مرد میدان محشر میں ننگے۔ ایک ساتھ ہوں گے۔ تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے.....!!! یعنی سخت شرم آئے گی۔ اس پر رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ!

اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یَّنْظُرَ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ۔

"مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی کسی کو نہیں دیکھے گا"

یعنی ہر کسی کے ہوش اُڑے ہوں گے۔ عرقِ ندامت میں کوئی ٹخنوں

EmaanLibrary.com

تک ۔ کوئی گھٹنوں تک ۔ کوئی مقام ازار تک ۔ کوئی منہ تک ، اور کوئی کانوں تک ڈوبا ہوا ہوگا ۔ کسی کو غم اور اندوہ کے دھندکارے میں کچھ ہوش نہ ہوگا ۔ کہ اس کے دائیں کون ہے ۔ اور بائیں کون ۔ محشر کی گھڑی بڑی سخت ہوگی ؎

ع — آبگینے مری آنکھوں کے چھلک اٹھے ہیں —

قرآن مجید میں بھی آیا ہے :۔

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۝ وَ اُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ۝ (پ ۳۰ ع ۵)

"اس دن (ایسی ایسی نفسا نفسی پڑے گی کہ، آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ ، اور اپنی جورو ، اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا ۔ ان میں سے ہر شخص کو اس دن (اپنا ہی) ایسا مشغلہ ہوگا ۔ جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا"

الحاصل قیامت کے روز ہر شخص اپنے اپنے حال میں گرفتار ہوگا اپنی اپنی جان کے لالے پڑے ہوں گے ۔

ایک اور جگہ قرآن میں آتا ہے :۔

وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَی الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ ۝ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّ لَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ ۝ (پ ۲۴ ع ۷)

"اور ڈرا ان کو اس روز (قیامت کی ہولناکیوں) سے جو (سر پر) چلا آرہا ہے ۔ جب کہ کلیجے منہ کو آجائیں گے ۔ (اور غم سے) گھٹ گھٹ جائیں گے ۔ (اس روز) ظالموں کا نہ تو کوئی

EmamiLibrary.com

دوست ہوگا۔ اور نہ کوئی سفارشی، جس کی بات مانی جائے۔"

محشر کے روز حضرت ابراہیمؑ کے باپ کا حال

حضرت ابوہریرہؓ سے صحیح بخاری میں روایت ہے۔ انہوں نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے باپ آزر سے ملاقات کریں گے۔ درحالیکہ آزر کے چہرے پر سیاہی ہوگی۔ اور غبار ہوگا۔ (یعنی اس کی بُری حالت ہوگی)، حضرت ابراہیم علیہ السّلام اس کو کہیں گے۔ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِیْ۔ کیا نہیں کہا تھا۔ میں نے تجھ کو۔ کہ نافرمانی نہ کر میری؟ (کیونکہ میری تبلیغ وحی الٰہی پر مبنی تھی)، حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا باپ ان کو کہے گا۔ اَلْیَوْمَ لَا اَعْصِیْكَ۔ آج کے دن تیری نافرمانی نہیں کروں گا (میری شفاعت کرکے مجھے بچا لے)۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کہیں گے۔ یَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِیْ اَنْ لَّا تُخْزِیَنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ۔ "اے میرے پروردگار! تحقیق تو نے وعدہ کیا تھا مجھ سے کہ نہ رسوا کرے گا مجھ کو اس دن کہ اٹھائے جائیں گے لوگ۔" (یعنی تو نے وعدہ کیا تھا۔ کہ اے ابراہیم۔ قیامت کے روز تجھ کو رسوا نہ کرونگا) فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِیِ الْاَبْعَدِ۔ پس کون سی رسوائی سخت تر، اور زیادہ تر ہوگی میرے باپ کی رسوائی سے کہ بہت دور ہے (باپ میرا) اللہ کی رحمت سے؟۔ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ پھر کہے گا اللہ تعالیٰ (ابراہیم! سنو!)۔ تحقیق میں نے حرام کی بہشت کافروں پر۔ (اس لئے تیری درخواست قبول نہیں کی جاتی)، ثُمَّ یُقَالُ لِاِبْرٰهِیْمَ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَیْكَ۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے کہا جائیگا۔

EmaanLibrary.com

دیکھ کیا چیز ہے تیرے پاؤں کے نیچے !

فَیَنْظُرُ فَاِذَاھُوَ بِذَبْحٍ مُتَلَطِّخٍ - پس دیکھیں گے حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے پاؤں کے نیچے - پس ناگہاں آزر ہوگا کفتار (بجوّ) آلودہ مٹی و گوبر -

(یعنی آزر بجوّ کی شکل میں مٹی اور گوبر میں آلودہ نظر آئے گا - اس کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہو جائے گی) فَیُؤْخَذُ بِقَوَائِمِہٖ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ - پھر پکڑے جائیں گے پاؤں اس کے ، اور ڈالا جائے گا دوزخ کی آگ میں "

اللہ کے قانون اور اس کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا -

اللہ کے قانون اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی بات درخورِ اعتنا نہیں ہو سکتی - قرآن مجید میں اللہ نے صاف فرما دیا ہے :-

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ -

"تحقیق اللہ تعالیٰ (اس جرم کو) کبھی نہیں بخشے گا - کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک گردانا جائے - ہاں اس کے سوا جو گناہ جس کو چاہے معاف کر دے " (پ ۵ ع ۴)

معلوم ہوا - شرک کا گناہ قانون خداوندی میں ناقابل معافی ہے، اس کے لئے سفارش کی بھی کسی نبی ، رسول ، کو اجازت نہ ہو گی - یہاں تک کہ اگر مشرک مرجائے - تو اس کا جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں - کیونکہ جنازہ میں مغفرت کی دعائیں مانگی جاتی ہیں - ارشاد خداوندی ہے :-

مَاکَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَ لَوْ

EmaanLibrary.com

كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ (پ۱۱ ع۳) ۔ "پیغمبرؐ کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں ۔ اگرچہ وہ رشتہ دار ہی (کیوں نہ) ہوں ۔ بعد ظاہر ہو جانے کے ان پر کہ، یہ لوگ دوزخی ہیں ۔"

اسی طرح کافروں کے لئے قرآن میں آگیا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۔ "بے شک اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزوں کو (یعنی جنت کا کھانا اور پینا) کافروں پر حرام کر دیا ہے ۔"

کافر اور مشرک کی شفاعت نہ ہو گی

پس کافر اور مشرک دونوں کی شفاعت نہ ہو سکے گی، اجازت ہی نہ ہو گی ۔ تو کون شفاعت کی ہامی بھرے گا ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام صرف اتنا عرض کریں گے ۔ کہ اے اللہ! ۔ میرا باپ آزر آج میدانِ حشر میں بڑا ذلیل و خوار ہے ۔ اور تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے ۔ کہ ابراہیم! میں تجھے رسوا نہ کروں گا ۔ اے میرے ربّ! میری اس سے بڑھ کر اور کیا رسوائی ہو سکتی ہے ۔ کہ میرا باپ عرصۂ محشر میں سیاہ رُو ہے ۔ ذلیل و خوار ہے ۔ اس پر اللہ فرمائے گا ۔ ابراہیم! اپنے پاؤں کے نیچے دیکھو ۔ جب وہ دیکھیں گے ۔ تو اپنے باپ کو پہلی حالت سے بدتر حالت میں پائیں گے ۔ یعنی ان کی شکل انسانی نہ رہے گی ۔ وہ بجّو کی شکل میں کر دیا جائے گا ۔ اور فرشتے اس کو پاؤں سے پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیں گے ۔

جب اللہ ہی نہ چاہے! تو اور کون چاہے؟؟ جس کو اللہ نہ چھوڑے! اس کو کون چھڑائے؟؟

EmaanLibrary.com

اہل بدعت کا بُرا حال ہوگا

اسی طرح بدعتیوں کی بھی قیامت کے روز کوئی سفارش نہ ہو سکے گی۔ ان کا بھی بہت بُرا حال ہوگا۔

بدعت کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکمل دین اور کامل شریعت کے اندر خود گھڑ کر مسئلے جاری کرنا۔ اپنی مرضی سے نیک[1] کام تجویز کرنا۔ بدعت کی تعریف رحمت عالمؐ اس طرح کرتے ہیں۔ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ــ "جس نے نیا کام (مسئلہ مسائل نیک کام) نکالا ہمارے امر (دین) میں۔ جو دین میں نہیں ہے۔ پس وہ مردود ہے۔ (مشکوٰۃ)

نیز فرمایا کُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ۔ ہر نیا کام (دین کے اندر) بدعت ہے۔

اہل بدعت آبِ کوثر سے محروم رہیں گے

صحیح مسلم میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز حوض کوثر پر ہوں گے۔ اور اپنی امت کے لوگوں کو پانی پلائیں گے جو شخص آپ کے ہاتھوں کوثر کا پانی پیئے گا۔ اس کو بہشت میں جانے تک پیاس نہ لگے گی۔ اسی اثنار میں آپ کے پاس کچھ لوگ آئیں گے۔ تو حضورؐ

---

[1] یاد رہے کہ نیک کام صرف وہی ہے۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا یا کرنے کو کہا اس کے علاوہ کوئی نیک کام نہیں ہے، اور نہ ہو سکتا ہے، جو کوئی اپنی طرف سے دین میں نیا کام نکالے اور اسے کار ثواب کہے وہی بدعت ہے۔ مثلاً قبروں پر عرس کرنا۔ اور اسکی حاضری کو ثواب دارین کہنا۔ یہ یقیناً بدعت ہے۔ کیونکہ یہ حضورؐ کے قول یا فعل میں نہیں ہے نہ ہی آپ کی قبر اطہر پر عرس ہوا۔ نہ صحابہؓ نے کیا۔ بلکہ حضورؐ نے منع فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ عِیْدًا۔ اے اللہ میری قبر پر میلا نہ لگے۔ اسی طرح وہ تمام نئے کام بدعت جانیں، جو لوگوں نے کار ثواب کہہ کر دین میں جاری کر رکھے ہیں۔

EmaanLibrary.com

کے اور ان کے درمیان رکاوٹ آجائے گی۔ حضورؐ اللہ سے پوچھیں گے۔ کہ یہ لوگ کیوں روکے گئے ہیں۔ اللہ فرمائے گا۔ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ۔ تو نہیں جانتا ان لوگوں نے تیرے بعد کیا کیا نئے کام دین میں جاری کئے تھے۔ (یعنی یہ بدعتی ہیں) پھر حضورؐ فرمائیں گے۔ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَیَّرَ بَعْدِیْ۔ لعنت تم پر۔ دور ہو جاؤ۔ میرے بعد دین میں تغیر کرنے والو!

معلوم ہُوا۔ کہ دین میں نئے کام نکالنے والے۔ اہل بدعت بھی حضورؐ کی شفاعت سے محروم رہیں گے۔ اور نہ ہی حضورؐ کے ہاتھوں آبِ کوثر پئیں گے۔ کہ اللہ ان کو روک دے گا۔

مال و جاہ اور فخر بھی قیامت کو بیکار ہے

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یَاْتِی الرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ۝ (بخاری مسلم) ”البتہ آئے گا ایک شخص بڑا (مال و جاہ میں اور) فربہ دن قیامت کے۔ نہیں ہوگا وہ (قدر و قیمت میں) برابر پرِ پشہ کے نزدیک اللہ کے۔ اور فرمایا حضورؐ نے پڑھو تم (دنیا کے تفاخر کا حال جاننے کے لئے یہ آیت) فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا۔ پس نہیں رکھیں گے ہم کافروں کے لئے قیامت کے دن وان کے نیک اعمال کا، کچھ قدر و اعتبار۔“

یعنی وہ لوگ جو دنیا ہی کے طالب ہیں۔ دنیاوی مال و جاہ،

EmaanLibrary.com

مراتب اور مناصب پاکر بڑے بنے ہوئے ہیں۔ چرب اور مرغن غذائیں، کھا کھا کر خوب پلے ہوئے موٹے تازے ہیں۔ امیر کبیر رئیس۔ اور چوہدری ہیں۔ بڑی کرّوفر اور آن بان رکھتے ہیں۔ اگر ان کا الیکشن آتا ہے، تو صبح سے لے کر شام تک دیگیں پک رہی ہیں۔ لوگوں کو پلاؤ کھلا رہے ہیں۔ اپنی واہ واہ پر ہزاروں روپیہ روز لٹا رہے ہیں۔ باغ ہیں۔ باغیچے ہیں۔ کوٹھیاں، بنگلے۔ ایرکنڈیشنڈ کمرے۔ مربعے۔ زمینیں۔ ٹیوب ویل۔ کاریں۔ سکوٹر۔ نوکر چاکر۔ غرض دنیا کا بڑا جاہ و جلال رکھتے ہیں۔ لیکن آخرت کو بھلائے ہوئے۔ پورے خدا فراموش ہیں۔ دنیا کا کوئی کام نہیں چھوڑا۔ اور آخرت کا کوئی کام نہیں کیا۔ دنیا میں بڑا نام پاکر جب ایسا شخص موت کی آغوش میں چلا جائے گا۔ اور اگلے جہان میں اللہ کے سامنے پیش ہوگا۔ تو مذکورہ حدیث کی رو سے۔ اَلرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ۔ یہ مرد عظیم و سمین قیامت کے دن اللہ کے نزدیک پرِ پشّہ کے برابر بھی قدر نہ پائیگا۔

یہ آئی کونسی منزل نہ ساحل ہے نہ دریا ہے
شناور بحرِ غم کا اب کہاں ڈوبے کہاں نکلے

اللہ تعالےٰ کو نہ بھولو

مسلمان بھائیو! یاد رکھو! اس چند روزہ دنیا میں کچھ آخرت کا سامان بھی ضرور کرلو۔ یہاں خوب محنت کرو۔ کماؤ۔ کھاؤ اور کھلاؤ۔ مال دار بن کر راہِ خدا میں خلوص سے خرچ کرو۔ لیکن دنیا کے ساتھ ساتھ اپنے اللہ۔ مولا کو ہرگز نہ بھولو، اس کے احکام کی پیروی کرو۔ اس کے فرائض کی ذمہ داریوں سے اسی زندگی میں عہدہ برآ ہونے کی جان توڑ کوشش کرو۔ اور جب مرو، تو

EmaanLibrary.com

اپنے اللہ کو راضی کرکے مرو۔ تاکہ قیامت کے دن اس کے سامنے قدر و منزلت پاؤ۔ تو بس اس دنیائے فانی میں اللہ سے لو لگاؤ لو۔ ؎

جمالِ جاناں میں اُف یہ لذّت کہ بار ہے جنبش نظر بھی!
جلالِ جاناں کی اُف یہ ہیبت مجال چشم زدن نہیں ہے

جن لوگوں کے اعمال کا کچھ وزن نہ ہوگا۔

متذکرۃ الصدر حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے ایک دنیا دار عظیم و سمین آدمی کا ذکر کیا ہے۔ جس کی قدر قیامت کے دن اللہ کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر نہ ہوگی۔ پھر آپ نے فرمایا پڑھو یہ آیت۔ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔ ہم ایسے لوگوں (کے اعمال کے) لئے کچھ وزن نہ رکھیں گے۔ یعنی ان کے اعمال کی کچھ قدر و وقعت نہ ہوگی۔

اب اس بات پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کون سے نیک اعمال ہیں جن کا قیامت کے دن کچھ وزن نہ ہوگا۔ اللہ ان کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔ آیئے ہم آپ کو بتائیں۔

نزولِ قرآن کے دوران میں مکہ کے اندر رحمت عالمؐ کی برادری کے لوگ موجود تھے۔ یہی مشرکینِ مکہ کہلاتے تھے۔ ابو جہل اور اس کے سب ساتھی حضورؐ ہی کے خون کے رشتے تھے۔ یہ لوگ بیت اللہ کی تعمیر کرتے تھے۔ چنانچہ نبوت سے قبل بیت اللہ کی تعمیر ان قریش ہی نے کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے حضورؐ سے عرض کیا۔ کہ میں بیت اللہ کے اندر جاکر نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ عائشہؓ! تیری قوم قریش نے جب بیت اللہ کی تعمیر کی۔ تو ان کے پاس خرچ نہ رہا۔ اس لئے تھوڑی جگہ انہوں نے

EmaanLibrary.com

چھوڑ دی تھی جس کو حطیم کہتے ہیں۔ یہ بھی بیت اللہ ہی کا حصہ ہے۔ تم یہاں نماز پڑھ لو حطیم میں نماز پڑھنا اور بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا ایک ہی بات ہے۔ یہ ذکر ہم نے یہاں اس لئے کیا ہے۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے۔ کہ مشرکین مکہ بیت اللہ کی تعمیر بھی کرتے تھے۔ حجر اسود کونے میں نصب کرتے مسجد الحرام کو آباد کرتے۔ اور روشنی وغیرہ کا انتظام بھی رکھتے تھے۔ آپ زمزم کا پانی بھی کثرت سے پیتے، اور لوگوں کو پلاتے تھے۔ بیت اللہ کا طواف، اور صفا مروہ کی سعی بھی کرتے تھے۔ عرفات میں جاکر حج کرتے، اور منیٰ میں آکر قربانیاں بھی دیتے تھے۔ بتائیے یہ کتنے بڑے نیک کام ہیں۔ مسجد الحرام میں ایک نماز پڑھنا لاکھ نماز کا ثواب رکھتا ہے۔ ایسے ہی وہاں ہر نیکی لاکھ گنا زیادہ اجر کا موجب ہے۔ اب اُن کے اِن نیک کاموں کے بارے میں فیصلہ خداوندی سُن لیں :-

اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ۖ ط (پ ۱۳ ع ۱۵)

"اعمال ان کے گویا راکھ (کا ڈھیر) ہیں۔ کہ آندھی کے دن اس کو ہوا لے اڑی۔ (اسی طرح) جو (نیک اعمال) یہ لوگ (دنیا میں) کر گئے۔ ان میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آئے گا۔"

مشرکوں کا اللہ پر ایمان

حالانکہ یہ مشرکین مکہ اللہ کو مانتے تھے۔ زمین آسمان۔ سورج۔ چاند۔ ستاروں کا خالق اس کو تسلیم کرتے تھے۔ قرآن میں ہے :-

قُلْ لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔ "(اے پیغمبرؐ! ان سے) کہو (یہ) زمین اور جو کچھ اس میں ہے (یہ سب کچھ)

کس کا ہے؟ اگر تم جانتے ہو۔"

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰہِ۔ وہ فوراً (یہی) جواب دیں گے کہ اللہ کا ہے!

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

"اے پیغمبرؐ! ان سے، کہو۔ کہ ساتوں آسمانوں کا مالک اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰہِ۔ وہ فوراً (یہی) جواب دیں گے۔ کہ اللہ ہی ہے!

قُلْ مَنْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ۔

"اے پیغمبرؐ! ان سے، کہو۔ کہ کون (ایسا قادر مطلق) ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے۔ اور وہ (جس کو چاہتا ہے) پناہ دیتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰہِ۔ وہ فوراً (یہی) جواب دیں گے۔ کہ (یہ سب صفتیں) اللہ ہی کی ہیں۔"

(یہ آیات پ ۱۸ ع ۵ میں ہیں)

آپ نے غور فرمایا۔ کہ مشرکین مکہ صاف اقرار کرتے ہیں۔ کہ تمام دنیا و ما فیہا کا اللہ ہی مالک ہے۔ ساتوں آسمانوں (نیز سورج۔ چاند۔ ستاروں۔ برجوں) کا اور عرشِ عظیم کا مالک بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اللہ ہی وہ قادر مطلق ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے یعنی وہ مختار کل ہے۔ اور صرف وہی جس کو چاہے پناہ دیتا ہے۔ یعنی ہر کسی کے پکڑے کو چھڑا سکتا ہے۔ اور صرف وہی ذاتِ برحق یہ صفت رکھتی ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے

EmaanLibrary.com

سکتا۔ یعنی اس کے پکڑے کو کوئی چھڑا نہیں سکتا۔ یہ عقیدہ تھا اللہ کے متعلق مشرکین مکہ کا۔ کہ ان تمام صفات کا مالک و مختار وہ اسی ذات لایزال کو مانتے تھے۔

مشرکوں کا اللہ سے دُعا مانگنا

دیکھئے مشرکین مکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اللہ سے دعا مانگتے ہیں:۔

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (پ۹ ع ۱۸)۔

"اور جب کافروں نے دعائیں مانگیں۔ کہ یا اللہ! اگر یہ (دینِ اسلام) یہی (دین) حق ہے۔ (اور) تیری طرف سے (اترا ہے) تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔ یا ہم پر (کوئی اور) دردناک عذاب نازل کر۔"

مشرکوں کے اعمال راکھ کا ڈھیر ہیں

غور کیا آپ نے۔ کہ مشرکین مکہ یا اللہ کہہ کر اس سے دعا مانگ رہے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ بدبخت کیا دعا مانگ رہے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ کس سے مانگ رہے ہیں۔ کس کو پکار رہے ہیں۔ کیا الفاظ کہہ رہے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ۔ کہہ کر دعا کر رہے ہیں۔ آپ کی اکثر دعائیں اَللّٰهُمَّ سے شروع ہوتی ہیں۔ یعنی آپ بھی کہتے ہیں۔ اے اللہ ہمارے!۔ اور ابوجہل وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ اے اللہ ہمارے!۔ تو مشرکین مکہ اللہ کی ہستی کے قائل ہیں۔ اس کو قادر مطلق، مالک، مختار، زمینوں آسمانوں کا رب، اور ربِّ عرشِ عظیم تسلیم کرتے ہیں۔ بارش اتارنے والا۔ غلہ اگانے والا۔ رزّاق

EmdadLibrary.com

ذو القوۃ المتین جانتے ہیں۔ ایسا عقیدہ رکھنے والے۔ کعبۃ اللہ کو بسانے والے۔ مسجد الحرام کو آباد کرنے والے، زمزم پینے پلانے والے، عمرے اور حج کرنے والے۔ صدقات و خیرات بانٹنے والے۔ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ۔ ان سب کے تمام نیک اعمال راکھ (کا ڈھیر) ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔ ہم ان لوگوں کے اعمال کا قیامت کو کچھ وزن نہیں رکھیں گے۔ ان کے عملوں کی کچھ قیمت اور قدر نہ ہوگی۔ سب رائگاں جائیں گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ کو ماننے اور اسے قادر مطلق جاننے کے باوجود شرک کرتے تھے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو کہتے تھے۔ کہ بولو! ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ۔ کہ نہیں ہے کوئی اِلٰہ مگر اللہ۔ وہ کہتے۔ ہم لَآ اِلٰہ نہیں کہیں گے۔ بلکہ اللہ ہی اللہ کہیں گے۔ کیونکہ اللہ کے سوا اس کے بنائے ہوئے اور اِلٰہ بھی ہیں۔ جو مصیبتوں اور پریشانیوں میں ہماری اللہ کے پاس سفارش کرتے ہیں۔ اور ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیتے ہیں۔ اے مُحَمَّدؐ! ہم سے اللہ ہزار بار کہلوا لے۔ لیکن لَآ اِلٰہَ نہیں کہیں گے۔ یعنی یہ نہیں کہیں گے۔ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے سوا اس کے مقرر کئے ہوئے اس کے شرکاء لات، منات، ہبل، ود، یعوق، سواع، نسر، وغیرہ ضرور ضرور ہیں۔ بس یہ شرکیہ عقیدہ ہی ان کو لے ڈوبا۔ اس شرک کے باعث ان کے اعمال بے وزن ہو گئے۔ اور وہ جہنم کا ایندھن بن گئے۔

انہوں نے رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول صرف اس لئے نہ مانا۔ کہ رسول رحمتؐ ان کو کہتے تھے۔ کہ کہو لَآ اِلٰہَ۔ کہ اللہ کے سوا

EmaanLibrary.com

کوئی معبود نہیں۔ پر وہ غیر اللہ کی نفی نہ کرتے تھے۔ انہوں نے قرآن کو بھی کلام اللہ اس لئے نہ مانا۔ کہ قرآن نے برملا کہا۔ هُوَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط ۔ معبود برحق صرف وہ اللہ ہی ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے "

مسلمان بھائیوں کیلئے لمحہ فکریہ

مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ انہوں نے قیامت کے روز اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اور اپنے اعمال خیر کا اجر لینا ہے۔ ہم ان کی خدمت میں، بڑے خلوص اور بڑی خیر خواہی سے عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ یہ نہ سمجھیں، کہ شرک کی تردید میں جو آیتیں ہیں۔ وہ صرف مشرکین مکہ کے لئے ہی ہیں۔ ہمارے لئے نہیں ہو سکتیں۔ یاد رہے۔ کہ غیر اللہ کے آگے سجدہ کرنا اگر ابوجہل کے لئے شرک اور موجب دوزخ تھا۔ تو ہمارے لئے بھی بزرگوں کے مزاروں پر سجدے کرنا۔ قبروں کا طواف کرنا۔ وہاں نذریں نیازیں چڑھانا ان کو حاجت روا۔ اور مشکل کشا ماننا۔ مصائب و حوائج میں ان کو پکارنا وغیرہ ۔ یہ کام بھی یقیناً شرک کے ہیں۔ اور شرک کے عقائد و اعمال سے تمام نیک اعمال ضائع اور برباد ہو جاتے ہیں۔ قیامت کے دن ان کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی۔ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔ اللہ کا قانون سب کے لئے یکساں ہے۔ عرب کے لوگ شرک کریں۔ یا عجم کے لوگ شرک کی راہ پر چلیں۔ اللہ کی ناراضی اور خفگی دونوں کے لئے موجود ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے۔ کہ مکہ کے لوگ قرآن اور رسول رحمتؐ کا انکار کر کے شرک کرتے تھے۔ اور ہم قرآن اور رحمت عالمؐ کو مانتے ہوئے اللہ کے سوا الٰہ بنا رہے ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے ٹھیک کہا ہے۔ ؎

EhsaanLibrary.com

بدل کے بھیس زمانے میں پھر سے آتے ہیں!
اگرچہ پیر ہے آدم جواں ہیں لات و منات

یعنی انسان بوڑھا ہوتا ہے۔ یا مرتا بھی ہے۔ لیکن لات و منات سدا جوان رہتے ہیں۔ قیامت تک ان کی پوجا ہوتی رہے گی۔ یعنی عقیدوں میں شرک اور اعمال میں دوئی رہے گی۔ اذہان و قلوب پر غیر اللہ کی الوہیت کے بادل چھائے رہیں گے۔ مزید ارشاد ہے، ؎

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

آگے فرماتے ہیں ؎

سمجھ میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے!
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہئے

تمام شرکیہ نظریئے اور عقیدے۔ بت خانہ ہی تو ہے، جبتک یہ بت خانہ پاش پاش نہ ہوگا۔ توحید کو قلبِ مومن میں جگہ نہیں مل سکتی۔ اور نہ اس کی عبادت اور اعمال بار آور ہو سکتے ہیں۔

"زمیں سے تا بہ ثریا تمام لات و منات"۔ بھی تو کلمہ گو مسلمانوں ہی کے اعمال پر علامہ مرحوم کی بھرپور طنز ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں، اور توحید خالص کا زلال نوش جان کریں۔ مسلمانوں کو یہ بات کبھی نہ بھولنا چاہیئے۔ کہ شرکیہ عقاید کی بنیاد پر اعمال صالح کی عمارت ہرگز ہرگز کھڑی نہ ہوگی۔ ہر خشت لگتے ہی مبدّل بہ رماد ہو جائے گی۔

توحید خالص کا مضمون یہاں ہم اس لئے لائے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث الرجل العظیم السمین

EmaanLibrary.com

میں فرمایا تھا۔ کہ پڑھو یہ آیت فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۔ کہ ان لوگوں کے (اعمال کے) لئے قیامت کے روز ہم کچھ وزن نہ رکھینگے" توجہ بات عملوں کو بے وزن کرنے والی ہے۔ ان کی قدر و قیمت برباد کرنے والی ہے۔ ہم نے مسلمان بھائیوں کو اس سے متنبہ کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنے قول، فعل۔ خیال۔ تصوّر۔ ذہن۔ کو کسی قسم کے شرک سے آلودہ نہ ہونے دیں۔

قیامت کے دِن زمین خبریں بیان کریگی

مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن باب الحشر میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۔ اس دن (یعنی قیامت کے دن) بیان کرے گی زمین خبریں اپنی۔ قَالَ (یہ آیت پڑھنے کے بعد حضورؐ نے) فرمایا۔ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا ۔ کیا تم جانتے ہو۔ کہ کیا ہیں خبریں زمین کی کہ بیان کرے گی ان کو؟ قَالُوْا اَللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ۔ صحابہؓ نے کہا۔ اللہ خوب جانتا ہے۔ اور (اللہ کے بتانے سے) اس کا رسولؐ! قَالَ۔ فرمایا حضورؐ نے:۔

فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا ....

"پس خبریں زمین کی یہ ہیں۔ کہ گواہی دے گی اوپر بندے اور لونڈی کے (یعنی ہر مرد و عورت پر زمین گواہی دے گی) ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے اس کی پشت پر۔ اس طرح سے کہ کہے گی کیا مجھ

پر ایسا اور ایسا (یعنی فلاں مرد، یا عورت نے مجھ پر ایسا ایسا فعل کیا۔ نیک یا بد، فلانے دن اور فلانے دن (یعنی فلاں سال فلاں ماہ فلاں دن اور فلاں گھڑی میں فلاں مرد، یا عورت نے مجھ پر فلاں فلاں کام اچھا یا برا کیا تھا) فرمایا حضورؐ نے، پس یہ شہادتیں، خبریں زمین کی ہیں"۔

ہوش میں آؤ اُٹھو ساعتِ غفلت نہ رہی

متذکرۃ الصدر حدیث میں آپ نے پڑھ لیا۔ کہ قیامت کے دن زمین گواہی دے گی۔ کہ فلاں مرد یا عورت نے فلاں دن میرے اوپر فلاں فلاں کام کیا تھا۔ یعنی زمین یہ خبر دے گی۔ کہ میرے اوپر فلاں آدمی نے فلاں عورت نے فلاں ماہ، فلاں دن، اور فلاں گھڑی میں منہ کالا کیا تھا۔ فلاں شخص نے میری پشت پر اتنی بار شراب پی تھی۔ فلاں نے اتنی مرتبہ جُوا کھیلا تھا۔ فلاں نے فلاں فلاں جگہ اتنی بار چوری کی تھی۔ فلاں نے اتنے قتل کئے تھے۔ فلاں نے فلاں فلاں وقت اتنی اتنی رقوم رشوت میں لی تھی۔ فلاں نے فلاں فلاں فعل شرک کے کئے، اور فلاں فلاں بدعات کا ارتکاب کیا تھا۔ الغرض۔ کانوں، آنکھوں زبان، اور ہاتھوں، اور پاؤں کے ہر قسم کے گناہوں، بدیوں، بدکاریوں بے حیائیوں کے متعلق زمین گواہی دے گی۔ اندھیروں، اجالوں، خلوتوں، جلوتوں، پوشیدگیوں، تنہائیوں، میں کئے ہوئے گناہوں اور نافرمانیوں کی خبریں دے گی۔

EmaanLibrary.com

اسی طرح نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خیرات، صدقات، تہجد، اشراق، تسبیح، قرآن خوانی، اوراد و وظائف، وعظ، نصیحت۔ ہر قسم کی قولی بدنی اور مالی عبادت، ہاتھوں، پاؤں، آنکھوں، کانوں، اور زبان کی نیکیوں کی بھی زمین خبر دے گی۔ اب وقت ہے۔ کہ جو کچھ کرنا ہے۔ اس زمین کے اوپر کرکے اسے اپنی نیکیوں اور اچھائیوں کا گواہ بنالیں۔

گناہوں کی بخشش کی بشارت

اللہ کے حضور پیش ہونے پر ایمان رکھنے والا انسان اس سوچ میں ڈوب جائے گا۔ کہ اس نے آج تک زمین کی پیٹھ پر جو بے شمار گناہ کئے ہیں قیامت کے روز ان کا کیا بنے گا۔ زمین کی شہادت اسے رسوا کرکے عذاب کا مستوجب بنا دے گی۔ کیا کوئی صورت اس دن کے عذاب اور رسوائی سے رہائی کی ہو سکتی ہے۔ ہاں ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اسی زندگی کے اندر اللہ کی جناب میں سچے دل سے خالص توبہ کریں۔ ایسی توبہ کہ تا دمِ مرگ پھر ان گناہوں کا اعادہ نہ کریں گے۔ اور باقی زندگی اللہ کے فرائض و احکام کی پابندی میں گزاریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے تائب کے تمام گناہ بخش دے گا۔ اور زمین نہ اس کے متعلق کوئی خبر دے گی۔ اور نہ گواہی۔ ارشاد خداوندی ہے:۔

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ۝ (پ۱۶ ع۱۳)

"اور تحقیق میں بڑا بخشنے والا ہوں اس شخص کو جو (گناہوں سے) توبہ کرے۔ اور (عقیدہ توحید کے ساتھ) ایمان لائے۔ اور نیک عمل بھی) کرے۔ (اور) پھر راہ راست پر رہے"

اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ خلوص دل سے توبہ کرنے والے کے اللہ تعالیٰ

گناہ معاف کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ آئندہ نیک عمل کرتا رہے، راہِ راست پر رہے۔

ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ کی بخشش کا دریا۔ حدود فراموش ہو گیا ہے:۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (پ۱۹ ع ۴)۔

"مگر جس نے (گناہوں سے) توبہ کی اور ایمان لایا۔ اور نیک عمل کئے۔ تو اللہ ایسے لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور بخشنے والا مہربان ہے"

اس آیت میں تو اللہ کی بخشش کی کوئی حد ہی نہیں رہی۔ دریائے غفران مواج اور متلاطم ہو کر بہ گیا ہے۔ سبحان اللہ! ۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص توبہ کرلے۔ اور توحیدی ایمان لے آئے۔ پھر نیک اعمال کرنا شروع کر دے، تو اللہ اس شخص کے نہ صرف گناہ ہی بخش دے گا۔ بلکہ ان گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔ گناہوں کو نیکیاں بنا دے گا۔ کیونکہ وہ غفور و رحیم ہے۔

جس کے گناہ دُنیا میں ڈھانکے گئے

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق اللہ تعالےٰ نزدیک کرے گا مومن کو (اپنی رحمت سے) پھر رکھے گا اس پر محافظت اپنی اور ڈھانکے گا اس کو (اہل محشر سے) پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ مومن کو، کیا پہچانتا ہے تو فلاں گناہ؟ پس کہے گا مومن۔ ہاں اے میرے ربّ پہچانتا ہوں میں ان گناہوں کو۔ یہاں تک کہ اقرار کروا دے گا اللہ تعالیٰ اس مومن سے

EmaanLibrary.com

اس کے گناہوں کا۔ اور گمان کرے گا مومن اپنے دل میں۔ کہ ہلاک ہُوا۔ (بسبب سزا پانے گناہوں کے) فرمائے گا اللہ تعالےٰ!۔ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ۔ (اے مومن، ڈھانکا میں نے ان گناہوں کو تجھ پر دنیا میں، اور بخشوں گا ان کو تیرے لئے آج کے دن۔ پھر دیا جائے گا مومن عمل نامہ اپنی نیکیوں کا۔ (چھوٹ گیا حساب کی پوچھ گچھ سے۔ اور نجات پا گیا) وَ اَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔ ولیکن کافر اور منافق۔ پس پکارا جائے گا۔ ان کو روبرو خلقت کے۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے جھوٹ باندھا اپنے رب پر۔ خبردار ہو لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر۔" (بخاری مسلم)

اللہ تعالےٰ پردہ پوشی کریگا

وہ بڑا خوش قسمت مومن ہوگا۔ جس کی اللہ تعالےٰ قیامت کے روز پردہ پوشی فرمائے گا۔ اس کی رحمت کتنی وسیع ہے۔ اور بخشش کتنی حدود فراموش۔ کہ ارشاد فرمائے گا۔ دنیا میں تیرے گناہوں کو میں نے ڈھانپ رکھا تھا۔ پس آج ان کو بخش دیتا ہوں۔

کیا ہر مومن کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے گا۔ یا وہ خاص مومن ہوگا؟ بعضوں نے کہا ہے۔ کہ یہ اس بندہ مومن کے حق میں ہے، جو دنیا میں نہ کسی کی غیبت کرتا تھا۔ نہ کسی پر بہتان لگاتا۔ نہ ذلیل و رسوا کرتا۔ اور نہ کسی کی آبرو ریزی کرتا تھا۔ بلکہ اللہ کے بندوں کی پردہ پوشی کرتا تھا۔ تاکہ رسوا نہ ہوں۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی حفاظت میں لے گا۔ اور پردہ پوشی فرمائے گا۔ مشکوٰۃ میں

ImaanLibrary.com

ایک حدیث یوں بھی آئی ہے۔ کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔

پھر جس مومن کو اللہ چاہے گا۔ اس کے عیبوں پر پردہ ڈال کر بخش دے گا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ مردم آزار۔ اور حقوق العباد کا گنہگار نہ ہو۔

تنگ دست پر آسانی کرنا

حدیث شریف میں رسول رحمت ؐ نے فرمایا۔ جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست پر آسانی کرتا ہے۔ اور مصیبت زدہ سے سختی دور کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ دنیا اور آخرت میں اس سے سختی دُور کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

قیامت کے دن خلقت کے تین گروہ ہونگے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ تین گروہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔ صِنْفًا مَّشَاۃً۔ وَصِنْفًا رُکْبَانًا۔ وَصِنْفًا عَلٰی وُجُوْھِھِمْ۔ "ایک گروہ پا پیادہ۔ ایک گروہ سوار۔ اور ایک گروہ منہ کے بل"۔ لوگوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! منہ کے بل کس طرح چلیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ جس نے ان کو قدموں پر چلایا۔ وہ قادر ہے کہ ان کو منہ کے بل چلائے۔ (ترمذی شریف)

مُلاحظہ:۔ ایک گروہ پا پیادہ ہوگا۔ یہ وہ مومن ہوں گے۔ جن کے نیک اعمال۔ بُرے اعمال کے ساتھ خلط ہوں گے۔ اور وہ متردد ہوں گے درمیان خوف اور رجا کے، اور امیدوار ہونگے رحمت الٰہی کے۔

EmaanLibrary.com

دوسرا گروہ۔جو سوار ہوگا۔ یہ سابقین کامل ایمان والے ہوں گے۔ اللہ کے آگے جھکنے والے۔ اس کی عبادت میں زندگی گزارنے والے۔ حشر میں اللہ ان کو سواری دے گا۔

تیسرا گروہ۔ منہ کے بل چلنے والا ہوگا۔ چونکہ دنیا میں انہوں نے نہ رب العزت کے حضور سجدہ کیا۔ اور نہ گردنِ اطاعت رکھی۔ حشر کے میدان میں اللہ ان کو خوار اور سرنگوں کریگا۔ ان کے مونہوں کو ذلیل کریگا،

توحید پر ثابت قدم رہنے والوں کا حال

قران مجید میں ارشاد خداوندی ہے :۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝ (پ۲۴ ع۱۸)

"بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر (اس توحید پر) ثابت قدم رہے۔ اترتے ہیں ان پر فرشتے۔ (اور کہتے ہیں) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ۔ اور خوش خبری پاؤ، اس بہشت کی جس کا وعدہ تم کو دیا جاتا ہے۔ ہم تمہارے دوست ہیں زندگانی دنیا میں اور آخرت میں۔ اور تمہارے لئے ہے اس میں جو تم چاہو بطریق مہمانی کے اللہ تعالیٰ بخشنے والے مہربان سے۔"

مُلاحظہ:۔ توحید الٰہی کے متوالوں، وحدانیت پر جم جانے، ہر آزمائش میں پورا اترنے، بلاخوف لومۃ لائم حق سنانے، حقوق اللہ اور

Emaamlibrary.com

حقوق العباد کو نگاہ رکھنے والوں۔ سجدہ ریزوں کو ملائکہ رحمت بشارت دیتے ہیں۔ موت کے وقت بھی۔ قبر میں بھی، اور حشر میں بھی۔ کہ نہ تم ڈرو، اور نہ غم کرو۔ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا اور آخرت میں، دنیا میں دوستی کا حق ادا کرتے رہے ہیں۔ کہ تمہارے لئے ثابت قدمی، نزولِ رحمت اور بخشش کی دعائیں کرتے تھے۔ اور آج آخرت میں تمہیں جنت کی خوش خبری سناتے ہیں۔ اور اس جنت کی طرف لے کر چلتے ہیں۔ جس کا اللہ نے تم کو وعدہ دیا تھا۔ لو اَب داخل ہو جاؤ جنت میں — اللہ تعالیٰ کی مہمانی میں۔

یتیموں کا مال کھانے والوں کا حال

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ؕ (پ۴ ع ۱۲)۔

"بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔ سوائے اس کے نہیں کہ وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھا رہے ہیں اور عنقریب آگ میں داخل ہوں گے"

اس آیت کی تفسیر میں معالم التنزیل میں لکھا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے معراج کی رات ایک قوم کو دیکھا۔ کہ ان کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹوں کی طرح تھے۔ اوپر کا ہونٹ سوج کر ناک تک پہنچا ہوا تھا۔ اور نیچے کا پیٹ پر لٹک رہا تھا اور دوزخ کے داروغے دوزخ کے گرم پتھر اُن کے مونہوں میں ڈالتے تھے میں نے جبریل علیہ السّلام سے پوچھا۔ کہ یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں۔ جو ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے تھے۔

EmaanLibrary.com

سُود خوار حشر کے میدان میں

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ۔ (پ۳ ع ۶)

"جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ (قیامت کے دن) نہیں اٹھیں گے مگر جیسے وہ شخص اٹھتا ہے۔ جسے شیطان چھیڑ کر مخبوط الحواس کر دیتا ہے"

یعنی جس طرح حواس باختہ آدمی گر گر پڑتا ہے۔ اسی طرح سود خوار حشر کے دن مخبوط الحواس ہوں گے۔ گر گر پڑیں گے۔

دو بیبیوں میں انصاف نہ کرنے والا

ترمذی اور ابوداؤد میں بروایت حضرت ابوہریرہؓ حدیث آئی ہے۔ کہ جس مرد کے پاس دو عورتیں ہوں۔ پھر وہ ان میں انصاف نہ کرے۔ تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا"

آگ کی دو زبانیں

مشکوٰۃ میں حدیث رسولِ رحمت ہے۔ کہ جو شخص دنیا میں دو رویہ ہوگا۔ قیامت کے روز اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی"

دو رویہ وہ شخص ہوتا ہے۔ کہ جو دو آدمیوں کے درمیان اِدھر کی بات اُدھر۔ اور اُدھر کی اِدھر پہنچا کر فساد کراتا ہے۔

حق مسئلہ چھپانے والا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

EmaanLibrary.com

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ ؕ

"جس شخص سے علم (دین)، کا کوئی مسئلہ پوچھا جائے۔ جس کو وہ جانتا ہے، پھر وہ اس کو چھپائے۔ تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔"

وہ علماء اور مشائخ جو جانتے ہیں۔ کہ صحیح حدیثوں میں فلاں، فلاں، مسئلہ اس طرح ہے۔ پھر وہ لوگوں کو "مصلحت" کی بنا پر نہیں بتاتے، چھپاتے ہیں۔ کہ اگر ظاہر کریں گے۔ تو آمدن ماری جائے گی۔ یا اپنے مذہب کے خلاف عمل ہوگا۔ یا اپنا پہلا عقیدہ چھوڑنا پڑے گا۔ یا لوگ ناراض ہوں گے۔ غرض کسی سبب بھی حق مسئلہ ظاہر نہ کریں گے۔ تو ان کو قیامت کے روز آگ کی لگام دی جائے گی۔ دنیا کی چند روزہ زندگی میں ایسی "مصلحتیں" قیامت کے روز کتنی رسوائی کا باعث ہونگی۔

ایک بریلوی عقیدے کے استاد کے پاس ایک طالب علم پڑھتا تھا۔ فقہ کی کتاب میں یہ مسئلہ آگیا۔ کہ رفع سبابہ (یعنی نماز میں انگلی اٹھانا) سنت ہے۔ شاگرد نے کہا۔ جناب ہم اور آپ رفع سبابہ نہیں کرتے؟ استاد نے فرمایا۔ ہم اس لئے نہیں کرتے، کہ وہابی کرتے ہیں۔ اگر وہ بھی کریں۔ اور ہم بھی کریں۔ تو دونوں میں کیا فرق رہا؟ — یاد رہے کہ یہ فرق ہی قیامت کو رسوا کرے گا۔ آج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث، اور نورانی سنتوں کو فرقے بندی کے فرق نے ہی ترک کرا رکھا ہے۔

EmaanLibrary.com

لئے ہے اپنے دامن میں لہو ارمان وحسرت کا
یہ رنگینی جو زیبِ داستان معلوم ہوتی ہے

زکوٰۃ نہ دینے والے حشر کے میدان میں

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔
وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ۝ (پ ۱ ع ۱۱)

"جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں۔ اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا۔ جس دن اس (سونے چاندی) کو دوزخ کی آگ میں سخت گرم کیا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ان کے ماتھے، اور ان کی کروٹیں، اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اور کہا جائے گا۔ یہ ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔ پس چکھو مزا اپنے جمع کئے کا"

یعنی محشر کے اندر ہی زکوٰۃ نہ دینے والوں کو عذاب شروع ہو جائے گا کہ ان کے سونے اور چاندی کو تپا تپا کر ان کو داغ دیا جائے گا۔

اور جن لوگوں نے اونٹوں۔ گایوں۔ بکریوں۔ بھیڑوں کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی۔ اس شخص کو میدان حشر میں لٹا کر گایوں، بکریوں۔ بھیڑوں، سے اس کو پامال کرایا جائے گا۔ یہ جانور اس کو لتاڑیں گے۔ پاؤں سے کچلیں گے۔

(مشکوٰۃ شریف)

EmaanLibrary.com

قیامت کے دن گمراہ لوگ اپنے سرداروں پر لعنت بھیجیں گے

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝

وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ۝ (پ۲۲ ع ۵)

"جس دن ان کے منہ (کباب سیخ کی طرح) آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے (اس وقت) کہیں گے۔ اے کاش! ہم نے (دنیا میں) اللہ کی اطاعت کی ہوتی۔ اور رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی۔ اور (یہ بھی) کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں، اور اپنے بڑوں کا کہا مانا۔ اور انہوں نے ہم کو (سیدھے) رستہ سے گمراہ کیا۔ اے پروردگار ہمارے (آج) ان کو دوہرا عذاب دے۔ اور ان پر بڑی (سے بڑی) لعنت کر۔"

مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ آج دنیا کے اندر اللہ تعالیٰ، اور اس کے سچے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں۔ قرآن اور حدیث پر عمل کریں۔ صرف کتاب وسنت کی راہ پکڑیں۔ تاکہ قیامت کے روز سرخرو ہوں۔ اور نجات پائیں۔ کیونکہ نجات آخرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول۔ پر ہی زور دیا ہے۔ اللہ کی اطاعت قرآن مجید پر عمل کرنا ہے، اور رسولؐ کی اطاعت حدیث اور سنت پر چلنا ہے۔ قرآن قانون ہے۔ اور حدیث یا سنت اس قانون کا طریقہ عمل ہے۔ دونوں چیزیں فرض ہیں

EmaanLibrary.com

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول خدا کی اطاعت سے محروم رہیں گے۔ قیامت کے دن جب ان کو عذاب ہوگا۔ تو اس وقت کہیں گے۔ اے کاش! ہم نے اللہ تعالیٰ کی اور رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی۔ لیکن اس وقت پچھتانے سے خاک فائدہ نہ ہوگا۔

پھر یہ لوگ کہیں گے۔ کہ ہم نے دنیا میں اپنے سرداروں اور بزرگوں کی اطاعت کی تھی۔ جس طرح ہم کو ہمارے پیر و مرشد کہتے تھے۔ ہم ان کے کہنے پر چلتے تھے۔ آج دوزخ میں آکر معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے ہم کو سیدھے راستے سے گمراہ کیا تھا۔ یا اللہ!۔ اب ہم کیا کریں۔ نہ معافی مل سکتی ہے۔ نہ عذاب سے چھوٹ سکتے ہیں۔ اے ہمارے ربّ! اب اتنا کر۔ کہ ہمارے سرداروں اور بزرگوں کو دوگنا عذاب دے۔ اور ان پر بے شمار لعنتیں برسا۔ جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا۔ اور کتاب و سنت کے خلاف راہ پر لے گئے۔

اعمالنامہ حشر کے میدان میں

قرآن کہتا ہے:۔

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۝ (پ ۱۵ ع ۱۸)

"اور (لوگوں کا) اعمالنامہ (سامنے لاکر) رکھا جائے گا۔ اور دیکھے گا تو گنہگاروں کو ڈرنے والے ہیں اس چیز سے، جو اس میں ہے۔ اور کہیں گے۔ وائے ہے ہم کو کہ کیسا ہے یہ اعمالنامہ۔ کہ نہیں چھوڑتا کوئی چھوٹا بڑا (گناہ) مگر اس کو

EmaanLibrary.com

احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور جو عمل (انہوں نے) کیا تھا۔ اس کو حاضر پائیں گے، اور تیرا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرتا۔"

اس وقت کو یاد کریں۔ کہ جب اعمالنامہ کھول کر آگے رکھا جائے گا۔ اور ہر چھوٹا بڑا عمل۔ ہر گناہ۔ ساری زندگی کے لیل و نہار، خلوت اور جلوت کے کام، زندگی کے ہر ہر لمحہ کا ریکارڈ اس میں موجود ہوگا۔ اور ہر چیز اپنی آنکھوں سے پڑھیں گے۔ کیا بیتے گی؟ کیا حال ہوگا۔ اور پھر کیا بنے گا؟

مزید ارشاد ہوتا ہے:۔

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ط وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ط كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ (پ ۱۵ ع ۲)۔

"اور ہم نے ہر آدمی کا عمل اس کے ساتھ لازم کر کے، اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے۔ اور قیامت کے دن ہم اسکا اعمالنامہ نکالیں گے۔ جس کو وہ اپنے سامنے کھلا ہوا دیکھ لے گا۔ (اور ہم کہیں گے) اپنا اعمالنامہ خود پڑھ لے۔ آج تو اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے۔"

یعنی اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ ہے تیری زندگی کا اعمال نامہ، اسے پڑھ لے۔ اور تو خود ہی اپنا حساب لینے والا کافی ہے۔ بتا تو آج کس بات کے لائق ہے؟ تیرا کیا انجام ہو۔ تیرے کرتوت تجھے کس سزا کا مستوجب بتاتے ہیں۔ اپنا فیصلہ آپ ہی کرلے۔

مسلمان بھائیو! محشر کا دن ضرور آنے والا ہے۔ اور جو محشر کے

EmaanLibrary.com

حالات اللہ نے بتائے ہیں - وہ بھی ہو کر رہیں گے - تو پھر اسی زندگی میں اعمالنامہ پڑھ لیں - اور فیصلہ کر لیں - ؎

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

ذرا گریبان میں منہ ڈالئے — دیکھا ساری زندگی منکشف ہو گئی ہے - کوئی چھوٹی بڑی بات ایسی نہیں رہی - جو آنکھوں کے سامنے رقصاں نہیں ہوئی - پڑھا گیا ہے نا - نامۂ اعمال! — ایک بات کی خوش خبری لیں - کہ قیامت کے روز نامۂ اعمال پڑھنے کے بعد آدمی سزا کے حوالے کیا جائے گا - اور یہاں — اس زندگی میں نامہ اعمال پڑھنے کے بعد اسے دھویا جا سکتا ہے توبہ کے پانی - انابت کے آنسوؤں - استغفار کی برسات سے ساری سیاہی دُھل جائے گی - تو پھر دھو ڈالئے نا - بعد ازاں — شفاف کتاب پر اعمال صالح کی زرنگاری کریں - ؎

خود میری نگاہوں سے ترش جاتے ہیں مہتاب
زہرہ ہے نہ پروین ، نہ ثریا میرے آگے
جس سے نہ دُھلے سینۂ آدم کی سیاہی
توہینِ عبادت ہے وہ سجدہ میرے آگے

اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف

قرآن مجید خبر دیتا ہے :-

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ

EmaanLibrary.com

الَّذِیْ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ وَّ ھُوَ خَلَقَکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (پ۲۴ ع ۱۷)

"اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف اکٹھے کئے جائینگے۔ پھر وہ (اور دوزخیوں کے انتظار میں) روکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ (جب سب) دوزخ پر آجمع ہوں گے۔ تو ان پر ان کے کان اور آنکھیں اور چمڑے گواہی دیں گے۔ جو کچھ وہ کرتے تھے۔ اور وہ اپنے چمڑوں کو کہیں گے۔ تم نے ہم پر کیوں گواہی دی۔ وہ کہیں گے۔ ہمیں اس خدا تعالیٰ نے گویائی دی۔ جس نے ہر چیز کو گویائی دی۔ اور اس نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا۔ اور اسی کی طرف پھر لوٹائے جاؤ گے۔"

اعضاء گواہی دیں گے

حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ آپ ہنسے، پھر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں کس چیز سے ہنس رہا ہوں۔ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا (سنو!) بندے کے اپنے ربّ سے خطاب کرنے پر (میں ہنسا) بندہ (قیامت کے دن) کہے گا۔ اے ربّ! تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ اللہ فرمائے گا۔ بیشک (میں نے ظلم سے تجھے پناہ دی ہے) اس پر بندہ کہے گا۔ پھر تو میں اپنے اوپر کسی کی گواہی قبول نہیں کرتا۔ سوائے اپنے اندر کے (یعنی میرے اعضاء گواہی دیں۔ تو وہ مانوں گا۔ غیر کی گواہی نہیں مانوں گا)۔ اللہ فرمائے گا۔ آج تجھ پر تیرا نفس اور تیرے اعمال لکھنے والے بزرگ فرشتے گواہ کافی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔

EmaanLibrary.com

پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ (خاموش!) اور اس کے اعضاء کو کہا جائے گا۔ کہ بولو! پھر اس کے اعضاء بول کر اس کے اعمال بتائینگے۔ پھر اس کو بولنے کی طاقت دی جائے گی۔ تو اپنے اعضاء سے کہے گا۔ دور!۔ دفع!۔ میں تو تم سے ہی عذاب ہٹانے کو جھگڑتا تھا۔ (مشکوٰۃ)

اُمّتِ خیر الوریٰؐ کی شہادت

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن نوح علیہ السّلام لائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ کیا تم نے میرے احکام اور پیغام اپنی امت کو پہنچائے تھے؟ نوح علیہ السّلام کہیں گے۔ ہاں یا ربّ میں نے پہنچائے تھے۔ پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا۔ کیا تمہیں نوحؑ نے میرے احکام پہنچائے تھے؟ وہ کہیں گے، ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ پھر نوح علیہ السّلام کو حکم ہوگا۔ تمہارے گواہ کون ہیں؟ وہ کہیں گے مُحمّدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی اُمّت!۔ حضورؐ نے فرمایا۔ پھر (اے امت) تم حاضر کئے جاؤ گے۔ اور گواہی دو گے، کہ نوح علیہ السّلام نے پیغام پہنچایا۔ (صحیح بخاری)

پھر کافر کہیں گے۔ کہ یہ امت تو ہمارے بہت پیچھے ہوئی ہے۔ بغیر دیکھے کیسے شہادت دے سکتی ہے؟ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی صداقت پر گواہی دیں گے۔ کہ میری امت نے قرآن میں حضرت نوح علیہ السّلام کا سارا حال پڑھا تھا۔ اور کلام اللہ کی صداقت پر پورا یقین کر کے میری امت نے گواہی دی ہے اور سچی گواہی دی ہے۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی:۔

Emaanlibrary.com

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۝ (پ۲ ع ۱)۔

"اور اسی طرح بنایا ہم نے تم کو امت بیچ کی۔ (یعنی عادل) تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔ اور ہووے رسول تم پر گواہ[1]"

غفلت کا پردہ (حشر میں) دور ہو جائے گا

قرآن مجید میں ہے:۔

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۝ نِ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝ (پ۲۶ ع ۱۶)

"اور ہر شخص (اعمال کی جواب دہی کے لئے) حاضر ہوگا۔ (ایک فرشتہ تو) اس کے ساتھ ہانکنے والا ہوگا۔ اور (ایک فرشتہ) گواہ۔ (ہم اس کو جتائیں گے کہ) تو اس (دن) سے غفلت میں تھا۔ پس (آج) ہم نے تیرے پردے کو (جو آنکھوں پر پڑا تھا)۔ تجھ سے ہٹا دیا ہے۔

---

[1] بعض جاہل یا فرقہ بندی کی فضا سے "آکسیجن" کھانے والے رسولؐ کے شاہد ہونے سے آپ کو حاضر ناظر ثابت کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ حاضر ناظر صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں۔ اگر "رسول تم پر گواہی دے گا" سے رسولؐ حاضر ناظر ہیں۔ اور امت کو بھی انہی الفاظ سے کہا گیا ہے۔ لتکونوا شھداء علی الناس۔ تاکہ ہو تم لوگوں (پہلی امتوں) پر گواہ۔ کیا یہ امت بھی حاضر ناظر ہو گئی ہے؟ کیونکہ یہ بھی شاہد ہے۔

Emaanlibrary.com

پس آج تیری نظر بڑی تیز (ہو گئی) ہے۔ اور اس کا ساتھی کہے گا۔ کہ (اس کا نامہ اعمال) جو میرے پاس ہے۔ وہ حاضر ہے۔ (پھر ہم دو فرشتوں کو حکم دیں گے) جتنے کافر، سرکش، نیکی سے روکنے والے، حد سے بڑھے ہوئے۔ (دین میں) شکوک پیدا کرنے والے ہیں۔ (سب کو) جہنم میں ڈال دو۔ (اور) جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہرایا ایسے شخص (کو سخت عذاب میں جھونک دو"

متذکرۃ الصدر آیات کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر شخص قیامت کو اللہ کے سامنے حاضر ہو گا۔ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا فرشتہ ہو گا۔ اور ایک فرشتہ اس کا نامہ اعمال لئے بطور گواہ ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کو فرمائیں گے۔ کہ یہ ہے تیرا نامۂ اعمال۔ اس کو پڑھ! وہ فرفر پڑھے گا۔ اگر ان پڑھ ہو گا۔ پھر بھی پوری روانی سے پڑھ لیگا۔ اللہ فرمائیں گے۔ دنیا میں تیری آنکھوں پر جو غفلت کے پردے پڑے تھے آج ہم نے ان کو ہٹا دیا ہے۔ دیکھا! تیری نظر آج کتنی تیز ہے۔ ہر چیز تو نے خوب پڑھ لی ہے۔ کوئی بات تیری تجھ پر پوشیدہ نہیں رہی ہے۔

پھر اس کا ساتھی، یعنی وہ فرشتہ جو اس کا گواہ ہو گا کہے گا۔ اس کا نامہ اعمال جو میرے پاس لکھا ہوا ہے۔ یہ ہے حاضر! — اس کے نامہ اعمال کی خواندگی سے ثابت ہو جائے گا۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کا باغی۔ سرکش۔ نافرمان، اور قانون شکن ہے۔ لوگوں کو راہِ راست سے روکتا۔ نیکیوں سے منع کرتا۔ اللہ کی حدود کو پھاندتا، اور دین

EmaanLibrary.com

میں شکوک پیدا کرنے والا تھا۔ مرتے دم تک اُسی بغاوت وعصیان پر قائم رہا۔ اس پر فرد جرم لگ جائے گا۔ اور دو فرشتوں کو حکم ہوگا۔ جھونک دو اس کو جہنم میں۔ اور ساتھ ہی اس کو بھی دوزخ کا ایندھن بنا دو۔ جو اللہ کے ساتھ دوسرے کو معبود ٹھیراتا تھا۔ یعنی اللہ کو بھی مانتا تھا۔ اور اللہ کی ذات، صفات، میں شریک لاتا تھا۔ عبادت کے جو کام اللہ ہی کے لئے ہیں۔ وہ کام غیر اللہ کے لئے بھی کرتا تھا۔ اللہ کے سوا دوسروں کو بھی غیب دان۔ حاجت روا۔ مشکل کشا۔ حاضر ناظر مانتا تھا۔ غیر اللہ کے نام کی نذریں نیازیں۔ دیتا۔ اور قبروں پر سجدے کرتا تھا۔ اور اہل قبور سے رو رو کر حاجت روائی چاہتا تھا۔ واضح رہے کہ یہ سب کام غیر اللہ کو معبود بنانے کے ہیں۔ اَلَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ۔ جس نے ٹھیرایا ساتھ اللہ کے معبود دوسرا۔ فَاَلْقِیٰہُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ۔ پس جھونک دو اس کو (میرے فرشتو!) سخت عذاب میں۔

بعض لوگوں کے اعمال غبار اور دھول بنا دیئے جائینگے

قرآن میں ہے:۔

وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰہُ ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ (پ ۱۹ ع ۱) ۔ "اور جو کچھ عمل انہوں نے کیا۔ (دنیا میں) ہم اس کی طرف متوجہ ہوں گے۔ تو اس کو پریشان غبار بنا دیں گے"۔

دنیا میں جن لوگوں نے اپنے خیال سے نیک اعمال کئے ہیں۔ یعنی بغیر سند کے نیکیاں کی ہیں۔ یا نیک عملوں کو شرک اور

EmaanLibrary.com

بدعت کے ساتھ ملایا ہے۔ یا شرکیہ عقیدے رکھ کر نیک کام کئے ہیں۔ یا نیک کام کرنے والا بدعتی ہے۔ یا ریاکارانہ نیک عمل کئے ہیں، یا وہ اعمال، اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ و سلم کی سنت کے مطابق نہیں ہیں۔ ان پر مہر محمدی نہیں ہے۔ حضرت خیرالوریٰ صلے اللہ علیہ و سلم کے نمونہ کے مطابق نہیں ہیں۔ نقل مطابق اصل نہیں۔ تو ایسے تمام نیک کاموں کو حشر کے روز اللہ گرد و غبار کی طرح اڑا دے گا۔ بکھری ہوئی دھول بنا دے گا۔

حشر میں ظالم کی آہ و فغان

ارشاد خداوندی ہے :-

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ (پ۱۹ ع ۱)

"اور جس دن ظالم (آدمی مارے افسوس کے) اپنے ہاتھ کاٹے گا۔ (اور) کہے گا۔ اے کاش میں (بھی) پکڑتا ساتھ رسول کے راستہ۔ ہائے میری کم بختی۔ کاش میں فلاں (شخص) کو دوست نہ بناتا۔"

حشر کے دن اس ظالم کے شور و فغاں سے اہل محشر میں کہرام مچ جائے گا۔ یہ شخص داڑھیں مار مار کر روئے گا، چیخے گا۔ چلائے گا۔ اور کہے گا۔ کاش میں نے دنیا میں راہِ رسول پکڑی ہوتی۔ سنت کے مطابق عمل کئے ہوتے۔ پیغمبر کے نقشِ قدم پر چلا ہوتا۔ اور آج قیامت کے روز سرخرو ہوتا۔ لیکن میرے عمل پیغمبر کے عمل کے مطابق نہیں ہیں۔ علی الرغم سنت ہیں۔ مجھ بدبخت کو راہِ رسول نصیب

EmaanLibrary.com

نہ ہوئی۔ آج اللہ نے مجھے ظالم کہا ہے۔ آج میں ذلیل و خوار ہوں۔ میرے تمام اعمالِ خیر میرے منہ پر مارے گئے ہیں۔ ھباءً منثورا ہو گئے ہیں۔ بے سند کئے ہوئے کام اکارت گئے ہیں۔ یٰوَیْلَتٰی — اے میری بدبختی۔ ہائے میری شامت۔ لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا۔ کیا اچھا ہوتا۔ کہ میں فلاں کو دوست نہ رکھتا۔

دنیا میں جس شخص کی صحبت کی تھی۔ جس کا چیلا، مرید، پیرو، غلام داس، شاگرد، خدمتی، اور ٹہل سیوا کرنے والا بنا تھا۔ عرصہ محشر میں اس کا نام لے لے کر کہے گا۔ کاش! میں اس کو دوست نہ بناتا۔ کہ اس نے دنیا میں مجھے راہِ رسول سے ہٹاکر میرا بیڑا غرق کیا۔

مسلمان بھائیو! آج وقت ہے، اس عالم کون و فساد میں راہِ رسول پکڑلیں۔ سبیل رسولؐ پر چلیں۔ زندگی، جناب خیرالبشرؐ، حبیبِ خدا، اشرفِ انبیاء، شافع روز جزا، راہِ نوردِ جادہ اسریٰ، حضرت مُحمّد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ پاک کے مطابق گزاریں۔ تمام دین کے کام حدیث کے نور میں کریں۔ احکام الٰہی اور فرائض خداوندی پر سنت کی مہر ضرور ہو۔ ؎

منزل ملی، مراد ملی، مدعا ملا
سب کچھ ملا جو مجھ کو تیرؐا نقشِ پا ملا

یعنی جس کو حضورِ صلے اللہ علیہ وسلم کا نقشِ پا ملا۔ سنت کے مطابق عمل نصیب ہوئے۔ اس کو منزل مل گئی۔ وہ جنت میں جا پہنچا۔ جنت میں پہنچا۔ تو مراد بھی ملی۔ اور مدعا بھی حاصل ہو گیا۔

Emaanlibrary.com

ننانوے طوماروں پر غالب آنے والا کاغذ کا پرزہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نکالے گا میری امت میں سے ایک شخص کو قیامت کے دن روبرو لوگوں کے، پھر کھولے گا اس پر ننانوے طومار، ہر طومار مانند درازگی بصر کے ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس شخص کو۔ کیا انکار کرتا ہے تو ان طوماروں میں سے کچھ؟ کیا ظلم کیا ہے میرے لکھنے والوں نے تجھ پر؟ — وہ شخص کہے گا۔ اے میرے پروردگار کچھ انکار نہیں کر سکتا میں۔ (یعنی میرے طوماروں میں جو کچھ لکھا ہوا ہے، سب درست ہے۔ مجھے کسی بات سے انکار نہیں ہے)۔ اور نہ تیرے کاتبوں نے ظلم کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تیرے لئے کچھ عذر ہے؟ وہ کہے گا۔ اے میرے پروردگار! کچھ عذر نہیں ہے۔

پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ ہاں! (یعنی ہمارے پاس ایک چیز ہے جو قائم مقام عذر کے ہے)۔ تحقیق تیرے لئے ہمارے پاس ایک نیکی ہے۔ (جو بڑی بھاری ہے اور مقبول ہے۔ اور جو مٹا دے گی تیرے سب طوماروں کے گناہوں کو) وَاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ — اور تحقیق نہیں ہے ظلم تجھ پر آج! — فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ — پھر نکالا جائے گا ایک کاغذ کا پرزہ۔ کہ لکھا ہوگا اس میں —

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،

EmaanLibrary.com

پھر اللہ فرمائے گا۔ حاضر ہو اپنے عمل کے وزن پر! (یعنی جس وقت یہ کاغذ کا پرزہ ننانوے طوماروں گناہوں کے ساتھ تولا جائے۔ تو پھر حاضر ہو۔ پھر دیکھ اپنے رب کا فضل) پھر وہ شخص عرض کرے گا۔ اے میرے پروردگار! ۔ مَا هٰذَا الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ ۔ کیا مناسبت ہے اس پرزہ کاغذ کو ساتھ ان بہت سے طوماروں کے؟ ۔ اللہ فرمائے گا۔ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ ۔ تحقیق تو ظلم نہیں کیا جائیگا۔ (یعنی یہ پرزہ کاغذ بہت بڑی نیکی ہے۔ اسے ضرور تولا جائے گا۔ تاکہ تجھ پر ظلم نہ ہو) قَالَ۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ۔ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفٍّ ۔ پس رکھے جائیں طومار ترازو کے ایک پلڑہ میں۔ وَالْبُطَاقَةُ فِيْ كَفٍّ ۔ اور پرزہ کاغذ دوسرے پلڑہ میں۔ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ ۔ پس ہلکے ہوں گے وہ طومار، اور بھاری ہوگا وہ پرزہ کاغذ۔ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ ۔ پس نہیں بھاری آئے گی ساتھ نام اللہ کے کوئی چیز۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

کلمہ پڑھنا عقیدہ توحید کے ساتھ کام دیگا

یاد رکھیں کہ کلمہ توحید صرف اسی صورت میں مفید اور باعثِ نجات ہو سکتا ہے۔ کہ کلمہ پڑھنے والا اسے جان بوجھ کر، اور سوچ سمجھ کر پڑھے۔ مشرکین مکہ نے اس وقت تک کلمہ نہیں پڑھا تھا۔ جب تک ان کے قول اور فعل میں اللہ کے سوا اور معبود موجود تھے۔ تین سو ساٹھ معبود رکھتے ہوئے وہ کیسے کہہ سکتے تھے۔ کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔۔۔

EmaanLibrary.com

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"۔ وہ بڑے دیانتدار مشرک تھے۔ شرک کے عقیدے اور عمل رکھتے ہوئے انہوں نے لَآ الٰہ نہیں کہا، انہوں نے اس وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا۔ جب ان کے خیال، ذہن، تصور، عقیدے اور عمل ہر قسم کے اِلٰہ سے پاک ہو گئے تھے۔

آج مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ کہ قبروں کے عرسوں پر جاتے ہیں، وہاں قبر پر سجدے کرتے۔ قبر کا طواف کرتے، اور اہل قبر سے رو رو کر حاجت مانگتے اور مشکل کشائی چاہتے ہیں۔ پھر جب یہ سب کام کرکے چلتے ہیں۔ تو کہتے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ۔ اس مسلمان کو اتنی سمجھ نہیں کہ جس غیر اللہ کے ساتھ اللہ والا معاملہ کیا جائے۔ وہ غیر اللہ، اللہ کے سوا الٰہ، یعنی معبود ٹھیرایا جاتا ہے، اسی طرح مسلمانوں نے سینکڑوں الٰہ، بنا رکھے ہیں۔ زمین سے تا بہ ثریا۔ لات و منات کی بھیڑ رکھتے ہوئے زبان سے کہتے ہیں۔ لَا الٰہ الَّا اللہ۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یاد رہے۔ کہ جب تک قولی۔ بدنی۔ اور مالی عبادت خالص اللہ کے لئے نہ ہوگی۔ ہر طرح کے شرک سے مبرّا، منزّہ اور پاک نہ ہوگی۔ اس وقت تک لا الٰہ الا اللہ کہنا کچھ معنے نہیں رکھتا۔ بالکل بے سود اور عبث ہے۔ شرکیہ اقوال و افعال والے شخص کی کوئی عبادت ہی قبول نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ (پ۲۴ ع ۴)۔ "اگر تم نے شرک کیا۔ تو ضرور تمہارے (تمام) عمل مٹا دیئے جائیں گے"

پس ہر مسلمان کو اپنے عقاید اور اعمال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقاید و اعمال کے مطابق بنانے چاہئیں۔ کیونکہ وہ اول درجہ کے

مسلمان تھے۔ انہوں نے عقاید و اعمال براہِ راست رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سیکھے تھے۔

بطاقہ کے بھاری ہونے کی وجہ

اوپر کی حدیث میں جس پرزہ کاغذ (بطاقہ) کا ذکر ہے۔ یہ بطاقہ اس آدمی کا ہوگا۔ جس کا عقیدہِ توحید، صحابہ کے عقیدہ کے عین مطابق ہوگا۔ توحید اس کی رگ رگ میں رچی بسی ہوگی۔ عقیدہ توحید کے ساتھ اس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھا ہوگا، پھر زندگی اس کی گناہوں میں گزری۔ اور بلا توبہ ہی مرگیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کے دفاتر کو ترازو میں کلمہ طیبہ کی نیکی کے ساتھ تول کر ہلکا کردے گا۔ اور کلمہ بھاری، اور یہ محض اپنے فضل سے کرے گا، وہ جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے عذاب کرے، مالک و مختار ہے لیکن اس کا قانون ہے کہ شرک کو ہرگز ہرگز نہیں بخشے گا۔ خود ارشاد فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ج (پ۵ ع ۴)۔ "اللہ تعالیٰ اس (گناہ) کو کبھی معاف نہیں کریگا کہ اس کے ساتھ (کسی کو) شریک ٹھیرایا جائے۔ ہاں اس کے سوا جو گناہ جس کو چاہے معاف کردے۔"

نوٹ:۔ ننانوے سجلات کو اللہ نے معاف کرنا چاہا۔ اور معاف کردیا کیونکہ ان گناہوں کے طوماروں میں شرک نہ تھا۔

آسان حساب کیا ہوگا

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی بعض نماز میں فرماتے ہوئے سنا۔

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ "یا الٰہی حساب کر تو میرے عملوں کا حساب

EmaanLibrary.com

آسان"۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا۔ اے نبی اللہ کے۔ کیا چیز ہے حساب آسان؟ (یعنی اس کی صورت کیا ہے)۔ فرمایا آپؐ نے۔ اَنْ یَنْظُرَ فِی کِتَابِہٖ فَیَتَجَاوَزُ عَنْہُ کہ دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے عمل نامہ میں اور درگزر کرے گا اس سے۔ (یعنی یونہی نظرانداز کر چھوڑ دے گا۔ کچھ پوچھ گچھ نہ کرے گا) اِنَّہٗ مَنْ نُوْقِشُ الْحِسَابَ یَوْمَئِذٍ یَّا عَائِشَۃُ ھَلَکَ۔ تحقیق شان یہ ہے کہ جس شخص سے کدو کاوش کی گئی اس دن اے عائشہ، پس تحقیق وہ ہلاک ہوگا۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن باب الحساب)

اے اللہ! ۔ ارحم الراحمین اللہ! ۔ ہم گنہگاروں کا حساب آسان ہی لینا نامہ اعمال ہمارے دائیں ہاتھ میں تھماتے ہی درگزر فرما دینا۔ اے پیارے اللہ! ہم سے کدو کاوش نہ کرنا۔ اپنی رحمت اور فضل سے یونہی نظرانداز کر معاف کر دینا۔

جس دن کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے سامنے

حضرت ابو سعید خدریؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ (اے اللہ کے رسول!) خبر دیجئے مجھ کو، کہ کون شخص طاقت رکھے گا کھڑے ہونے کی قیامت کے دن (یعنی اللہ کے آگے حساب کے لئے کھڑے ہونے کی کون طاقت رکھے گا۔ ایسا دن کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے، اس کے متعلق یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اس دن کھڑے ہونگے لوگ سامنے رب العالمین کے، فَقَالَ۔ پس فرمایا (جواب میں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے، یُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ عَلَیْہِ کَالصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ۔ ہلکا کیا جائے گا دن قیامت کا مسلمان (کامل، موحد، عامل کتاب وسنت) پر۔ یہاں تک کہ ہوگا وہ دن اس پر مانند نماز فرض کے"۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن باب الحساب)۔

مُلاحظہ:۔ حضرت ابن عمرؓ نے پڑھی یہ سورت، پس جب پہنچے

اس آیت پر یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - تو روئے اور نہ پڑھ سکے مابعد اس کا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرْ! — اللہ رب العالمین کے روبرو کھڑے ہوکر حساب دینے کا منظر صحابہ کو رلا دیتا تھا۔ حالانکہ وہ سب جنتی ہیں۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بھی یہی بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی۔ کہ کون طاقت رکھے گا اللہ کے سامنے کھڑے ہوکر حساب دینے کی؟ — دنیا کی معمولی عدالتوں میں، گواہ شہادت دیتے وقت پسینہ پسینہ ہوجاتا ہے، عدالت کے رعب سے خالق و لرزاں ہوتا ہے، تو اللہ واحد القہار کے حضور کھڑا ہوکر حساب دیتے وقت کیا گزرے گی۔ یہ تصور ہی آدمی کی روح قبض کرلیتا ہے، ہوش اڑجاتے ہیں کہ حشر کا دن، جو دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ مسلمان پر کتنی قیامتیں ڈھائے گا۔۔؟

جناب رحمت للعالمینؐ نے فرمایا، اے ابوسعید خدری! قیامت کا (پچاس ہزار سال کا) دن مسلمان پر ہلکا کردیا جائے گا۔ بقدر نماز فرض کے، یعنی جتنا وقت چار فرض ادا کرنے میں لگتا ہے، اتنے وقت میں وہ دن پورا ہوجائیگا، یعنی مومن، مسلمان، صالح الاعمال، پر قیامت کا دن بڑی جلدی گزر جائے گا۔ گویا کہ اس نے فرض نماز پڑھی ہے۔ کہ دن ختم ہوگیا۔

چنانچہ ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے پچاس ہزار سال لمبے دن کے متعلق فرمایا:۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَیُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنُ اَھْوَنُ عَلَیْہِ مِنَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ یُصَلِّیْھَا فِی الدُّنْیَا ۔ "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تحقیق وہ دن سبک کیا جائے گا مسلمان کا مل پر یہاں تک کہ ہوگا سبک تر، اور آسان تر، مسلمان پر نماز فرض سے کہ پڑھتا ہے اس کو دنیا میں" (مشکوٰۃ شریف)۔

EmaanLibrary.com

کہاں ہیں تہجد پڑھنے والے

اسماء بنت یزید سے روایت ہے، اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کی، کہ فرمایا حضورؐ نے، جمع کئے جائیں گے لوگ ایک میدان فراخ میں قیامت کے دن پس پکارے گا ایک پکارنے والا۔ کہ کہاں ہیں وہ لوگ کہ جدا ہوتے ہیں ان کے پہلو خواب گاہوں سے (یعنی تہجد پڑھنے والے) پس اٹھیں گے اہل محشر سے ایسے لوگ حالانکہ وہ تھوڑے ہوں گے، پس داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے، (کیونکہ انہوں نے صبر کیا تھا مشقتِ طاعت پر اور ترک کی تھی لذت راحت و آرام کی۔ کہ نرم گرم بستر چھوڑ کر رات کو عبادت کے لئے اٹھتے تھے) پھر حکم کیا جائے گا۔ باقی لوگوں کے لئے حساب لینے کا۔" (مشکوٰۃ باب الحساب)

رحمت للعالمینؐ کا حوضِ کوثر

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَّ زَوَايَاهُ سَوَآءٌ وَّ مَاءُهٗ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهٗ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا ه (بخاری۔ مسلم)

"حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حوض میرا (جو میدانِ حشر میں ہوگا) ایک مہینہ چلنے کی مسافت ہے، اس کے چاروں کونے برابر ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اور اس کے آبخورے مانند ستاروں آسمان کے ہیں۔ جو شخص اس سے ایک بار پی لیگا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔" میدان حشر میں ہر نبی کا حوض ہوگا۔ اور اس نبی کی امت کے صالح

EmaanLibrary.com

لوگ وہاں سے پانی پئیں گے، ایسے ہی ہمارے رسولؐ امین، رحمت للعالمین، خاتم النبیین، سید المرسلین، شفیع المذنبین، سید الکونین، سید الثقلین، سید ولد آدم، راہ نوردِ جادہ اسریٰ، حبیب خدا، اشرفِ انبیاء، حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی حوض ہوگا۔ یہ حوض ان کی شایانِ شان ہوگا۔ اس حوض کے چاروں زاویے برابر ہوں گے۔ یعنی مربع ہوگا۔ ہر طرف اس کی ایک ماہ کی مسافت ہوگی۔ یعنی ایک مہینے میں آدمی ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچے گا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اور خوشبو مشک سے بڑھ کر معطر ہوگی، حوض کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے، کثرت اور روشنی میں، جو شخص ایک بار اس حوض سے پئے گا، اس کو میدان محشر میں قطعاً پیاس نہ لگے گی، حتّٰی کہ جنت میں داخل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عرصہ محشر میں یہ حوض عطا کرے گا۔ جنت کی نہرِ کوثر سے پانی اس میں آئے گا۔ اور حضورؐ اپنی پیاسی امت کو اس سے پلائیں گے۔ کہ آپؐ ساقیٔ کوثر ہوں گے۔

جنّت کی نہرِ کوثر

جب حضرت ختم نبیّاں صلے اللہ علیہ وسلم معراج میں گئے۔ تو آپ نے جنت کی سیر کی، وہاں آپ نے ایک نہر دیکھی، جس کی مٹی مشک تیز خوشبودار تھی، اور اس کے دونوں طرف موتی کے گنبد تھے۔ حضورؐ نے جبرئیل سے پوچھا۔ کیا ہے یہ نہر اے جبرئیل؟ جبرئیل نے عرض کیا۔ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ "یہ نہر کوثر ہے۔ جو اللہ نے آپ کو عطا کی ہے۔" (بخاری شریف)

یہی جنت کی نہر کوثر ہے۔ جس کا پانی حوض کوثر میں گرے گا، اور

EmaanLibrary.com

امتِ خیرالوریٰ کے خوش بخت لوگ پئیں گے۔ اور عرصہ محشر میں ٹھنڈے رہیں گے۔

مقامِ قرب و رحمت سے دور ہو جاؤ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حوض پر امّت کے پیش رَو ہوں گے، آپ کی امت کے لوگ حوض کوثر سے پانی پئیں گے، وہاں کچھ لوگ ایسے آئیں گے، کہ ان کے اور حضور انورؐ کے درمیان پردہ آجائے گا، حضورؐ فرمائیں گے۔ اِنَّھُمْ مِنِّیْ۔ یہ میری امت کے لوگ ہیں۔ فَیُقَالُ۔ پھر کہا جائے گا۔ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ۔ آپ کو معلوم نہیں۔ جو کچھ آپ کے بعد انہوں نے (دین میں) بدعتیں پیدا کیں۔ پھر حضورؐ فرمائینگے۔ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَیَّرَ بَعْدِیْ۔ ہلاکت ہو اور رحمت سے دوری ہو، ان لوگوں کو جنہوں نے میرے بعد دین کو بگاڑا۔ (متفق علیہ)

نوٹ:۔ ثابت ہوا۔ کہ بدعتی لوگ نہ حوض کوثر سے پانی پی سکیں گے نہ ان کو حضورؐ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ بلکہ بزبانِ رسولِ خدا ان کے لئے پھٹکارا اور ہلاکت ہوگی۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ حضور انورؐ بعد وفات اپنی امت کے حالات سے بے خبر ہیں۔ نہ غیب دان ہیں۔ نہ حاضر ناظر۔

حضرت عائشہؓ دوزخ کے خوف سے روئیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ وہ دوزخ کی آگ کو یاد کرکے (خوف سے) روئیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا یُبْكِیْكِ۔ عائشہؓ! کیا سبب ہے تیرے رونے کا؟

قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَیْتُ۔ عرض کیا۔ یاد کیا میں نے آگ کو۔ (تو اس کے خوف سے) روئی ہیں!۔

EmaanLibrary.com

فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ "حضرت عائشہؓ نے پوچھا۔ آیا یاد رکھو گے آپ اپنے اہل وعیال کو دن قیامت کے ؟

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :۔

اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا ۔ لیکن تین جگہ (ایسی ہیں کہ) کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ (اے عائشہؓ!)۔

(پہلی جگہ) عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهُ اَمْ يَثْقُلُ ۔ نزدیک میزان کے یہاں تک کہ ہلکی ہوئی ترازو اس کی یا بھاری ہوئی!

(دوسری جگہ) وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ اَفِيْ يَمِيْنِهِ اَمْ فِيْ شِمَالِهِ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ ۔ اور وقت دینے اعمالناموں کے۔ جس وقت کہا جائے گا۔ (یعنی از راہ خوشی کے کہے گا وہ شخص لوگوں کو جس کے داہنے ہاتھ میں اعمالنامہ ملے گا)۔ لو جی پڑھو اعمالنامہ میرا۔ یہاں تک کہ جانے کہ کہاں پڑا۔ اعمالنامہ اس کا! ۔ (آیا دائیں ہاتھ میں۔ یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے)

(تیسری جگہ) وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ (ابوداؤد)۔ اور نزدیک پُل صراط کے۔ جس وقت رکھا جائے گا (پُل) درمیان اوپر دوزخ کے!"

تین جگہ کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا

مُلّا حَظْهَا:۔ حشر کے دن کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا۔ بالخصوص تین جگہ سب کو اہل وعیال بھولے ہوں گے۔ میزان کے نزدیک، کہ

EmaanLibrary.com

جب نیکی بدی تُل رہی ہوگی، ہر کوئی اسی غم میں ہوگا۔ کہ کیا انجام ہوتا ہے اس کے اعمال کا۔ آیا پلڑا نیکی کا بھارا ہوتا ہے یا بدی کا۔ اس نازک مرحلہ میں ہر شخص تھر تھر کانپے گا۔ ہوش اڑے ہوں گے!۔

جب اعمالنامے ملنے کا وقت ہوگا۔ اس گھڑی بھی ہر شخص کا کلیجہ منہ کو آئے گا۔ کہ آیا اس کا عملنامہ دائیں ہاتھ میں تھمایا جاتا ہے۔ یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَهْ ۝ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ۝ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۝ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۝ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ۝ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ۝ (پ۲۹ ع ۵)

"تو جس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو وہ (خوشی خوشی لوگوں سے) کہے گا۔ لو جی (یہ) میرا نامہ اعمال، تو پڑھو۔ مجھ کو تو (دنیا کی زندگی میں) یقین تھا کہ (ایک دن) میرا حساب (یعنی نامہ اعمال) مجھ کو ملے گا۔ (سو ملا)۔ تو وہ (شخص) بڑے خاطر خواہ عیش میں ہوگا۔ (یعنی) بہشت بریں میں۔ جس کے پھل جھکے ہوں گے (اور ان سے کہا جائے گا۔ کہ) کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ۔ ان عملوں کے صلہ میں، جو تم نے گذشتہ ایام (یعنی دنیا) میں کئے ہیں"

اور پل صراط کے نزدیک بھی اپنی اپنی پڑی ہوگی۔ جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو جائے گی۔ کہ آیا اس نے پل کو عبور کر کے نجات پالی ہے، یا پُل

EmaanLibrary.com

سے نیچے گر گیا ہے جہنم میں۔

واضح ہو کہ پل جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔ جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگا۔ اور وہاں گھٹا ٹوپ اندھیرا ہوگا۔ ہر شخص کو اس پل سے گزرنا ہوگا۔ یعنی پل کو عبور کر کے جنت میں جانا ہوگا، پھر مومن موحد صالح الاعمال، اللہ کے فضل سے اپنے اعمال کی روشنی میں اسے چشم زدن میں پار کر جائیں گے۔ اور کافر اور منافق اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔ عَافَانَا اللّٰہُ الْکَرِیْمُ۔

یہ ہیں وہ تین جگہیں۔ جہاں سب خلقت حیران اور درماندہ ہوگی — کسی کو کسی کی خبر لینے، اور یاد کرنے کی مجال نہ ہوگی۔ اے اللہ! ہم پر یہ سب منزلیں اپنے فضل اور کرم سے آسان کر دینا۔ واسطہ دیتے ہیں ہم تجھ کو تیری بے پناہ رحمت کا۔

بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنے والے کا حال

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ ۝ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ۝ یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۝ مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَهْ ۝ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۝ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ اِنَّهٗ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۝ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۝ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ۝ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ۝ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ۝ (پ ۲۹ ع ۵)

EmaanLibrary.com

"اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ پس وہ (نہایت حسرت سے) کہے گا۔ کیا اچھا ہوتا۔ کہ مجھ کو میرا نامۂ اعمال ملتا ہی نہ۔ اور مجھ کو یہ خبر ہی نہ ہوتی۔ کہ میرا حساب کیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا۔ کہ موت ہی (میرا) خاتمہ کر چکی ہوتی۔ (آہ) میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ مجھ سے میری بادشاہت (جاہ و جلال) لٹ گئی۔ (پھر ہم حکم دیں گے کہ) اس کو پکڑو۔ پس اس کے گلے میں طوق ڈالو۔ پھر اس کو جہنم میں دھکیل دو۔ پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستّر گز ہے، اس کو جکڑ دو۔ یہ شخص خدائے عظیم پر ایمان نہ لایا تھا۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب (بھی) نہیں دیتا تھا۔ سو آج اس شخص کا نہ کوئی دوست دار ہے اور نہ کھانے کو کوئی چیز ہے۔ بجز زخموں کے دھون کے جس کو سوائے بڑے گنہگاروں کے کوئی نہ کھائے گا۔"

اللہ تعالےٰ کی بغاوتوں، سرکشیوں، نافرمانیوں، اور بدکاریوں کے سیاہ نامے حشر کے روز انسان کا منہ کالا کر کے رکھ دیں گے اور اسے ان سزاؤں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور ایسے عذابوں کی چکی میں پسنا ہوگا۔ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ابھی وقت ہے۔ انسان! — کچھ سوچ لے! — اور غور کر لے! — فردا سر پر ہے۔

EmaanLibrary.com

موت ذبح کر دی جائے گی

عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا صَارَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ وَصَارَ اَھْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ۔ جب جنت والے جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں ۔ اُتِیَ بِالْمَوْتِ ۔ موت لائی جائے گی ۔ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ۔ ثُمَّ یُذْبَحُ ۔ یہاں تک کہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائے گا ۔ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ ۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا ۔ اے جنت والو! اب موت نہیں ہے ۔ اور اے دوزخ والو! ۔ اب موت نہیں ہے ۔ فَیَزْدَادُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِھِمْ وَ یَزْدَادُ اَھْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِھِمْ ط ۔ جنت والوں کو یہ سن کر خوشی پر خوشی زیادہ ہو گی ۔ اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہو گا۔" (مسلم شریف)

موت مینڈھے کی شکل میں ہو گی

حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ قیامت کے دن موت کو بلائیں گے ۔ ایک سفید مینڈھے کی شکل میں ۔ اور جنت اور دوزخ کے درمیان میں اس کو ٹھیرائیں گے ۔ پھر کہا جائے گا ۔

EmaanLibrary.com

اے جنت والو! تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ اپنا سر اٹھائیں گے۔ اور اس کو دیکھیں گے۔ اور کہیں گے۔ ہاں ہم پہچانتے ہیں۔ کہ یہ موت ہے۔ پھر کہا جائے گا۔ اے دوزخ والو! تم اس کو پہچانتے ہو؟ — وہ سر اٹھائینگے۔ اور اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے۔ ہاں ہم پہچانتے ہیں کہ یہ موت ہے۔ پھر حکم ہوگا۔ پس وہ مینڈھا ذبح کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا — اے جنت والو! تم کو ہمیشہ رہنا ہے۔ کبھی موت نہیں ہے۔ اور اے دوزخ والو! تم کو ہمیشہ رہنا ہے۔ کبھی موت نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی :-

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّ هُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ — وَ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا —

"اور ڈرا ان کو افسوس کے دن سے جب فیصلہ ہو جائے گا۔ اور وہ غفلت میں ہیں اور یقین نہیں کرتے"

پھر آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف۔ (یعنی لوگ دنیا میں ایسے مشغول ہیں۔ کہ قیامت کا ڈر نہیں)۔

موت مر جائے گی

مذکورہ حدیث میں آپ پڑھ آئے ہیں۔ کہ جنت اور دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی شکل میں لاکر ذبح کر دیا جائے گا۔ اور جنتیوں، اور دوزخیوں کو سنا دیا جائے گا۔ کہ اب تم کو موت نہیں آئے گی۔ کہ موت مر گئی ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ جس شخص کو عذاب دوزخ کا سامنا ہوگا۔ اس کا عذاب دائمی ہوگا۔ دنیا کے مصائب اور نوائب اگر ساری عمر بھی رہیں۔ تو بالآخر ختم ہو جاتے ہیں۔ کہ موت آکر ان کو مٹا دیتی ہے۔ لیکن قیامت کے دن کی تکلیفیں، مصیبتیں، اور سزائیں کبھی ختم نہیں

EmaanLibrary.com

ہوں گی ـــــ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا، تو کدھر جائیں گے

دنیا کی مصیبتوں سے تو مر کر چھوٹ جائیں گے، لیکن آخرت کی مصیبتوں اور عذابوں سے تو کبھی چھٹکارا نہ ہوگا۔ لہذا غور اور فکر کریں۔ اور اسی جہان میں آخرت کے آرام و چین کا بندوبست کرلیں۔

عرصۂ محشر میں شفاعتِ کبریٰ کا منظر

قیامت کے روز تمام ذریت آدم داورِ محشر کے حضور چٹیل میدان میں حاضر ہوگی۔ آفتابِ محشر کی دوزخ بدوش گرمی ساری خلقت کو آتش زیر پا کردے گی۔ مارے پیاس کے سب جاں بلب ہوں گے۔ سورج بہت قریب آجائے گا۔ زمین انگارا ہوگی۔ اور عریاں بدن اہل محشر نعل در آتش ہو جائیں گے۔ ہر شخص پسینے میں ڈوبا ہوگا۔ ایسی کھلبلی مچے گی۔ وہ ہنگامہ ہوگا۔ جو کسی نے دیکھا ہے نہ سنا۔ ہل چل کے عالم اضطراب کی فضا، گھبراہٹ اور بے قراری کی حالت سے ان کے کلیجے مونہوں کو آجائیں گے، اور یہ قیامت کا دن دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ موقف میں اس طویل قیام کے غم سے ان کے ہوش اڑ جائیں گے۔

سب کی یہ خواہش ہوگی۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حساب شروع کریں۔ تاکہ پتہ چل جائے۔ کہ ہمارا کیا انجام ہوا ہے۔ اور اس عذاب سے جان چھوٹے، ہر لمحہ ان کے اضطراب کی آتش کو بھڑکائے گا۔ اور بے چینی، اور بے قراری

EmaanLibrary.com

کو بڑھائے گا - پر کون کہے اللہ کو، کہ حساب شروع کر - یہ تاب، یہ مجال، یہ طاقت کسی میں نہ ہوگی - سب دم بخود، مہر بلب، خائف، ترساں لرزاں حیران اور پریشان ہوں گے! — ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ (پ ۳۰ ع ۲)

"(وہ) آسمانوں کا اور زمین کا، اور جتنی مخلوقات ان دونوں میں ہے، سب کا مالک (ہے) بڑا مہربان - (قیامت کے دن مارے ہیبت کے لوگ) اس سے بات تک نہیں کر سکیں گے"

چالیس برس تک ساری خلقت حشر کے میدان میں کھڑی رہے گی - اندوہ وغم کے پاٹوں میں پسے گی - ان کا مغز شدت کی گرمی سے ہانڈی کی مثل ابالے کھائے گا - اور وہ ماہیِ بے آب کی طرح تڑپیں گے -

محشر میں کوئی شخص کلام نہ کر سکے گا

قارئین کرام! یہی ہے وہ وقت جس کے متعلق قرآن میں آیا ہے

يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جس دن کھڑے ہوں گے لوگ واسطے (حکم) رب العالمین کے"

حضورؐ نے فرمایا - اس روز — تَدْنُوا الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَ الْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ — نزدیک ہوگا آفتاب (لوگوں کے سروں سے) پس بسبب غم اور گھبراہٹ کے لوگوں کی ایسی حالت ہوگی کہ طاقت نہیں رکھیں گے"

یعنی مدت تک حشر کے میدان میں کھڑے رہنے، اور آفتاب کی

EmaanLibrary.com

نزدیکی سے لوگوں کا یہ حال ہوگا، کہ صبر و سہار کی طاقت کھو بیٹھیں گے۔

کوئی شفیع تلاش کرو

پھر لوگ آپس میں کہیں گے، کیا نہیں دیکھتے ہو تم ایسے شخص کو جو سفارش کرے تمہاری نزدیک اللہ تعالےٰ کے۔ یعنی ایسا شفیع تلاش کرو۔ جو اللہ سے عرض کرے۔ کہ اہل محشر کا حساب شروع کیا جائے۔ کیونکہ ساری خلقت عذاب محشر سے جاں بلب ہو چکی ہے۔

پھر لوگ حضرت آدم علیہ السّلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ سارے لوگوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ اور رکھا بہشت میں۔ اور سجدہ کروایا فرشتوں سے۔ اور سکھائے آپ کو نام ہر چیز کے۔ ہم آپ کے پاس آئے ہیں۔ کہ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا۔ شفاعت کرو ہماری اپنے رب کے پاس۔ تا راحت بخشے ہم کو اور لے جائے ہم کو اس جگہ سے (کہ سخت عذاب میں ہیں ہم)، حضرت آدم علیہ السّلام کہیں گے۔ لَسْتُ هُنَاكُمْ۔ نہیں ہوں میں اس مقام و مرتبہ میں۔ یعنی بعید ہوں میں مقام شفاعت سے۔ رتبہ اس کام کا میں نہیں رکھتا۔ (لیکن تم جاؤ حضرت نوح علیہ السّلام کے پاس)۔

پھر اکابر اہل محشر حضرت نوح علیہ السّلام کے پاس آئیں گے، کہ اللہ سے شفاعت کرو۔ کہ ہم اس مقام سخت سے خلاصی پائیں، ہمارا حساب شروع کیا جائے۔ حضرت نوح علیہ السّلام کہیں گے ــ لَسْتُ هُنَاكُمْ۔ نہیں ہوں میں اس مقام و مرتبہ میں۔ یعنی شفاعت کرنا میرا

EmaanLibrary.com

منصب نہیں ہے۔ میں نہیں کر سکتا۔ لیکن تم جاؤ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پاس۔ کہ وہ اللہ کے دوست ہیں)۔

پھر لوگ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پاس آئیں گے۔ اور وہی عرض کریں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کہیں گے۔ اِنِّیْ لَسْتُ هُنَاكُمْ۔ بلا شبہ میں نہیں ہوں اس مرتبہ میں۔ (لیکن جاؤ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پاس)۔

لوگ پھر حضرت موسےٰ علیہ السّلام کے پاس آئیں گے۔ اور وہی عرض کریں گے، جواب میں حضرت موسےٰ علیہ السّلام بھی یہی کہیں گے۔ اِنِّیْ لَسْتُ هُنَاكُمْ۔ بلا شبہ نہیں ہوں میں اس مرتبہ میں۔ (لیکن جاؤ تم حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کے پاس)۔

لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کے لئے کہیں گے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کہیں گے۔ لَسْتُ هُنَاكُمْ۔ میں نہیں ہوں اس مقام میں۔ (لیکن جاؤ حضرت مُحمّد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس)۔

رحمتِ عالم شفاعت کریں گے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پس آئیں گے لوگ میرے پاس۔ پھر میں اذن مانگوں گا۔ اپنے رب کے پاس آنے کا۔ (یعنی جنت میں عرش کے نیچے۔ اور یہی ہے مقام محمود۔ جس کا اللہ نے حضورؐ سے وعدہ کیا ہُوا ہے۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝) پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے پاس آنے کا اذن دے گا۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔ (دیکھنے کی کیفیت اللہ ہی جانتا

ہے) تو سجدہ میں گر پڑیں گے۔ حضور انور ایک ہفتہ تک اللہ کے آگے سجدے میں پڑے رہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمدیں اور تعریفیں کریں گے، یہ حمدیں اللہ تعالیٰ آپ کو اسی وقت الہام فرمائے گا۔ حدیث میں خود حضورؐ فرماتے ہیں۔ یُلْهِمُنِیْ مَحَامِدًا اَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِیَ الْاٰنَ۔ الہام کرے گا اللہ تعالیٰ مجھ کو طرح طرح کی حمدیں کہ حمد کروں گا میں اس کو ساتھ ان حمدوں کے، وہ حمدیں اس وقت (یعنی دنیا میں) نہیں ہیں حاضر مجھ کو۔ یعنی اب مجھے ان حمدوں کا علم نہیں ہے۔

پھر اللہ فرمائے گا۔ سر اٹھا اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور کہہ (جو کہنا ہے) قبول کی جائے گی عرض تیری۔ اور شفاعت کر، قبول کی جائے شفاعت تیری۔ اور مانگ تو، دیا جائے گا۔ حضورؐ فرماتے ہیں، پھر میں اپنا سر سجدے سے اٹھاؤں گا۔ اور (شکرانہ میں) تعریف کروں گا میں اپنے رب کی، ساتھ تعریف اور حمد کے، جو سکھلائے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ وہ تعریف۔

یہ ہے وہ مقام محمود جہاں حضورؐ سجدہ میں گرے۔ اور قبولیت کی دولت سے مالا مال ہو کر اٹھے۔ تمام اہل محشر آپ کا یہ رتبہ دیکھ کر تعریف کریں گے۔ اسی لئے اس کو مقام محمود کہتے ہیں۔ اور اس لئے بھی یہ مقام محمود ہے۔ کہ یہاں حضورؐ اللہ تعالیٰ کی بے شمار حمدیں کرینگے اور اس مقام محمود کا نام وسیلہ بھی ہے۔ اور فضیلہ بھی۔ یہ تینوں نام دعائے اذان میں آئے ہیں۔ یہ ہے دعائے اذان:-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ

EmaanLibrary.com

نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ۔ (بخاری شریف)

"اے اللہ مالک اس دعوت تامہ کے (یعنی اذان کے) اور نماز قائم ہونے والی کے۔ عطا کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ (بلند درجہ بہشت کا یعنی مقام محمود)۔ اور بزرگی۔ اور کھڑا کر ان کو مقام محمود میں کہ وعدہ کیا تو نے اس کا"

اس دعائے اذان میں جناب رحمتؐ عالم کے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگا گیا ہے۔ اور حدیث میں حضورؐ نے فرمایا ہے، کہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے۔ جو صرف ایک ہی بندہ کے لئے ہے۔ اور امید کرتا ہوں، کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ جو کوئی میرے لئے اللہ سے یہ درجہ یعنی وسیلہ مانگے گا۔ میں اس کے لئے قیامت کو شفاعت کروں گا یعنی اذان کے بعد اذان کی دعا پڑھنی چاہیئے۔ اس میں حضورؐ کے لئے وسیلہ مانگا جاتا ہے۔ ایسے شخص کی حضورؐ شفاعت کریں گے۔ (مشکوٰۃ)

تو حضورؐ نے خود ہی وسیلہ مانگنے کی دعا سکھا دی) ۔ اٰتِ مُحَمَّدِ نِ الْوَسِیْلَۃَ ۔ اے اللہ عطا کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ یعنی بہشت کا بلند درجہ۔ جہاں پہنچ کر حضورؐ نے باذن اللہ شفاعتِ کبریٰ کرنی ہے۔

آگے وَالْفَضِیْلَۃَ فرمایا۔ کہ اللہ سے میرے لئے فضیلہ (بزرگی) مانگو۔ یہ فضیلت بھی وسیلہ کا نام ہی ہے۔ مزید ارشاد ہوا۔ کہ کہو وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ۔ اور اے اللہ! کھڑا کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود پر جس کا تو نے (قرآن میں) وعدہ کیا ہوا ہے یہ مقامِ محمود ہی وسیلہ ہے۔ اور یہی فضیلہ ہے۔

رحمتِ عالم کی مقامِ محمود سے زمین پر واپسی

تو جناب رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ و سلم حشر کے میدان سے بڑی عزت و شان کے ساتھ براق پر سوار ہو کر (جنت کے اندر) مقامِ محمود میں جائیں گے۔ بہشت کے بلند درجہ وسیلہ میں قدم رنجہ فرمائیں گے۔ فضیلت کا اعزاز پائیں گے۔ حضرت کا یہ مرتبہ، اور شان سارے اہلِ محشر دیکھیں گے، اور سب کی زبان پر حضورؐ کی تعریف ہوگی۔

پھر خدا کے حکم سے یہاں حضورؐ ربّ الارباب کے آگے سجدہ میں گر جائیں گے۔ اور اہلِ محشر کی شفاعت کریں گے۔ جیسا کہ اوپر آپ پڑھ آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت قبول کرلے گا۔ اور حضرت سید ولد آدم پھر واپس اہلِ محشر کے پاس آجائیں گے۔ اور فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام اہلِ محشر کا حساب لینے کے لئے زمین پر تجلی فرمانے لگے ہیں۔ حساب کے لئے تیار ہو جاؤ۔

ربّ العزّت کا حشر میں تجلّی فرمانا

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ (پ۲۴ ع ۴)

"اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی۔ اور (لوگوں کے اعمالنامہ کی) کتاب (سامنے) رکھ دی جائے گی۔ اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے۔ اور لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جائے گا۔ اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔"

محشر میں عدالتِ خداوندی

اللہ کی تسبیحیں پڑھتے ہوئے پہلے آسمان

EmaanLibrary.com

کے فرشتے زمین پر آئیں گے۔ ان کے آنے پر بہت روشنی ہو گی۔ وہ اہلِ محشر کو گھیر لیں گے، پھر دوسرے آسمان کے فرشتے نورانی فضا میں نازل ہوں گے۔ اور صفیں بنائیں گے۔ اسی طرح ساتوں آسمانوں کے ملائک زمین پر آکر قطار اندر قطار کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر کرسی اور عرش کے فرشتے بھی زمین پر آجائیں گے۔ ساتھ ہی آٹھ فرشتے عرش رب العالمین کو اٹھائے ہوئے زمین پر لے آئیں گے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا۔ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ۔ یعنی اس دن تیرے رب کے عرش کو اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا۔ اور (اے پیغمبرؐ) آئے گا رب تیرا، اور فرشتے صف بستہ۔"

یعنی ملائکہ آسمان سے زمین پر (میدان محشر میں) آئیں گے، قطار اندر قطار۔ اور تمام اہل محشر کو گھیر لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کے نور سے زمین جگمگا اٹھے گی۔ یعنی ذات باری تعالیٰ جلوہ فرما ہو گی۔ اس کی کیفیت ہم نہیں جانتے۔ اور ایمان ضرور لاتے ہیں۔ کہ اللہ واحد القہار لوگوں کے محاسبہ کے لئے نزول اجلال فرمائیں گے۔ اور عرش مجید بھی آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے لے آئیں گے۔

عرش کے سایہ میں جگہ پانے والے

حشر کے میدان میں کہیں سایہ نہ ہو گا۔ سوائے سایہ عرش کے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔ ان کی خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں دی ہے:۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات شخص ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے

EmaanLibrary.com

سایہ میں (یعنی عرش کے سایہ میں) رکھے گا۔ جس دن سوائے اس کے سایہ کے کہیں سایہ نہ ہوگا۔

① حاکم عادل۔

② وہ جوان جس نے اپنے پروردگار کی عبادت میں ہوش سنبھالا ہو۔

③ وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہے۔

④ وہ دو شخص جو اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ جب ملتے ہیں، تو اسی کی محبت میں۔ اور جدا ہوتے ہیں۔ تو اسی کی محبت میں۔

⑤ وہ شخص جو تنہا اللہ کو یاد کرتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

⑥ وہ شخص جسے کسی حسین مالدار عورت نے (بدی کے لئے) بلایا۔ پھر اس شخص نے کہا۔ تحقیق میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

⑦ وہ شخص جس نے کچھ دیا۔ (اللہ کے نام پر) پھر چھپایا اس کو۔ یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوا۔ کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔" (بخاری شریف)

آپس میں دوستی رکھنے والے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو میری عظمت و جلال کے خیال سے آپس میں دوستی رکھتے تھے آج میں ان کو اپنے سایہ میں جگہ دوں گا۔ جس دن میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں۔ (مسلم شریف)

EmaanLibrary.com

حشر میں نورانی چہرے

حضرت عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعض خدا کے بندے ایسے ہوں گے۔ جن پر قیامت کے دن انبیاء اور شہید رشک کریں گے، وہ ایسے (صالح الاعمال) لوگ ہیں۔ جو بغیر تعلق رشتہ داری اور بغیر معاملہ مالی کے اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے تھے۔ ان کے چہرے نورانی ہوں گے۔ (ابوداؤد)

تنگ دست کو مہلت دینا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اسے معاف کردے۔ اس کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔ (مسلم شریف)۔

محشر میں امّتِ خیر الوریٰ کی پہچان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دوست رکھتا ہوں۔ کہ اپنے بھائیوں کو دیکھوں۔ صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا! تم تو میرے دوست ہو۔ اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں۔ جو ابھی نہیں آئے۔ پھر صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا حضرت آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو جو ابھی وجود میں نہیں آئے۔ کیونکر پہچانو گے؟۔ آپ نے فرمایا۔ اگر کسی شخص کے گھوڑے سب کے سب پنج کلیان ہوں۔ یعنی ان کے منہ، ہاتھ، پاؤں سفید ہوں۔ وہ اور لوگوں کے گھوڑوں میں ملے ہوئے ہوں، جو سب کے سب سیاہ رنگ ہوں۔ کیا وہ شخص اپنے (پنج کلیان) گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا؟۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ہاں حضور ضرور پہچان لیگا۔

EmaanLibrary.com

آپ نے فرمایا۔ میری امت کے لوگ قیامتؔ کے دن وضو کے اثر سے سفید رنگ اور سفید منہ اور سفید ہاتھوں پاؤں والے ہونے کی حالت میں میرے پاس آئینگے، اور میں اپنے حوض پر موجود ہوں گا۔ (مسلم شریف)

مُلاحظہ:۔ حدیث مذکور سے معلوم ہُوا۔ کہ جناب نبی رحمت صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اپنی امت کو سفید منہ، سفید ہاتھوں پاؤں والے ہونے کی حالت میں پہچانیں گے۔ اور ان اعضاء کا چمکنا وضو کے اثر سے ہوگا۔ اور وضو نمازوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ سنت کے مطابق نماز پڑھنے والوں کے اعضاء روشن ہونگے، اور نمازیوں کو حوض کوثر پر جناب ساقی کوثر پہچان لیں گے۔ اور ان کو کوثر کا پانی بھی پلائیں گے۔ تو بے نمازوں کا حشر کے دن برا حال ہوگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ بے نماز فرعون، ہامان، اور ابی بن خلف کے ساتھ دوزخ میں ہوں گے۔

نماز ترک کرنے والو! اب وقت ہے۔ توبہ کر کے نماز شروع کر دو اور تا زیست نہ چھوڑنا۔

میں اولادِ آدم کا سردار ہونگا

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ "میں سردار ہوں گا اولادِ آدم کا دن قیامت کے"۔ وَ اَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ۔ "اور پہلے قبر سے میں ہی اٹھایا جاؤں گا"۔ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔ "اور اول شفاعت کرنے والا، اور اول شفاعت قبول کیا گیا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

EmaanLibrary.com

سیلابِ رنگ و نور طلوعِ سحر میں ہے
تابندہ کہکشاں تیری گردِ سفر میں ہے

سبحان اللہ! کیا شان بخشی ہے اللہ نے اپنے رسولِ معظم کو کہ سید ولد آدم ہیں آپ!۔ اس جہان میں بھی اور اس جہان میں بھی آپ کی شان جیسا نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، اور نہ کسی ماں نے جنا ہے۔ آپ ہی سب سے پہلے قبر سے اٹھیں گے۔ اور سب سے پہلے آپ ہی، محبوس اہل محشر کے لئے اللہ سے عرض کریں گے۔ تو اول شافع محشر ہوئے، اور آپ ہی کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی، اور اہل محشر کا حساب شروع ہوگا۔ تو آپ اول مشفّع ہوئے۔ ؎

تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

رحمتِ عالم بہشت کا دروازہ کھلوائیں گے

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آؤں گا میں بہشت کے دروازہ پر قیامت کے دن۔ پھر کھلواؤں گا میں۔ پس کہے گا نگہبان بہشت کا کون ہے تو؟ میں کہوں گا کہ میں محمدؐ ہوں۔ پھر کہے گا وہ کہ تیرے سبب حکم کیا گیا ہوں۔ کہ نہ کھولوں میں دروازہ کسی کے لئے پہلے تیرے۔ (مسلم شریف)

یعنی اللہ تعالےٰ نے بہشت کے دربان کو حکم دے رکھا ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے اگر کوئی بھی دروازہ کھلوانا چاہے۔ تو ہرگز نہ کھولنا۔ اسی لئے حضورؐ کے دروازہ کھلواتے وقت دربان پوچھ لے گا۔ کہ تم کون ہو؟ ۔ حضورؐ اپنا نام بتائیں گے۔ تو پھر دربان دروازہ کھول

EmaanLibrary.com

دے گا۔ سبحان اللہ! کتنا مرتبہ ہے رسولِ رحمت کا۔ کہ سب سے پہلے جنت کا دروازہ آپ ہی کھلوائیں گے۔

چنانچہ حضرت انس رضؓ کی ایک روایت میں آیا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَآءِ تَبْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ۔ میں زیادہ ہوں گا پیغمبروں میں از روئے تابعوں کے دن قیامت کے۔ (یعنی میری امت سب نبیوں کی امتوں سے زیادہ ہو گی) اور سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ یعنی کھلواؤں گا۔ (مسلم شریف)۔

حمد کا جھنڈا حضورؐ کے ہاتھ میں

حضرت ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں بہترین اولاد آدم ہوں دن قیامت کے۔ اور نہیں کہتا میں یہ بات فخر سے (بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں)۔ اور میرے ہاتھ میں ہو گا جھنڈا حمد کا۔ (کہ آپ حمد میں یگانہ ہیں۔ کل خلائق پر) اور نہیں کوئی پیغمبر قیامت کے دن کیا آدم اور کیا سوا ان کے، مگر میرے جھنڈے کے نیچے آئیں گے۔ (پناہ ڈھونڈیں گے، اور میرے تابع ہوں گے)۔ اور اول قبر سے میں ہی نکلوں گا۔ اور نہیں فخر سے کہتا ہوں۔ (ترمذی شریف)

فقیر مسلم (ان) حضورؐ کے ساتھ ہونگے

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کی جماعت میں) فرمایا۔ کہ میں اللہ کا حبیب ہوں، اور میں اٹھانے والا ہوں جھنڈا حمد کا دن قیامت کے، آدم اور آدم کے سوا جو ہیں۔ سب اس عَلَم کے نیچے ہوں گے۔ اور میں ہوں گا اول شفاعت

EmaanLibrary.com

رنے والا۔ اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت کے دن۔ اور میں فخر سے نہیں کہتا۔ اور میں ہوں اول ان کا جو حلقے ہلائیں گے۔ بہشت کے دروازے کے۔ پس کھول دے گا اللہ تعالیٰ میرے لئے دروازہ بہشت کا پھر مجھ کو داخل کرے گا اس میں۔ اور میرے ساتھ ہوں گے فقیر مسلمان، اور نہیں فخر سے کہتا میں، اور میں ہوں بزرگ تریں اگلوں اور پچھلوں کا۔ اور نہیں فخر سے کہتا میں۔ (ترمذی شریف)

فقیر مسلمان سے مراد وہ مسلمان ہیں۔ جنہوں نے ساری زندگی اللہ کے دروازہ کے سوا کوئی اور دروازہ نہ دیکھا۔ کبھی غیر اللہ سے سوال نہ کیا۔ احکام الٰہی اور فرائض کی سخت پابندی کی۔ اور زندگی سنت کے مطابق گزاری۔

فقیر کہتے ہی ہیں۔ صرف اللہ کے محتاج، اور غیر اللہ کی احتیاج سے بچنے والے کو۔ جس نے اللہ کے سوا دوسرے دروازے کی طرف نظر کی وہ فقیر الی اللہ نہ ہوا۔ وہ تو عسر اور یسر میں، صحت اور مرض میں، خوشی اور غمی ہر حال میں اللہ ہی کی طرف رجوع اور اسی پر بھروسا کرنے والا ہوتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سخت فاقہ کی حالت میں کہا تھا۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔ (پ ۲۰) — "اے میرے پروردگار! تو (اپنے خوانِ کرم سے اس وقت) جو (نعمت بھی) مجھ کو بھیج دے۔ میں اس کا (سخت) محتاج ہوں" یاد رہے۔ کہ سب سے بڑے فقیر الی اللہ انبیاء علیہم السلام ہی ہوتے ہیں۔ ان کے بعد حسب طاقتِ ایمان و ایقان امت کے غیور و خود دار مسلمان — اسی کی

EmaanLibrary.com

چوکھٹ پر تا زیست ناصیہ فرسا رہنے والے، غالب مرحوم نے کیا اچھا کہا ہے۔ ؎

دائم پڑا ہُوا تیرے در پر نہیں ہوں میں
خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں

قیامت کو یہ لوگ عزت سے باغوں میں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ط لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَ الَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝ (پ ۲۹ ع ۷)

"مگر وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر ہمیشگی کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جن کے مالوں میں مانگنے والے اور کم سوال کرنے والے کے لئے حصہ مقرر ہے۔ اور وہ لوگ جو قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنے پروردگار سے ڈرنے والے ہیں۔ بے شک ان کے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز

ہے۔ اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ مگر اپنی عورتوں اور باندیوں سے۔ کہ ان کے ساتھ صحبت کرنے سے، ان پر کچھ ملامت نہیں۔ پس جو کوئی اس کے سوا طلبگار ہوگا۔ تو وہ لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں، اور عہدوں کی رعایت کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی شہادت پر قائم رہنے والے ہیں، اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ (قیامت کو) عزت سے باغوں میں ہوں گے۔"

اُمّتِ خیر الوریٰ کے لئے خوشخبری

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو بلائے گا۔ اے آدم! — حضرت آدمؑ کہیں گے۔ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ — میں حاضر ہوں۔ اور خدمت کے لئے مستعد ہوں۔ اور سب طرح کی نیکی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ (کیا حکم ہے؟) اللہ فرمائے گا۔ دوزخ میں جانے والے لشکر کو (اپنی اولاد سے) علیحدہ کر! — وہ عرض کریں گے، دوزخ میں جانے والے لشکر کی کیا مقدار ہے؟ — اللہ فرمائے گا۔ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے! (یعنی ایک — نی ہزار جنت کو اور باقی دوزخ کو بھیجو!) پس اس وقت (خوف سے) بچّہ[1] بوڑھا ہو جائے گا۔ اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی، اور لوگوں کو دیکھے گا تو مست، اور نہیں ہوں گے وہ مست (یعنی شراب سے)

[1] (صفحہ ۳۳۱ پر ملاحظہ کریں)

EmaanLibrary.com

ولیکن عذاب اللہ کا سخت ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ (خوف اور حسرت سے کہ بہشتی ہزار میں سے ایک ہوگا) اے اللہ کے رسول! اور کون ہم سے وہ ایک ہوگا؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اَبْشِرُوا۔ تم کو خوشخبری ہو۔ (غم نہ کرو) پس تحقیق تم میں سے ہوگا ایک شخص، اور یاجوج ماجوج سے ہزار۔ (یعنی تمہاری گنتی بہ نسبت یاجوج ماجوج، اور دوسرے کافروں کے ہزار میں ایک کے حساب پر ہے)۔ پھر فرمایا، مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں امید کرتا ہوں، کہ تم (یعنی میری امت) اہل جنت کا چوتھا[1] حصہ ہوگے۔ یعنی اور تمام امتوں میں سے تین حصے، اور چوتھا حصہ تم ہوگے)۔ صحابہؓ نے خوشی سے تکبیر کہی۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تم تمام جنتیوں کی تہائی ہوگے۔ پھر صحابہؓ نے تکبیر کہی، پھر حضورؐ نے فرمایا۔ مَا اَنْتُمْ فِی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّعْرَۃِ السَّوْدَآءِ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْیَضَ۔ نہیں ہو تم درمیان لوگوں کے (قلت میں) مگر مانند بال سیاہ کے

(۱ بقیہ صفحہ ۳۳۰) بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اہل محشر کو پتہ چلے گا۔ کہ اولاد آدم سے نو سو ننانوے فی ہزار دوزخ میں جائیں گے تو سب کو اس قدر خوف اور غم دامنگیر ہوگا۔ کہ بالفرض اگر وہاں بچہ ہو، تو وہ غم سے بوڑھا ہو جائے گا اور بالفرض اگر حاملہ عورت ہو، تو وہ مارے خوف وغم کے حمل گرا دیگی مطلب یہ کہ اہل محشر دوزخیوں کی خبر سن کر بُری طرح خوف وغم کی لپیٹ میں آجائینگے، حتیٰ کہ وہ فرطِ غم سے مدہوش ہو جائینگے، شدت عذاب کی تاب نہ لاسکیں گے۔ (اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ)۔

[1] حضور انورؐ نے پہلے چوتھا حصہ فرمایا۔ پھر تہائی کی بشارت دی، پھر نصف کا مژدہ سنایا، پھر خوشخبری کا دریا بہا دیا کہ جس طرح سفید رنگ کے بیل کی جلد پر ایک سیاہ بال ہو اس طرح تم جنت میں جانیوالے قلیل ہوگے اور دوزخی کثرت سے ہونگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جوں جوں حضورؐ کے قلب اطہر پر وحی خفی ہوتی گئی۔ توں توں حضورؐ بشارتوں میں اضافہ کرتے گئے۔

EmaanLibrary.com

بیج پوست بیل سفید کے۔" (بخاری۔ مسلم)

(نوٹ):۔ اس خوشخبری پر ہر مسلمان کو اللہ کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ امّتِ خیرالوریٰ تمام بہشتیوں کا نصف ہوگی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ لیکن یہ بات یاد رہے۔ کہ کوئی مسلمان شرکیہ عقیدہ نہ رکھے۔ اور نہ شرکیہ عمل کا مرتکب ہو۔ کیونکہ اللہ نے قرآن میں صاف فرما دیا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ۔ "یقیناً اللہ ہرگز نہیں بخشے گا یہ کہ شریک لایا جائے ساتھ اس کے" تو مشرک عقیدے کا — یا عمل کا — یقیناً جہنمی ہے۔

بغیر حساب و عذاب کے جنت میں جانے والے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَّا حِسَابَ عَلَیْھِمْ وَ لَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّ ثَلٰثُ حَثَیَاتٍ مِنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

"روایت ہے ابو امامہ رضؓ سے۔ کہا! — سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم کو۔ فرماتے تھے، کہ وعدہ کیا مجھ سے، پروردگار میرے نے، کہ داخل کرے بہشت میں میری امت سے ستّر ہزار بغیر حساب، اور بغیر عذاب کے۔ ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار، (یہ ہو گئے چار ارب نوّے کروڑ) — اور تین پسّیں میرے پروردگار کی لپوں سے۔"

یہ کون اللہ والے ہیں۔ جو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں جائینگے اس کی تشریح کے لئے بخاری۔ مسلم، کی حدیث ذیل ملاحظہ فرمائیں، جو

EmaanLibrary.com

حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝ (بخاری۔مسلم) ۔ "داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب کے، وہ (وہ) لوگ ہونگے کہ نہ طلب منتر کی کرتے ہیں۔ اور نہ شگونِ بد لیتے ہیں۔ اور اپنے پروردگار پر ہی بھروسا کرتے ہیں"

مُلاحظہ:۔ لَا یَسْتَرْقُوْنَ ۔نہیں منتر کی طلب کرتے۔ یعنی مطلقاً منتر کی طلب نہیں کرتے، صرف دعا کرتے اور اللہ پر چھوڑتے ہیں، یا کلمات قرآنیہ اور اسماء الٰہیہ کے سوا منتر کی طلب نہیں کرتے، ۔ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ ۔ اور نہ شگون بد لیتے ہیں، یعنی جانوروں کے اڑجانے یا آ بیٹھنے، یا ان کی آواز سننے، یا بلی کے راہ کاٹنے یا چھینک آنے، یا آنکھ پھڑکنے سے شگون نہیں لیتے۔

دورِ جاہلیت میں لوگ شرکیہ تعویذ گنڈے، ٹونے ٹوٹکے۔ منتر۔ تنتر۔ جنتر اور شگون بد وغیرہ اختیار کرتے تھے، اور مسلمانوں پر ان عاداتِ جاہلیت سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ پس جو مسلمان صالح الاعمال کتاب و سنت کی شمع کے پروانے رسوم جاہلیہ اور امور شرکیہ سے بال بال بچیں گے، اور اللہ ہی پر ہر حال میں تکیہ اور بھروسا رکھیں گے۔ دعا کے سوا ہر بات سے اعراض کریں گے، تو مذکورہ حدیث کے انعام سے سرفراز ہوں گے۔

جتنا تعلق اور قرب مردِ موحّد کا اللہ تعالیٰ سے بڑھتا جاتا ہے، اتنا ہی وہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہوتا جاتا ہے۔ جب اس پر قربِ الٰہی کا ایسا وقت آجاتا ہے کہ ایک لمحہ کے لئے بھی وہ ربّ متعال سے صرف نظر نہیں کرتا۔ تو پھر اس کی نظر اسباب سے بھی اٹھ جاتی ہے۔ اور وہ سو فیصد اللہ ہی کا

EmaanLibrary.com

ہو کر رہ جاتا ہے تو پھر ایسے بندے جو مرنے سے پہلے ہی مر گئے ہوں جنہوں نے اللہ کے حکم اور اس کی رضا کے تختہ پر اپنے نفس کے مردے کو لٹا دیا ہو، وہ بلا حساب و عذاب جنت میں نہ جائیں، تو اور کون جائیں گے۔ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ حضورؐ کی امت سے چار ارب نوے کروڑ موحدین بلا حساب جنت میں جائیں گے۔

شہید عالم اور سخی دوزخ میں

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اول لوگوں کا جس پر قیامت کے دن فیصلہ کیا جائے گا۔ ایک شخص ہوگا، جو شہید کیا گیا۔ وہ حضور خداوندی میں لایا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ اپنی نعمتیں اس کو جتلائے گا، جو دنیا میں اسے دی تھیں۔ وہ بندہ ان نعمتوں کو یاد کریگا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کونسا عمل کیا بندہ کہے گا، اے ربّ میں تیرے راستہ میں لڑتا رہا۔ یہاں تک کہ (تیری راہ میں) مارا گیا۔ اللہ کہے گا۔ تو نے جھوٹ کہا۔ و لیکن تو اس لئے لڑتا رہا۔ کہ لوگ کہیں۔ فلاں بڑا بہادر ہے۔ اور یہ بات کہی گئی۔ پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیں گے۔

ایک دوسرا شخص ہوگا۔ جس نے دنیا میں علم (دین کا) حاصل کیا ہوگا۔ اور لوگوں کو علم سکھایا ہوگا، اور قرآن پڑھا ہوگا، وہ پیش کیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد کرائے گا، سو اسے یاد آجائیں گی، اللہ تعالےٰ فرمائیگا، ان نعمتوں میں تو نے کونسا عمل کیا، وہ کہے گا۔ میں نے علم پڑھا۔ اور پڑھایا، اور اے پروردگار! تیری خوشنودی کے لئے قرآن پڑھا۔ اللہ فرمائے گا۔ تو جھوٹا ہے، تو نے علم تو اس لئے پڑھا۔ کہ لوگ کہیں فلاں بڑا عالم ہے، اور قرآن اس لئے

Emaan Library.com

پڑھا۔ کہ کہیں فلاں بڑا قاری ہے۔ سو ایسا کہا گیا۔ (یعنی تیری مراد دنیا میں پوری ہو گئی)۔ پھر حکم ہو گا۔ تو اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیں گے۔

تیسرا ایک شخص ہو گا۔ جس پر اللہ نے کشائش کی۔ اور ہر قسم کا مال دیا، اس کو حاضر کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ جان جائے گا، اللہ کہے گا۔ ان کے بارے میں تو نے کیا عمل کیا، وہ کہے گا۔ میں نے کوئی راستہ اور طریقہ نہیں چھوڑا۔ جس میں مال خرچ کرنے کو تو پسند کرتا ہے، مگر میں نے اس میں تیری خوشی کے لئے مال خرچ کیا۔ اللہ کہے گا۔ تو جھوٹا ہے۔ تو نے تو اس لئے خرچ کیا کہ لوگ کہیں بڑا سخی مرد ہے۔ سو کہا گیا۔ پھر حکم ہو گا۔ اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیں گے۔ (صحیح مسلم)

نوٹ :۔ خوب یاد رکھیں کہ جو عمل بھی کریں۔ سو بار سوچ کر کریں۔ کہ نیت خالص ہو۔ صرف اللہ کی رضا اور خوشی کے لئے کریں۔ دل پر خلوص کا پہرا بٹھا کر اعمال خیر بجا لائیں۔ ریا اور نمود کی نیت سے کئے ہوئے تمام اعمال حشر میں برباد ہو جائیں گے، اور عامل سزا پا جائے گا۔

دفتر تین قسم کے ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دفتر (یعنی اعمالنامے) تین قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ ہے، جسے اللہ نہیں بخشتا۔ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا ہے۔ (اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ) ۔ یعنی اللہ تعالیٰ یہ نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شریک لایا جائے۔

دوسرا وہ دفتر ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ بغیر مطالبہ و حساب کے کبھی نظر انداز نہیں کرے گا۔ یہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ قصاص اور بدلہ دلوائے بغیر درگزر نہیں کرے گا۔

EmaanLibrary.com

تیسرا وہ دفتر ہے جس کی اللہ تعالیٰ پرواہ نہیں کرتا۔ وہ حقوق اللہ ہیں۔ پس اللہ کی سپرد ہیں، چاہے اللہ عذاب دے، چاہے معاف کرے۔ (مشکوٰۃ باب الظلم)

نوٹ :۔ سب سے خطرناک دفتر پہلا ہے۔ جس میں شرک ہوگا، اس دفتر والا ابد الآباد تک دوزخ میں رہے گا۔ کبھی نجات نہ پائے گا۔ اس دفتر کی آج خوب جانچ پڑتال کرلیں۔ کسی قسم کا شرک ہو چکا ہو۔ تو خلوص دل سے توبہ کرکے آئندہ عقیدہ اور عمل درست کرلیں، ورنہ حشر میں کوئی علاج کارگر نہ ہوگا۔

دوسرا دفتر بندوں کے حقوق کا ہے، اس کی بھی یہاں ہی صفائی کرلیں۔ حشر میں سخت مصیبت کا سامنا ہوگا۔

تیسرے دفتر کے کیا کہنے ہیں۔ قربان جاؤ اپنے اللہ پاک پر، اس دفتر کی اللہ پرواہ نہیں کرتا۔ اور کرے بھی کیوں۔ بندوں کو سزا دے کر اس کا کیا سنورے گا۔ خود فرماتا ہے۔ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ۔ اللہ تم کو عذاب کرکے کیا کریگا اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ۔ اگر تم شکر کرو۔ اور (اس پر توحید بھرا) ایمان لاؤ۔

(پ۵ ع ۱۸)

سب سے بڑا شکر اللہ کا یہ ہے۔ کہ اس کے فرائض پنجگانہ کو سنت کے مطابق پورا کرتے رہو۔ اور جہاں تک ہو سکے، استغفار میں لگے رہو، حشر میں اللہ بیڑا پار کردے گا۔

اللہ کی درگاہ میں ناامیدی نہیں

اللہ تعالیٰ کی بخشش اور مغفرت اس جہان میں بے حد و بے پایاں ہے۔ ہر عاصی اور گنہگار کو اللہ کی طرف لوٹ آنا چاہیئے۔ اس کا درِ انابت ہر وقت وا ہے اس کی درگاہ میں ناامیدی نہیں ہے، چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

EmaanLibrary.com

ایک بندہ نے گناہ کیا، پھر کہا اے رب مجھ سے گناہ ہوگیا ہے، سو مجھے بخش دے، تو اس کے رب نے فرمایا۔ کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے، کہ اس کا رب ہے، جو گناہ بخشتا ہے، اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر کچھ مدت جتنی اللہ کو منظور تھی ٹھہرا رہا۔ (یعنی گناہوں سے وہ بندہ بچا رہا) پھر ایک اور گناہ کیا۔ اور کہا۔ اے میرے رب مجھ سے گناہ ہوگیا ہے سو معاف کردے، اس پر رب تعالیٰ نے فرمایا۔ کیا میرے بندے کو علم ہے۔ کہ اس کا کوئی رب ہے، جو گناہ معاف کرتا ہے، اور اس پر پکڑتا ہے، میں نے بندے کا گناہ معاف کردیا ہے۔ پھر جتنی مدت اللہ چاہتا ہے۔ ٹھہرا رہتا ہے۔ پھر گناہ کر بیٹھتا ہے، تو کہتا ہے۔ اے رب میں نے اور گناہ کیا ہے۔ وہ بھی مجھے بخش دے خدا تعالیٰ فرماتا ہے، کیا میرے بندے کا اعتقاد ہے، کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، سو جب تک چاہے، اسی طرح کرتا جائے، (یعنی جب تک گناہ کرنے کے بعد توبہ کرتا رہے گا۔ میں بخشتا جاؤں گا)۔ خواہ کتنی مرتبہ بار بار گناہ کرتا جائے۔ (بخاری مسلم)

ایک حدیث ابن عباسؓ سے منقول ہے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو شخص میری نسبت یہ اعتقاد رکھے۔ کہ میں گناہوں کے بخشنے پر قادر ہوں، تو میں اسے بخش دیتا ہوں۔ اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ جب تک میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہو۔ (مشکوٰۃ)

زمین بھر گناہوں کی بخشش

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدم زاد! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا۔ اور مجھ سے امید رکھے گا۔ خواہ تیرے گناہ کس حال پر ہوں۔ اور مجھے کچھ پروا نہیں

EmaanLibrary.com

اے آدم زاد! - اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں - پھر تو مجھ سے بخشش مانگے تو میں تجھے بخش دوں گا - اور میں پرواہ نہیں رکھتا - اے آدم کے بیٹے! اگر تو مجھ سے زمین بھر گناہ لے کر ملاقات کرے - لیکن شرط یہ ہے، کہ ملاقات کے وقت تک تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ جانتا ہو - تو میں زمین بھر بخشش لے کر تیرے پاس آؤں گا - (مشکوٰۃ)

خبردار! اسی جہان میں اللہ کے حضور سربسجود رہو - اس کے در پر دائم پڑے رہو - بخشش مانگتے رہو - نامۂ اعمال دُھلتا رہے گا - غفّار وتوّاب ربّ، گناہ بخشتا رہے گا - لیکن یاد رکھو، میدان محشر میں - اگلے جہان کوئی توبہ قبول نہ ہوگی، وہاں پچھتانا کسی کام نہ آئے گا -

محشر میں پرسش کے خوف سے سارے غلام آزاد کر دیئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا، اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے کئی ایک غلام ہیں، جو باتوں میں مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں - اور میرے مال میں خیانت کرتے ہیں، اور میرا کہنا نہیں مانتے، پھر میں ان کو برا کہتا ہوں، اور مارتا بھی ہوں (از راہِ تادیب کے)، پس کیا حال ہوگا میرا، بسبب ان کے قیامت کو؟ آپ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا - تو ان کے خیانت کرنے، اور تیری نافرمانی کرنے، اور جھوٹ بولنے کا حساب ہوگا - اور تیرے سزا دینے، بُرا کہنے اور مارنے کا بھی حساب ہوگا - پھر اگر تیرا سزا دینا ان کو ان کے گناہوں کے برابر نکلا - تو برابر کا بدلہ ہو جائے گا - (نہ تجھے ثواب نہ عذاب ہوگا) اور اگر تیرا سزا دینا ان کے گناہوں سے کم رہا - تو یہ تیرے حق میں زیادہ فائدہ ہوگا اور

EmaanLibrary.com

اگر تیرا سزا دینا ان کے گناہوں سے زیادہ ہُوا۔ تو جتنی زیادتی ہو گی، اس کا بدلہ تجھ سے ان کے واسطے لیا جائے گا۔ پھر وہ شخص علیحدہ ہو کر لگا رونے اور چیخنے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا۔ کیا تو نہیں پڑھتا قول اللہ تعالیٰ کا قرآن میں :-

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ ۝ (پ ۱۷ ع ۴)

"اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو رکھیں گے، پھر کسی شخص پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر (نیکی)، رائی کے دانہ کے برابر ہو گی اس کو بھی ہم لے آئیں گے اور کافی ہیں ہم حساب لینے والے"

پھر اس شخص نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! — مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اِنَّهُمْ كُلُّهُمْ اَحْرَارٌ —

"میں اپنے لئے اور ان (غلاموں) کے لئے ان کی جدائی سے بہتر اور کوئی چیز نہیں پاتا، میں آپ کو گواہ کرتا ہوں۔ کہ وہ سب آزاد ہیں۔

(مشکوٰۃ کتاب الفتن باب الحساب)

مُلاحظہ ہو، غور کریں کہ شخص مذکور کو جب رحمت عالمؐ نے فرمایا۔ کہ تیرا اور تیرے غلاموں کا حساب ہو گا، جبکہ اللہ عدل کی ترازو رکھے گا، دانہ رائی کے برابر بھی نیکی لا موجود کی جائیگی تو وہ شخص چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ اس قدر خوف آیا اس کو کہ حساب کے وقت کیا بنے گا۔ چنانچہ اس نے رحمت عالمؐ کو گواہ کر کے اپنے سارے غلام آزاد کر دیئے، تاکہ ان کی باز پرس سے بچ جائے۔

کاش ہم بھی روز محشر کے حساب سے لرزیں، اور حقوق العباد کے معاملات یہاں ہی صاف کر لیں۔

EmaanLibrary.com

اور چاہیئے کہ نہ کسی کو گالی دیں، نہ کسی پر بہتان لگائیں، نہ کسی مسلمان کو ہاتھ اور زبان سے کسی طرح کی ایذا پہنچائیں، نہ خیانت کریں نہ چوری، نہ کسی کے خلاف سازش، نہ کسی پر جھوٹی گواہی، نہ دودھ میں پانی، نہ کسی چیز میں کھوٹ ملائیں نہ کم تولیں، نہ کم ناپیں، نہ کم ماپیں، نہ رشوت لیں، نہ کسی پر کسی طرح کا ظلم کریں، نہ کسی کا حق ماریں، ورنہ قیامت کو برا حال ہوگا۔ جب عدل کی ترازو رکھی گئی۔ تو ہوش اڑ جائیں گے۔

مذکورہ حدیث میں ایک شخص کو رسول رحمتؐ نے فرمایا۔ تیرا اور تیرے غلاموں کا حساب ہوگا۔ تو وہ چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ اور اس نے سب غلام آزاد کر دیئے، لیکن افسوس ہم لوگ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ کان پر جوں نہیں رینگتی، سارے پاکستان میں ظلم و ستم، اور حق تلفی کا بازار گرم ہے، نہ کسی کو سزا یا دہے، نہ قیامت کی باز پرس کا خیال۔

غیر اللہ کو پکارنے والے

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ (پ ۲۶ ع ۱) ــ "اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا، جو اللہ کے سوا ایسے (معبودوں) کو پکارتا ہے، جو قیامت تک اس کو جواب نہیں دے سکتے، اور (جواب دینا تو درکنار) وہ تو ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں۔ (سننے تک نہیں) اور جب (قیامت کے دن) لوگ (حساب کے لئے) اکٹھے کئے جائیں گے، تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے۔ اور ان کی عبادت سے انکار کریں گے"۔

EmaanLibrary.com

دنیا میں جو لوگ انبیاء، اولیاء، شہداء اور بزرگوں کو حاجت روا، اور مشکل کشا سمجھ کر پکارتے ہیں، ان کی قبروں پر جاکر نذر نیاز چڑھاتے اور ان سے حاجتیں اور مرادیں مانگتے ہیں، دور دراز مقامات سے بھی ان کو پکارتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے، یہ لوگ ان پکارنے والوں کی پکار اور زاری سے بے خبر ہیں۔ نہیں سنتے، اور قیامت کے دن یہ بزرگ اور اولیاء ان لوگوں کے دشمن ہونگے، اللہ سے صاف کہہ دیں گے کہ ہماری یہ تعلیم نہ تھی۔ جو انہوں نے ہمارے ساتھ کیا اے اللہ تو ان کو پکڑ لے۔ اور جو سلوک چاہے ان سے کر۔ ہم ان سے سخت بے زار ہیں۔

اس مضمون کی ایک آیت دوسرے پارے میں بھی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ (پ۲ ع۴)۔

"(قیامت کے دن ایسا ٹیڑھا وقت ہوگا۔ کہ) اس وقت پیر اپنے مریدوں سے دست بردار ہو جائیں گے، اور عذاب (آنکھوں سے) دیکھیں گے، اور ان کے تعلقات ٹوٹ جائیں گے۔"

یعنی جو پیری مریدی کے تعلقات اور ارادت و عقیدت کے بندھن (TIES) دنیا میں انہوں نے قائم کر رکھے تھے، محشر میں ٹوٹ جائیں گے، ان جاہلوں کے کوئی کام نہ آئے گا۔

تمام اولیاء اللہ مشرکوں سے بیزار ہو جائیں گے،

حضرت علیؓ۔ حضرت امام حسینؓ حضرت امام جعفر صادقؒ۔ تمام اہل بیتؓ حضرات، حضرت امام ابوحنیفہؒ حضرت امام شافعیؒ حضرت امام مالکؒ حضرت امام احمد حنبلؒ۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ حضرت

EmaanLibrary.com

خواجہ معین الدین چشتیؒ۔ حضرت نظام الدین اولیارؒ۔ حضرت علی ہجویریؒ (بقول عوام داتا صاحب) اور اسی طرح کے ہر زمانے کے اولیار۔ اور بزرگان دین سب کے سب اپنے ان مریدوں، اور عقیدت مندوں سے بیزار ہو جائیں گے۔ بلکہ دشمن ہو جائیں گے۔ جنہوں نے ان کی تقلید شخصی کر کے حدیث چھوڑ کر ان کے اقوال مانے ہونگے۔ جنہوں نے ان بزرگوں کو حاجت روا سمجھ کر پکارا ہوگا۔ یا ان کے مزاروں پر حاضر ہو کر نذر چڑھائی ہوگی، اور مشکل کشائی اور حاجت روائی چاہی ہوگی، یہ مقتدار میدان حشر میں علی الاعلان کہہ دیں گے۔ کہ اے اللہ! — ان لوگوں نے ہماری تعلیم کے خلاف ہم کو مشکلوں میں پکارا یا ہماری تقلید شخصی کر کے احادیث کے خلاف ہمارے اقوال کو اپنایا۔ ہم ان سے بیزار ہیں۔

شرک ہر زمانے میں شرک ہے

اگر کوئی کہے، کہ یہ آیتیں تو کافروں کے بتوں کے متعلق ہیں۔ مسلمانوں کے بزرگوں کے بارے میں نہیں ہیں۔ تو گزارش ہے کہ شرک ہر ایک کے لئے ہر زمانے، اور ہر وقت میں شرک ہے، جیسے مشرکین مکہ کے بزرگوں لات۔ وَد۔ یغوث۔ یعوق۔ سواع۔ نسر۔ کو مصیبتوں میں پکارنا، اور ان سے حاجتیں مانگنا شرک تھا۔ ویسے ہی مسلمانوں کے بزرگوں کو بھی مصائب وحوائج میں پکارنا اور انہیں مشکل کشا ماننا شرک ہے۔ انہوں نے اپنے بزرگوں کی شکل کے سنگِ مرمر کے بت تراش رکھے تھے، ہم نے اپنے بزرگوں کی قبروں کو۔ سنگِ مرمر سے تعمیر رکھا ہے۔ وہ بھی اپنے بزرگوں لات و منات کے۔ درباروں میں حاضر ہو کر اُن کے نام کی نذریں دے کر ان سے مرادیں مانگتے تھے ہم بھی اپنے بزرگوں کے عرسوں میں جا کر نذریں نیازیں دیتے، اور رو رو کر

EmaanLibrary.com

ان کو پکارتے اور مرادیں مانگتے ہیں، وہ بھی کہتے تھے۔ هٰؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔ (پ ۱۱)۔ "یہ (اللہ کے پیارے) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں"۔ یعنی ہماری عرض ان کے آگے، ان کی اللہ کے آگے، وہ اللہ سے کہہ کر ہماری مشکل کشائی کرادیں گے، ہم بھی بزرگوں کے مزاروں پر جاکر یہی کہتے ہیں، ہماری مانتا نہیں، آپ کی مانتا نہیں، ہماری اللہ سے مشکل کشائی کرادیجئے۔

امید ہے زندہ ضمیر والوں کو سمجھ آگئی ہوگی۔ کہ شرک کی تردید کی آیتیں صرف پہلے زمانے کے مشرکوں کے لئے ہی مخصوص نہیں ہیں، بلکہ ہر زمانے میں شرک کرنے والوں کے لئے دُرّہِ اِنذار ہیں، پھر آج اپنے عقیدے اور عمل قرآن اور حدیث کے مطابق درست کرلیں، قیامت کے دن تمام اولیاء، اور بزرگانِ دین آپ سے دست بردار اور بے زار ہو جائیں گے، اور آپ کے عقاید کے خلاف شہادت دیں گے۔

جن کو پکارتے ہو وہ بندے ہیں مانند تمہاری

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (پ ۹ ع ۱۴)

"تحقیق جن کو تم پکارتے ہو (مشکلوں اور مصیبتوں میں)۔ سوائے اللہ کے (وہ) تم جیسے بندے ہیں، تو ان کو پکار دیکھو تو وہ تمہاری فریاد کو پہنچیں اگر تم سچے ہو"۔

غور کریں۔ یہاں اللہ نے عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فرمایا ہے، کہ بندے ہیں مثل تمہاری۔ اب تو بت نہیں ہیں۔ بلکہ بندے ہیں، جن کو پکارنا شرک قرار دیا گیا ہے۔ کیا اس آیت کو بھی پتھر کے بتوں پر چسپاں کروگے؟ نہیں! — یہ عباد ہیں۔ بزرگانِ دین ہیں۔ اولیاء اللہ ہیں۔

EmaanLibrary.com

جن کو پکارنا شرک ہے۔

دوزخ کی چنگاڑیاں

آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ کہ حشر کے میدان میں دوزخ لائی جائے گی۔ اس کی ستر ہزار باگیں ہونگی، ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے ہوں گے، جو اسے کھینچ کر لائیں گے۔ دوزخ کی تپش، شعلوں کی بلندی اور خوفناک آواز سے اہل محشر کے رہے سہے حواس بھی جاتے رہیں گے، ایک کہرام مچ جائیگا۔ قرآن مجید میں آیا ہے:۔

اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ (پ۲۹ ع ۳)

"وہ دوزخ کی آگ بڑی بڑی چنگاڑیاں پھینکتی ہے، جو بڑے محلوں کی طرح ہونگی۔ گویا وہ (چنگاڑیاں) زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے۔"

یعنی اہل محشر دوزخ سے محلوں اور زرد اونٹوں کے مانند چنگاڑیاں اٹھتی دیکھیں گے، اور شعلے بھی بلند ہوں گے۔ بڑا دہشتناک منظر ہوگا۔

ہر اُمّت گھٹنوں کے بل گری ہوگی

میدان حشر میں حساب کے خوف سے ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوگی۔ ارشاد خداوندی ہے:۔

وَتَرٰی كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤی اِلٰی كِتٰبِهَا ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ۲۵ ع ۲۰)

"اور تو ہر امت کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھے گا۔ ہر امت اپنے نامۂ عمل کی طرف بلائی جائے گی۔ (کہ پڑھ لے اپنے اعمال) آج کے دن بدلہ دیئے جاؤ گے تم جو عمل کرتے رہے ہو۔"

EmaanLibrary.com

حضرت سلمان فارسی رضؓ سے روایت ہے۔ کہ قیامت کے دن ایک ساعت ہو گی۔ جس میں تمام لوگ گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام فریاد کریں گے۔ اِلٰھِیْ نَفْسِیْ لَا اَسْئَلُکَ اِلَّا نَفْسِیْ۔ "اے میرے اللہ میری جان کو عذاب سے بچالے۔ میں اپنی جان کے سوا اور کسی کے لئے تجھ سے سوال نہیں کرتا" (معالم التنزیل)۔

عرصۂ محشر میں مفلس ہو جائے گا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (صحابہؓ سے) فرمایا۔ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ۔ جانتے ہو تم کہ مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ مَنْ لَّا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ۔ جس کے پاس نہ روپیہ پیسہ ہو نہ اسباب۔ (عرفِ عام میں مفلس کی یہی تعریف ہے) حضورؐ نے فرمایا۔ (سنو!)۔ مفلس میری امت سے (درحقیقت) وہ ہے۔ کہ جو آئے گا دن قیامت کے، نماز، روزے، زکوٰۃ۔ (اور دیگر مقبول عبادات کے ذخیرے) کے ساتھ۔ اور آئے گا (یہ نیکو کار اس حال میں) کہ گالی دی ہو گی کسی کو۔ اور بہتان لگایا ہو گا کسی پر۔ اور کھایا ہو گا مال کسی کا (ناحق) اور مارا ہو گا کسی کو (بلاوجہ) پھر مظلوم اس کی نیکیوں سے (بقدر حق) دیا جائے گا۔ (یعنی مظلوموں کو ان کے حق کے عوض اس کی نیکیاں دی جائیں گی)۔ پھر اگر اس کی تمام نیکیاں ختم ہو گئیں۔ اور مظلوموں کے حق ابھی اس پر باقی رہے۔ تو مظلوموں کے گناہ اس پر ڈال کر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (صحیح مسلم)

نوٹ:۔ یہ بڑا عابد۔ نیکیوں کے ڈھیر، اور مقبول اعمال کے خزانے لے کر حشر میں آئے گا۔ اور وہ لوگ بھی آموجود ہوں گے۔ جن پر اس

EmaanLibrary.com

نیکو کار نے ظلم زیادتی کی ہو گی۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کے نیک اعمال کے ڈھیر ان مظلوموں میں حصہ رسدی بانٹ دے گا۔ اور ابھی مظلوم باقی ہونگے اور نیکیاں نہ ہوں گی۔ پھر اللہ اس کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ تاکہ وقتی سزا بھگتے۔ پس دنیا میں بندوں کے حقوق کی خوب نگرانی کریں۔ کہ حق تلفی نہ ہونے پائے۔

رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

شفاعتِ عامہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ کا حال آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ کہ موقف میں تمام خلقت محبوس ہوگی۔ حشر کے میدان کی سختی سے نعل در آتش ہو گی۔ کوئی پیغمبر اللہ سے یہ عرض کرنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔ کہ اے ارحم الراحمین! اپنی خلقت کا حساب شروع کر۔ اور ان کو اس سختی اور کرب سے نجات دے۔ لیکن جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کی اجازت، توفیق اور فضل سے مقام محمود پر جا کر شفاعت کریں گے۔ تو اللہ رب العزت عرصۂ محشر میں نزول اجلال فرمائیں گے۔ عرش عظیم بھی آٹھ فرشتے اٹھا کر لے آئیں گے۔ جنت بھی حاضر کی جائے گی۔ اور دوزخ کو فرشتے گھسیٹ کر لا موجود کریں گے، عدل کی ترازو لگ جائے گا۔ ہر نبی اپنی اپنی امت لے کر حساب کے لئے حاضر ہو جائے گا۔ گواہ بھی لائے جائیں گے، اور عدل سے فیصلے ہونگے،

EmaanLibrary.com

اور اس کے فضل کا دریا بھی بہے گا۔

مشرک اور بدعتی کی شفاعت نہیں ہوگی

یاد رہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت برحق ہے اور منکر اس کا گمراہ ہے۔ لیکن یہ بات بھی بھولئے نہ کہ شفاعت اسی کے لئے ہو گی۔ جس کے لئے اللہ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا۔ جیسا کہ قرآن میں ہے :-

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ط (پ ۲۲ ع ۹)

"اور اللہ کے ہاں (کسی کی) سفارش نفع نہ دے گی، مگر اس کے لئے (نفع دے گی) کہ اللہ جس کیلئے (شفاعت) کی اجازت دیگا"

تو جن گنہگاروں کو اللہ بخشنا چاہے گا۔ ان کی سفارش کی اجازت رحمت عالم کو دے گا۔ اور جسے اللہ پکڑ لے۔ اور چھوڑنا نہ چاہے۔ اس کی کون سفارش کر سکتا ہے۔ اور کیسے چھڑا سکتا ہے۔

چنانچہ بخاری مسلم۔ میں ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِيْ۔ "میں (اذن شفاعت لینے کے لئے) سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر چھوڑے گا مجھ کو اللہ سجدے میں جس مدت تک چاہے گا۔ کہ چھوڑے مجھ کو۔

ثُمَّ يَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ

پھر کہے گا اللہ سر اٹھا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور کہہ۔ قبول کی جائے گی عرض تیری۔ اور شفاعت کر قبول کی جائے گی شفاعت تیری، اور مانگ۔ دیا جائے گا تو۔

EmaanLibrary.com

حضورؐ فرماتے ہیں۔ پھر میں سر اپنا اٹھاؤں گا۔ اور تعریف کروں گا۔ اپنے رب کی ساتھ تعریف اور حمد کے، کہ سکھائے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ وہ تعریف (اس وقت)۔

ثُمَّ اَشْفَعُ فَیُحَدُّ لِیْ حَدًّا۔ "پھر میں شفاعت کروں گا۔ پس حد کی جائے گی میرے لئے ایک حد معیّن"

یعنی اللہ تعالیٰ شفاعت کے لئے ایک جماعت گنہگاروں کی میرے لئے مخصوص کردے گا۔ جن کی میں شفاعت کروں گا۔

فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُھُمْ مِنَ النَّارِ وَ اُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ حَتّٰی مَا یُبْقِیْ فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَہُ الْقُرْاٰنُ اَیْ وَجَبَ عَلَیْہِ الْخُلُوْدُ۔ پس نکلوں گا میں (مقام محمود سے اذن شفاعت لے کر) پھر نکالوں گا میں اس جماعت کو (جسے اللہ اجازت دے گا) آگ دوزخ سے، اور داخل کروں گا ان کو بہشت میں۔ یہاں تک کہ نہ باقی رہے گا دوزخ میں مگر وہ شخص کہ روکا ہے اس کو قرآن نے، یعنی واجب ہوا ہے اس پر ہمیشہ رہنا دوزخ میں"

(نوٹ):۔ یاد رہے۔ کہ حضورؐ کی شفاعت مشرک اور بدعتی کے لئے ثابت نہیں ہے۔ بدعتی کے متعلق تو حضورؐ حوضِ کوثر پر ہی سُحْقًا سُحْقًا (دور ہو جاؤ۔ دور ہو جاؤ) فرما دیں گے۔ اور مشرک کو قرآن نے روک دیا ہے۔ کہ اس کے لئے نجات ہی نہیں ہے۔ پھر اس کے لئے شفاعت کیسی؟ — ہاں شفاعت کے حقدار وہی ہوں گے۔ جن کے لئے حضورؐ کا ارشاد ہے:۔

قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ لِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

EmaanLibrary.com

خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ ۔ (بخاری شریف)

"فرمایا۔ بہرہ مند لوگوں میں ساتھ شفاعت میری کے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا۔ کہ کہا اس نے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ خالص تہ دل اپنے سے"

ثابت ہوا۔ کہ شفاعت صرف ان عاصیوں کے لئے ہوگی۔ جو اہل توحید ہوں گے۔ خالص موحد ہوں گے۔ شرکیہ عقیدہ اور شرکیہ عمل والے شفاعت سے محروم رہیں گے، کبھی نجات نہ پائیں گے،

حضرت عوف بن مالک رضؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ وَھِیَ لِمَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا ط (ترمذی۔ ابن ماجہ) ۔ اور شفاعت (رحمت للعالمینؐ کی) ثابت ہے اس کے لئے جو مرا ایسے حال میں۔ کہ نہ شریک کیا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو"

یہ مت خیال کریں۔ کہ مشرک صرف مکے میں ہی تھے۔ اس کے بعد شرک ختم ہو چکا ہے۔ اگر کلمہ گو بھی شرکیہ عقیدے رکھے گا۔ اور شرکیہ اعمال بجا لائے گا۔ تو بھی وہ مشرک ہے، قرآن کہتا ہے:۔

وَمَا یُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (پ۱۳ ع ۶)" اور اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ اللہ کو بھی مانتے ہیں، اور شرک بھی کرتے جاتے ہیں"

تو مسلمان بھائیو! شرک کے عمل اور عقیدے سے توبہ کر کے موحد مسلمان بن جاؤ۔ تاکہ شفاعتِ سرورِ رسولاں نصیب ہو۔ اے اللہ! ہم سب کو ان اعمال کی توفیق دے۔ جو قیامت کو نجات کا ذریعہ بن جائیں۔ نیز حضورؐ کی شفاعت ہم سب کو نصیب کر۔

EmaanLibrary.com

انبیاء۔ علماء۔ اور شہداء بھی شفاعت کریں گے

حضرت عثمان بن عفان رضؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَةٌ۔ اَلْاَنْبِیَآءُ ثُمَّ الْعُلَمَآءُ ۔ ثُمَّ الشُّهَدَآءُ ۔ (مشکوٰۃ باب الحوض والشفاعۃ)۔

شفاعت کریں گے قیامت کے دن تین طرح کے لوگ، انبیاء۔ علماء۔ شہداء۔

(نوٹ):۔ انبیاء کو اللہ تعالیٰ اجازت شفاعت دیگا۔ تو وہ شفاعت کریں گے، پھر علماء کو بھی جتنے آدمیوں کے لئے اللہ چاہے گا۔ اذن شفاعت دیگا تو وہ شفاعت کریں گے۔ واضح ہو:۔ کہ علماء دو قسم کے ہیں حضورؐ فرماتے ہیں، اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَآءِ وَاِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَآءِ (مشکوٰۃ)۔ خبردار!۔ تحقیق بدترین بدوں کے برے علماء ہیں۔ اور نیک ترین نیکوں کے نیک علماء ہیں۔"

معلوم ہوا۔ کہ برے علماء بدترین بدوں کے ہیں۔ یعنی ان سے بد اور برا کوئی نہیں، اور وہ، وہ علماء ہیں۔ جو شرک اور بدعت پھیلاتے ہیں، خود گھڑ کر مسئلے سناتے ہیں، حق چھپاتے اور علم کو دنیا حاصل کرنے کی غرض سے بیچتے پھرتے ہیں۔ قرآن میں بھی آیا ہے:۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ط (پ ۱۰ ع ۱۱)

"اے ایمان والو!۔ (ہوشیار رہو) تحقیق بہت سے عالموں، اور فقیروں میں سے البتہ کھاجاتے ہیں مال لوگوں کے، ساتھ جھوٹ کے، اور روکتے ہیں راہِ خدا سے۔"

EmaanLibrary.com

یعنی علماء اور مشائخ مذہب میں دھوکہ دے کر غلط بیانی کر کے، — غلط مسائل بتا کر۔ حق چھپا کر۔ حق اور باطل ملا کر۔ دین بیچ کر لوگوں سے ناجائز اور حرام مال کھاتے ہیں، اور انہیں شرک، اور بدعت پر چلا کر اللہ کے سیدھے راستے سے بھی روکتے ہیں۔ حضورؐ نے شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ۔ بھی فرمایا۔ کہ آسمان کے نیچے بدترین خلائق ہوں گے۔ (مشکوٰۃ)

یہ بھی تو علماء ہی ہیں۔ انہوں نے شفاعت کیا کرنی ہے حشر کے دن اللہ جانے ان کے لئے کیسی کیسی سزائیں اور کیا کیا عذاب تیار کئے جائیں گے۔

دوسری قسم علماء کی ہے۔ خَیْرُ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَآءِ۔ نیک ترین نیکوں کے نیک علماء۔ یعنی جو نیک علماء ہیں۔ ان سے بڑھ کر کوئی نیک نہیں ہے یہ خدائے لم یزل کے اوامر کی صبوحی پیتے اور نواحی کے خاروں سے بچتے ہیں، سچی بات ہے کہ اولیاء اللہ ہیں۔ یہ نیک علماء رزق حلال کھاتے، اللہ کے خوف سے ڈرتے۔ ایک ایک آیت اور حدیث پر عمل کرتے۔ کتاب و سنت کی اشاعت کرتے، تلواروں کے سایہ میں کلمۂ حق بلند کرتے، شرک اور بدعت کا قلع قمع کرتے ہیں۔ تقویٰ شعار، صالح، اخلاق فاضلہ کے پیکر اور اُسوۂ حسنہ کے نور میں لیل و نہار گزارتے ہیں۔ یہی علماء معلم الخیر ہیں۔ جن پر اللہ کا درود و سلام اترتا ہے۔ اور جن کے لئے ملائکہ بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ اور مچھلیاں دریاؤں میں، اور چیونٹیاں اپنے بلوں میں اللہ سے بخشش مانگتی ہیں۔

قیامت کے روز ان علمائے ربّانی کو اللہ اجازت دے گا۔ کہ تم اتنے گنہگار آدمیوں کی شفاعت کر سکتے ہو، چنانچہ وہ شفاعت کریں گے۔ اور اللہ ان کی شفاعت سے اتنے آدمیوں کو دوزخ سے رہا کر دے گا۔

EmaanLibrary.com

ایسے ہی شہدار کو بھی اللہ اذنِ شفاعت دے گا۔ اور وہ مخصوص آدمیوں کی شفاعت کریں گے، جو بخشے جائیں گے۔

حافظ باعمل دس آدمیوں کی شفاعت کریگا

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے قرآن پڑھا۔ اسے حفظ کیا۔ پھر اس کے حلال کو حلال، اور حرام کو حرام جانا۔ (یعنی قرآن پر پورے طور سے عمل کیا۔ اور عقیدہ اور عمل، توحید اور سنت کے مطابق رکھا) ۔ اس کو اللہ بہشت میں داخل کرے گا۔ اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرے گا۔ جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی ہو گی ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

(نوٹ):۔ شرک اور بدعت کی رسموں پر چلنے، بدعات کے کھانے کھانے، شرکیہ عقیدے اور عمل رکھنے والا۔ قرآن کو ذریعہ معاش بنانے والا حافظ قیامت کے دن مستوجب عذاب قرار پائے گا۔ حفاظ کو چاہیئے۔ کہ نعمتِ حفظِ قرآن کی قدر کریں۔ اور بالکل قرآنی توحید و عقاید کو اپنائیں۔ اور قرآن کے اوامر اور نواہی پر صدق دِل سے عمل کریں۔ لالچ۔ حرص۔ اور طمع سے کوسوں دُور رہیں۔ رضائے الٰہی کے لئے اس کو سنائیں۔ تو پھر حشر میں اس کا میٹھا پھل کھائیں گے۔

انتباہ:۔ بعض پیر اور مولوی مریدوں کو کہتے ہیں۔ کہ ہم تمہاری قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ تم ہماری خوب خدمت کیا کرو۔ ایسے مشائخ و علماء بڑے ظالم ہیں۔ ان کو کیا معلوم ہے کہ قیامت کے دن ان کا کیا حال ہو گا۔ پیغمبر تو محشر میں نفسی نفسی پکاریں گے ان پیروں

EmaanLibrary.com

کو کیسے علم ہو گیا۔ کہ وہ ضرور ضرور جنتی ہیں۔ اور ضرور ان کو شفاعت کی اجازت بھی ملے گی۔ اللہ کی بے نیازی سے تو پیغمبر لرز لرز جاتے ہیں۔ جو یقیناً جنتی ہیں۔ قرآن میں ارشاد ہے۔ وَمَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ۔ (پ ۲۶ ع ۱) ۔" اور میں (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) نہیں جانتا کہ (آئندہ) میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ اور نہ (یہ جانتا ہوں کہ) تمہارے ساتھ (کیا کیا جائے گا)۔

دوزخ سے نکلے ہوئے مومن

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خلاص کئے جائیں گے مومن دوزخ کی آگ سے، پھر روکے جائیں گے اوپر پل صراط کے، کہ درمیان بہشت اور دوزخ کے ہے۔ پس بدلہ لیا جائے گا۔ بعض ان کے سے واسطے بعض کے حقوق کا، کہ تھے درمیان ان کے دنیا میں۔ یہاں تک کہ جب پاک کئے جائینگے (اعمال خبیثہ سے) اذن دیا جائے گا ان کو بہشت میں داخل ہونے کا۔"

(بخاری شریف)

مُلاحظہ:۔ مذکورہ حدیث میں یہ جو حضورؐ نے فرمایا یُخْلَصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ۔ مومن خلاص کئے جائیں گے دوزخ سے، یہ مومن موحد ہوں گے۔ جنہوں نے گندے اور برے اعمال کئے، پھر بلا توبہ مر گئے، ان کو اعمال بد کی نجاست سے پاک کرنے کے لئے وقتی طور پر آگ میں داخل کیا جائے گا۔ جس طرح سونے کو میل سے پاک کرنے کے لئے کٹھالی میں ڈال کر چرخ دیتے ہیں۔ میل جل جاتا ہے اور سونا کھرا رہ جاتا ہے۔ ایسے ہی جب ان مومنوں کی نجاست جل جائے گی۔ تو ان

EmaanLibrary.com

کو دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ (بوجہ عقیدہ توحید کے اور شرک سے بچنے کے) اور بہشت میں داخل کر دیا جائے گا۔

مومن موحد کے گناہ دنیا میں بسبب مصائب و امراض کے بھی جھڑتے رہتے ہیں، اور بعضوں کے شدتِ سکرات موت کے باعث بھی دور ہو جاتے ہیں، اور بعضوں کے عذاب قبر سے کافور ہو جاتے ہیں، اور بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انہیں دوزخ کی آگ جلاتی ہے۔

پھر دوزخ سے نجات پائے ہوئے مومنوں کو پل صراط سے گزرنا ہوگا یہاں یہ روک لئے جائیں گے۔ تاکہ حقوق العباد کا فیصلہ ہو جائے۔ پھر تصفیہ حقوق کے بعد ان کو جنت کی راہ دکھا دی جائے گی۔

دانہ رائی کے برابر ایمان والے بھی دوزخ سے نکال لئے جائیں گے

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ جس وقت داخل ہوں گے بہشتی بہشت میں۔ اور دوزخی دوزخ میں — فرمائے گا اللہ تعالےٰ کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو۔ پس اس کو نکال لو (دوزخ سے) پس نکالے جائیں گے اس حال میں کہ جل گئے ہوں گے وہ مانند کوئلے کے۔ پھر وہ نہر الحیٰوۃ میں ڈالے جائیں گے، پس اگیں گے (یعنی تر و تازہ ہو جائیں گے) جیسے اگتا ہے دانہ گھاس کا بیچ کوڑے رو (سیل) کے۔ کیا نہیں دیکھتے تم کہ تحقیق دانہ گھاس کا نکلتا ہے زرد، لپٹا ہوا۔ یعنی تر و تازہ۔ (بخاری شریف مسلم شریف)

مُلاحظہ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ وہ مسلمان جو شرک سے پاک و منزہ ہوں گے، اللہ کی ذات اور صفات میں انہوں نے

EmaanLibrary.com

کبھی شرک نہ کیا ہوگا۔ بچے موحد ہونگے، لیکن ہونگے گنہگار مرگئے بلا توبہ ان کو اللہ دوزخ میں ڈال کر ایک مدت کے بعد نکال لے گا۔ توحید کی برکت سے، حاصل کلام موحد مومن اپنے گناہوں سے پاک ہو کر بالآخر نجات پائیں گے۔

ہر ایک کو پل صراط سے گزرنا ہوگا

دوزخ پر ایک پل رکھا جائے گا۔ ہر شخص کو اسے عبور کرنا ہوگا۔ جب لوگ گزریں گے، تو پیغمبر کہیں گے۔ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ۔ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ۔ اے اللہ سلامتی سے گزرا ان کو۔ (اے اللہ سلامتی سے گزرا ان کو، پھر گزرینگے بعض مومن (پل صراط سے) مانند جھپکنے آنکھ کے۔ اور بعض مانند بجلی کے، اور بعض مانند باؤ کے، اور بعض مانند پرندوں کے، اور بعض مانند تیز رفتار گھوڑوں کے، اور بعض مانند اونٹوں کے۔ پس مسلمان نجات پانے والے سلامتی دیئے گئے ہونگے آگ دوزخ سے، یعنی صراط سے گزر جائیں گے اور نہیں پہنچے گا ان کو کچھ ضرر۔" (بخاری مسلم)

حضرت ابن مسعود کی روایت میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حاضر ہونگے لوگ آگ پر (یعنی پل صراط پر کہ وہ دوزخ پر رکھا جائے گا۔ اس کو عبور کر کے جنت میں جانا ہوگا) پھر نجات پائینگے پر رکھا جائے گا۔ اس کو عبور کر کے جنت میں جانا ہوگا) پھر نجات پائینگے لوگ اس سے بسبب اپنے اعمال کے۔ پس اول اور افضل ان کے گزریں گے مانند چمکنے بجلی کے۔ پھر مانند دوڑنے گھوڑے کے۔ پھر مانند اونٹ سوار کے، پھر مانند دوڑنے مرد کے، پھر مانند چلنے اس کے پاپیادہ موافق عادت کے۔" (ترمذی)

صرف اللہ کے فضل و کرم سے بیڑے پار ہوں گے، آخرت اور

EmaanLibrary.com

حشر کے حالات بڑے دہشت ناک، اور منازل بڑی کٹھن ہیں، یہی پل صراط جس کا ذکر مذکورہ حدیث میں ہے، اس کی چڑھائی ایک ہزار سال کی۔ اور ایک ہزار سال کی برابر کی راہ اور ایک ہزار سال کی اترائی ہے۔ اس پل کے نیچے جہنم گرجے گا۔ آگ کے شعلے پہاڑوں کے برابر اٹھیں گے۔ شدت کی گرمی سے دماغ پگھلیں گے۔ خلقت مارے خوف کے چلائے گی۔ انبیاء تک روئیں گے، اور نفسی نفسی پکاریں گے، اس جگہ سنت کے مطابق کئے ہوئے نیک اعمال کام آئیں گے، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خیرات، تقویٰ، اخلاق فاضلہ، اور دوسری نیکیوں کا نور پیشوائی کرے گا۔

حضورؐ نے فرمایا:۔ سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّھَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ

"خوب موٹی تازی قربانیاں کرو تم۔ کہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہونگی"

ہر ایک جہنم پر سے گزرے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا ج کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْھَا جِثِیًّا ۝ (پ ۱۶ ع ۷)۔

"اور (اے اولاد آدم) تم میں سے کوئی (ایسا بشر) نہیں، جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے، یہ (وعدہ) فیصل شدہ ہے۔ (جس کا پورا کرنا) تمہارے پروردگار (نے اپنے) پر لازم (کر لیا) ہے، پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے، (یعنی وہ امن و امان سے پل صراط سے گزر جائیں گے) اور ظالموں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے"

EmaanLibrary.com

بڑا نازک اور پر خطر وقت ہوگا۔ جہنم سے گزرنا ہوگا۔ آج ہی سامان کر لینا چاہیئے۔ ارشاد رب العالمین ہے:۔

یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ بُشْرٰىکُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ہ (پ۲۷ ع ۱۸)

"(اے پیغمبرؐ) اس دن دیکھے گا تو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو (پل صراط پر گزرتے ہوئے۔ اس حال میں کہ) ان کا نور (ایمان) ان کے آگے آگے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا (اور فرشتے کہیں گے ان کو) تم کو خوشخبری ہو۔ آج تمہارے لئے باغات ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، تم ان میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی ہے کامیابی بڑی"

خوش قسمت مومن موحد پل صراط کو عبور کر کے جنت میں چلے جائیں گے، اور کافر، مشرک، ظالم پل کے نیچے، دوزخ میں جا گریں گے اللہ کی پناہ! دوزخ نہایت بری جگہ ہے۔ دوزخ کے سات درکات ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:۔

وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمَوْعِدُھُمْ اَجْمَعِیْنَ ہ لَھَا سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ ط لِکُلِّ بَابٍ مِّنْھُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ہ (پ۱۴ ع ۳)

"اور تحقیق جہنم ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔ اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کیلئے ایک حصہ ہے تقسیم کیا ہوا"

سات دروازوں سے مراد سات طبقے ہیں۔ اور طبقے درکات ہیں جو یہ ہیں:۔

EmaanLibrary.com

جہنم — نطی — حطمہ — سعیر — سقر — جحیم — ہاویہ —

پہلے طبقے جہنم میں مسلمان گنہگار بلا توبہ مرے ہوئے جائیں گے، اور اپنے گناہوں کی مقدار کے لحاظ سے ٹھہر کر پھر نکل آئیں گے۔

دوسرے طبقے نطی میں نصاریٰ رہیں گے۔

تیسرے طبقے حطمہ میں یہودی۔ اور

چوتھے سعیر میں صابی۔ اور

پانچویں سقر میں مجوسی۔ اور

چھٹے جحیم میں مشرک۔ اور

ساتویں ہاویہ میں منافق رہیں گے۔

جیساکہ اللہ نے فرمایا:۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ "بے شک منافق لوگ دوزخ کے نیچے طبقے میں ہونگے" (یعنی ہاویہ میں)۔

جہنم میں سب طبقوں سے کم عذاب ہے۔ اس کے بعد ہر ہر طبقہ اور درکہ میں عذاب بڑھتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ہاویہ میں سب درکات سے زیادہ عذاب ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ کی آگ ہزار سال تک جلائی گئی۔ کہ سفید ہوگئی۔ پھر پھر ہزار سال تک جلائی گئی۔ یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی۔ پھر وہ سیاہ اور نہایت سیاہ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

صعود پہاڑ کی چڑھائی

حضرت ابی سعیدؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

EmaanLibrary.com

اَلصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَّارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ سِبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِىْ بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ اَبَدًا۔ (ترمذی)۔ "صعود دجس کا ذکر قرآن میں آیا ہے سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا۔ شتاب اس کو دوزخ کے پہاڑ پر چڑھاوں گا) ایک پہاڑ ہے آگ سے۔ چڑھایا جائے گا اس پر کافر ستّر برس، اور گرایا جائے گا اس سے ایسے ہی دوزخ میں ہمیشہ"۔ یعنی ہمیشہ چڑھنے اور اترنے میں رہے گا۔

اے اللہ! ہمیں اپنے عذابوں سے پناہ میں رکھ۔ آخرت کے ہر طرح کے عذابوں سے بچا لینا۔ آمین۔

رحمت عالم ؐ نے فرمایا۔ اگر ایک ڈول زرد آب کا جو دوزخیوں کے زخموں سے بہے گا۔ ڈالا جائے دنیا میں۔ تو تمام اہل دنیا البتہ سڑ جائیں۔ (ترمذی شریف)

نالہ ھبہب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ تحقیق دوزخ میں ایک نالہ ہے۔ کہا جاتا ہے اس کو ہبہب رہے گا اس میں ہر متکبر۔ سرکش۔ (دارمی)۔

سبک ترین عذاب میں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:۔

اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِىْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ ط (بخاری شریف)

"سبک ترین دوزخیوں کا عذاب میں ابوطالب ہے اور وہ دو پاپوشیں پہنے ہوگا۔ کہ ان سے جوش مارے گا دماغ اس کا"۔

EmaanLibrary.com

دوزخیوں کا طعام

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ایک قطرہ درخت زقوم سے دنیا میں ٹپکے۔ تو البتہ تباہ کردے دنیا والوں پر ان کے اسباب زندگی کو۔ پس کیا حال ہوگا اس کا کہ ہو زقوم خوراک اس کی۔ (ترمذی شریف)

نوٹ:۔ کتنا سخت عذاب ہوگا۔ زقوم کا کھانا۔ جس کا ایک قطرہ تمام اہل دنیا کے اسباب حیات کو تباہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ مسلمان بھائیو! آخرت کے عذابوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ اور اللہ کو راضی کرنے والے اعمال بجا لاؤ۔

دوزخ کے سانپ اور بچھو

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق دوزخ میں سانپ ہیں مانند بختی اونٹوں کے۔ کہ بہت بڑے ہوتے ہیں۔ کاٹے گا وہ سانپ ایک بار۔ پس پائیگا دوزخی سختی۔ درد اور اثر زہر کا چالیس برس۔ اور تحقیق دوزخ میں بچھو ہیں، مانند خچروں پالان بندھوں کے، کاٹے گا بچھو۔ پس پائے گا دوزخی درد اثر اور زہر اس کا چالیس برس۔" (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت

حضرت ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق اول جماعت جو داخل ہوگی بہشت میں قیامت کے دن، وہ انبیاء علیہم السلام ہیں۔ ان کے چہروں کی روشنی مانند چودہویں رات کے چاند کے ہوگی۔ اور دوسری جماعت (اولیاء اور صلحاء کی) مانند بہترین چمکتے ستاروں آسمان کے ہوگی۔ (ترمذی شریف)

جنت کی عورتیں

جنت کی عورتیں جو اللہ جنتیوں کو عطا کرے گا۔ ان

EmaanLibrary.com

کی صفات میں سے یہ بھی ہے۔ یُرٰی مُخُّ سَاقِھَا مِنْ وَرَائِھَا — ان کی پنڈلی کا گودہ کپڑوں کے اوپر سے نظر آئے گا۔"

دنیا کی عورتیں جو جنت کی عورتوں کی ادنیٰ سی نقل ہیں، ان کے حسن و جمال کو دیکھ کر آدمی محوِ حیرت ہو جاتا ہے۔ تو جنت کی عورتیں جو اصل ہیں ان کے حسن و جمال کا کیا حال ہوگا۔ جن کے شفاف اور بلورین بدن سے گودہ تک دکھائی دے گا۔

یہ بھی حضورؐ نے فرمایا۔ جنت کی عورتوں کے سر پر تاج ہونگے کہ ادنیٰ موتی اس تاج کا روشن کردے گا مشرق اور مغرب کے مابین کو۔ (مشکوٰۃ)۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اہل جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت زمین پر جھانکے۔ تو جنت سے زمین تک کے مابین کو روشن کردے۔ اور خوشبو سے بھر دے، اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری شریف)

جنّت میں اللہ لامثال نعمتیں دیگا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا۔ میں نے اپنے بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں۔ جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں، نہ کسی کان نے سنی ہیں، اور نہ کسی بندے کے دل پر گزری ہیں۔ (بخاری مسلم)

بہشتیوں کے جسم کا حال

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہشتی لوگ بہشت میں داخل ہوں گے۔ اس حال میں کہ ان کے بدن پر بال نہ ہوں گے اور داڑھی مونچھ بھی نہ ہو گی۔ آنکھیں سرمگیں ہوں گی۔ عمر تیس برس ہو گی۔ (مشکوٰۃ)

EmaanLibrary.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل جنت وہاں کھائیں گے۔ پئیں گے، لیکن نہ تھوکیں گے، نہ پاخانہ پھریں گے، نہ پیشاب کریں گے۔ نہ رینٹھ نکالیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا۔ پھر طعام کا کیا حال ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ ڈکار ہوگا۔ اور پسینہ آئے گا۔ (بس کھانا ہضم ہو جائے گا) بہشتیوں کو تسبیح، اور تحمید کا الہام ہوگا۔ (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے، اور ذکر الٰہی کرنے کا)۔ اور ہو جائے گا (یہ ذکر) لازم حال ان کے یعنی بے تکلف ان کے منہ سے نکلے گا جیسے باہر نکلتا ہے تم سے سانس۔ (صحیح مسلم)

حضورؐ نے فرمایا۔ جو شخص بہشت میں داخل ہوگا۔ چین میں رہے گا نہ محتاج ہوگا۔ نہ فکرمند۔ نہ پرانے ہوں گے کپڑے اس کے۔ اور نہ تمام ہوگی جوانی اس کی۔ (صحیح مسلم)

رحمت عالمؐ نے فرمایا۔ ایک پکارنے والا پکارے گا جنتیوں کو۔ کہ تمہارے لئے ہے تندرستی۔ پس نہ بیمار ہو کبھی! اور تمہارے لئے ہے زندہ رہنا۔ پس نہ مرو کبھی! اور تمہارے لئے ہے جوان رہنا۔ پس نہ بوڑھے ہو کبھی!۔ اور تمہارے لئے ہے چین میں رہنا۔ پس نہ دیکھو محنت و مشقت کبھی! (صحیح مسلم)

EmaanLibrary.com

دیدارِ ربّ العالمین

حضرت صہیبؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بہشتی بہشت میں داخل ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، چاہیتے ہو تم کچھ کہ زیادہ دوں میں تم کو؟ (یعنی جو نعمتیں تم کو بہشت میں دے چکا ہوں، ان سے زیادہ چاہتے ہو؟) بہشتی کہیں گے۔ (اے اللہ!) کیا روشن نہیں کیا تو نے منہ ہمارا؟۔ کیا داخل نہیں کیا تو نے ہم کو بہشت میں؟ کیا نجات نہیں دی تو نے ہم کو دوزخ سے؟ (پس اس سے کیا زیادہ ہوگا؟)۔ حضورؐ نے فرمایا۔ پس اٹھایا جائے گا پردہ (دیکھنے والوں کی آنکھ سے) پس دیکھیں گے طرف ذات اقدس اللہ تعالےٰ کے (جو منزہ ہے صورت اور جہت وغیرہ سے) پس نہیں دیئے گئے بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک ان کے نظر کرنے سے طرف پروردگار کے۔ (یعنی بہشتیوں کے نزدیک دیدار حق تعالےٰ سے بڑھ کر کوئی شے پیاری نہیں ہوگی۔ کیونکہ دیدار حق تعالیٰ تمام نعمتوں کا منتہا ہے)۔ پھر پڑھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت۔ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ۔ جن لوگوں نے (دنیا میں) نیکی کی۔ ان کے لئے (آخرت میں) نیکی (جنت) ہے۔ اور کچھ زیادہ بھی ہے۔" یعنی رویت حق تعالیٰ۔ (صحیح مسلم)

نوٹ:۔ جنت کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ دیدار کی کیفیت ہم نہیں جانتے۔ ایمان ضرور لاتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو نصیب کرے، اس وقت پتہ چل جائے گا۔ کہ دیدار کیسے ہوا ہے، قرآن مجید

EmaanLibrary.com

میں بھی دیدار حق تعالیٰ کا ذکر آیا ہے :-

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (پ۲۹ ع) ۔ "کتنے منہ اس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے والے"

اللہ تعالیٰ کبھی ناراض نہ ہوگا

حضرت ابی سعید رضؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بہشتیوں کو فرمائے گا۔ هَلْ رَضِيْتُمْ۔ آیا راضی ہو تم؟ (بہشت میں داخل ہو کر اور اس کی نعمتیں پاکر) وہ کہیں گے۔ ہم کیوں نہ راضی ہوں اے رب ہمارے۔ کہ عنایت فرمائی ہے تو نے ہم کو وہ چیز جو اپنی مخلوقات میں سے کسی کو عنایت نہیں کی۔ اللہ فرمائے گا۔ کیا نہ دوں تم کو بہتر اس چیز سے کہ دی میں نے؟ وہ کہیں گے۔ کون سی چیز بہتر ہے اس سے؟ اللہ فرمائے گا :-

اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔

"عنایت فرماؤں گا میں تم پر خوشنودی اپنی۔ پس نہ ناراض ہوں گا تم پر بعد اس کے کبھی" (بخاری مسلم)

ابن ماجہ میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بہشتیوں کو کہے گا :-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ ط

"اے بہشتیو! تم پر سلام ہے!"

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ

قرآن مجید میں بھی آیا ہے :-

سَلٰمٌ ق قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (پ۲۳ ع۳)

"سلام کہا جائے گا (بہشتیوں کو) مہربان پروردگار کی طرف سے"

EmaanLibrary.com

حضرت اسامہ بن زیدؓ نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بھلا کوئی ہے جو دامن کس کر جنت کی طرف قصد کرے۔ کیونکہ جنت ایسی چیز ہے۔ کہ اس کی کوئی قیمت نہیں۔ یعنی جنت بے بہا ہے۔ قسم ہے رب کعبہ کی۔ کہ وہ کل نور ہے۔ جو جگمگاتا ہے۔ اور ریحانِ طیّب ہے، جو لہلہاتا ہے۔ اور قصر خوب صورت ہے۔ جو اپنی خوبی دکھاتا ہے۔ اور نہر رواں ہے۔ جس کا بے مثل پانی لہراتا ہے۔ اور میوہ ہائے پختہ ہیں۔ اور زوجات خوب صورت جمیلہ ہیں۔ اور حُلہائے کثیرہ ہیں۔ اور مقامِ ابدی سکونت ہے۔ دارسلامت ہے۔ اور فواکہ تر و تازہ ہیں۔ اور نعمت ہائے بے اندازہ ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسُول!۔ ہم لوگ اس کے واسطے مستعد ہیں۔ رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہو انشاء اللہ تعالےٰ!۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ انشاء اللہ تعالےٰ!۔

(رواہ ابن ماجہ من حدیث الولید بن مسلم عن محمد بن مہاجریہ)

پھر سب جنتی ان بہشتوں میں داخل ہو کر، ان نعمتوں سے لذت اندوز ہوں گے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:۔

اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ ۝ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝ (پ۲۳ ع۳)

"بے شک اہل جنت اس روز اپنے شغل (لذت اندوزی) میں خوش ہیں"۔ (یعنی جس عذاب اور کرب میں دوزخی پڑے ہوں گے۔ یہ لوگ اس سے بچے ہوں گے اور اپنی نعمت

EmaanLibrary.com

اور عیش میں مشغول ہوں گے۔ خوشی سے پھولے نہیں سمائینگے،
۔ اہل جنت اور ان کی بی بیاں سایوں میں تکیہ لگائے تختوں
پر بیٹھے ہوں گے۔
یعنی نفیس نہریں جو یاقوت اور زمرد کی لوح پر مشک، اور
موتی کے ریزوں کے ساتھ جاری ہوں گی۔ ان کے کنارے
ایسے تخت ہوں گے۔ جن کی ساخت اور خوبی کی کیفیت
سوائے حق تعالےٰ کے ہمارے خیال سے باہر ہے، پھر ان
تختوں پر ظلال ہوگا۔ یعنی حجلہ کی صورت نفیس قبہ ہوگا۔
اس میں جنتی مع ازواج کے تخت نشین ہوں گے، اور ویسے
جنت تمام ظلال ہے۔ یعنی عرش الرحمٰن کے سایہ میں ہے۔
ان سایوں میں اہل جنت نہروں کے کنارے حوران بہشتی
کے ساتھ شاہانہ تختوں پر جلوہ فرما ہوں گے۔
ان کے واسطے جنت میں (ہر طرح کے) میوے ہوں
گے۔ اور ان کے لئے ہر ایسی چیز ہوگی۔ جس کی وہ خواہش
کریں گے"
یعنی ان کی پاکیزہ خواہش جس چیز کی طرف راغب ہوگی
وہ چیز فوراً اس کے سامنے آجائے گی۔ وہ جو کچھ چاہیں
گے، چشم زدن میں موجود پائیں گے۔
جب اللہ تعالیٰ کے یہ مہمان جنت میں انتہائے عیش
جاوداں کو پائیں گے۔ ان کی محنت کے پھل ان کو بھرپور
ملیں گے۔ ان کی مسرتوں، خوشیوں، عیشوں، راحتوں، کی

EmaanLibrary.com

کوئی حد نہ رہے گی - حوروں کے حسن و جمال، اور ان کی محبت لامثال کی بہاروں میں مگن ہوں گے، تو اس وقت

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم-

کی معنبر ہوا چلے گی - جس سے ان کی تمام خوشیوں اور نعمتوں کو چار چاند لگ جائیں گے - اتنے میں ناگاہ ان پر ایک نور پھیل جائے گا - پس وہ لوگ اپنا سر اٹھا کر دیکھیں گے - تو ان کو معلوم ہوگا - کہ سلام بھیجنے والا اللہ ربّ العزت ان پر تجلی فرما ہے - پس وہ اپنے رب عز و جل کی طرف دیکھتے رہیں گے - اور اللہ تعالیٰ ان پر نظرِ رحمت فرماتا رہے گا - وہ جب تک اپنے رب عز و جل کی طرف دیکھتے رہیں گے - تب تک اپنی جنت کی نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف التفات نہ کریں گے، یہاں تک کہ ان پر حجاب طاری ہوگا - اور ان کے دیار میں رب العزت کا نور اور برکت رہ جائے گی

اہلِ بہشت پر عطر کی بارش ہوگی

مشکوٰۃ باب صفۃ الجنۃ و اہلہا میں حدیث ہے - کہ اہل بہشت پر ایک ابر چھائے گا - جو ان پر خوشبو برسائے گا - کہ نہ پایا ہوگا بہشتیوں نے اس بو کی مانند کسی چیز کو (یعنی ان پر بے مثل عطر کی بارش ہوگی) - پھر اللہ اہل بہشت کو فرمائے گا - آؤ اس چیز کی طرف جو میں نے تمہارے لئے بزرگی کی قسم سے تیار کی ہے - پس لو تم

EmaanLibrary.com

جو چاہو۔ پھر اہل بہشت ایک بازار میں آئیں گے۔ اور وہاں پائینگے ایسی چیز کہ نہیں دیکھا آنکھوں نے مثل اس کے، اور نہ سنا کانوں نے مانند اس کے، اور نہ گزرا خیال دلوں پر مانند اس کے، پھر بہشتی اپنی رغبت کے مطابق وہاں سے چیزیں لیں گے۔ (جن کا یہاں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا)۔ پھر جنتی لوٹ کر اپنے گھروں میں آئیں گے۔ تو ان کی (دنیا کی) بیبیاں، اور جنت کی حوریں کہیں گی۔ خوش آئے ہو تم اپنے گھر میں۔ تم پر اتنا حسن آیا ہے کہ جاتے وقت اتنا نہ تھا۔ وہ کہیں گے۔ کہ یہ سب کچھ اللہ کے حسن و جمال کا پرتو ہے ؛

وَاٰخِرُ دَعْوٰىنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

وہ مرغزار کہ بیمِ خزاں نہیں جس میں
غمیں نہ ہو کہ ترے آشیاں سے دُور نہیں

(اقبالؒ)

کتبہ :- محمد یوسف کاتب قرآن مجید۔ عزیز کالونی گلی ۷، امکان ۴ شاہدرہ اسٹیشن (لاہور)

مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی شہرۂ آفاق تصانیف جن کا ہر گھر میں ہونا ازحد ضروری ہے

بشہر **نعمانی کتب خانہ**

فون ۲۲۱۸۶۵

حق سٹریٹ
اردو بازار
لاہور (۱)

صلوٰۃ الرسول ﷺ
جمالِ مصطفیٰ ﷺ
انوار التوحید
ریاض الاخلاق

سید الکونین ﷺ
خطبہ رحمۃ للعالمین ﷺ
ضربِ حدیث
اعجازِ حدیث

قرآنی شمعیں
اصلاحِ معاشرہ
[illegible]
عالمِ عقبیٰ

سبیل الرسول ﷺ
حزب الرسول ﷺ
[illegible]
رحمت عالم ﷺ کی دعائیں

انوار الزکوٰۃ
صد احادیث
تجلیاتِ رمضان
جمالِ مصطفیٰ ﷺ

سرورِ دو عالم ﷺ کا پیغام الحرمین
شانُ العالمین
ساقیٔ کوثر
نمازِ جنازہ

بستان الاربعین
مقامِ والدین
بیاضُ الاربعین
قندیلِ حج

ارشادات شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
نمازِ مقبول ع
مرآۃ النساء
قرآن و حدیث کی نورانی احکام

اپنے شہر کے ہر تاجر کتب سے طلب فرمائیں۔

NUMANI KUTAB KHANA
URDU BAZAR LAHORE

EmaanLibrary.com